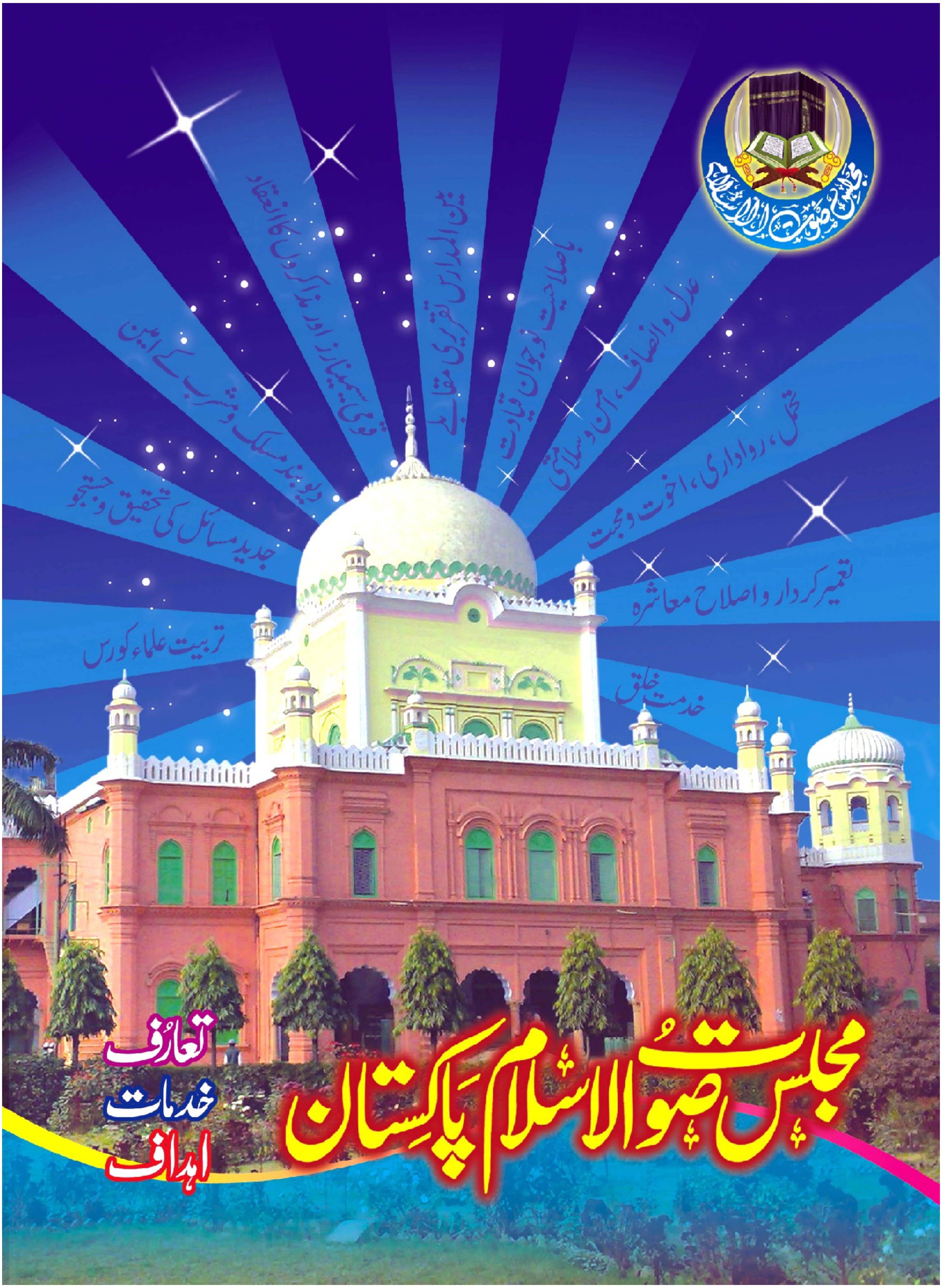
مجلس صوت الاسلام پاکستان
تعارف
خدمات
اہداف
تربیت علماء کورس
جدید مسائل کی تحقیق وجستجو
دیوبند مسلک و مشرب کے امین
قومی سیمینارز اور مذاکروں کا انعقاد
بین المدارس تقریری مقابلے
باصلاحیت نوجوان قیادت
عدل وانصاف، امن وسلامتی
تحمل، رواداری، اخوت ومحبت
تعمیر کردار واصلاح معاشرہ
خدمت خلق

صحافت کی دنیا میں ایک نئی مگر باوقار آواز

علمی وفکری، اصلاحی اور معلوماتی اخبار

ن قسم ہے قلم کی اور جو کچھ وہ لکھتے ہیں۔ القرآن

کراچی

ہفت روزہ

صدا

زیر سرپرستی : حضرت مولانا مفتی محمد محی الدین صاحب دامت برکاتہم

☆ ہفتہ بھر کی اہم ترین خبریں ☆ عالم اسلام کے مسائل پر بحث

☆ فکر انگیز تجزیے ☆ اہم شخصیات کے انٹرویوز

☆ تحقیقی مضامین، کالم اور فیچرز پڑھنے کو ملیں گے

☆ دینی مدارس کالجز اور یونیورسٹی کے طلباء کی سرگرمیوں کو نمایاں کوریج دی جائے گی۔

ہفت روزہ ''صدا'' خود بھی پڑھیے اور دوسروں تک بھی پہنچائیے۔

ST. 5/A سپر مارکیٹ کلفٹن بلاک 5 کراچی فون: 35873321 21 92 + فیکس: 35873324 21 92 +

مجلس صوت الاسلام پاکستان کی سرپرستی کرنے والے اکابر علماء کرام

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم

خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

پیر طریقت حضرت مولانا عبدالصمد ہالیجوی صاحب

سجادہ نشین خانقاہ ہالیجی شریف سندھ

شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب

شیخ الحدیث جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک

حضرت مولانا محمد صدیق صاحب

شیخ الحدیث جامعہ خیر المدارس ملتان

حضرت مولانا مفتی محمد محی الدین صاحب

رئیس جامعہ اسلامیہ کلفٹن کراچی

حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب

شیخ الحدیث جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

06 خدمات، اہداف، پیغام

09 ہم امن کے داعی ہیں
مفتی ابوہریرہ محی الدین

16 ضرورت کا ادراک
مولانا عبدالرشید قاسمی

17 بیداری کی تحریک
مولانا زاہد الراشدی

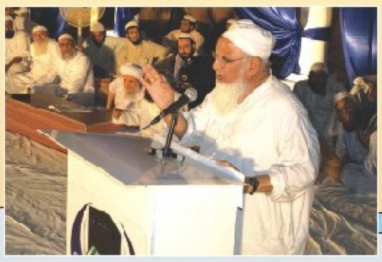

18 ہم نئے عزم سے بنیادِ سحر رکھتے ہیں
مفتی ابوذر محی الدین

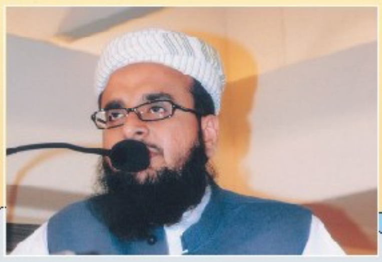

19 میر کارواں بنانے کی سعی پیہم
قاری حنیف جالندھری

20 اسلام کی آواز
ڈاکٹر محمد سعد صدیقی

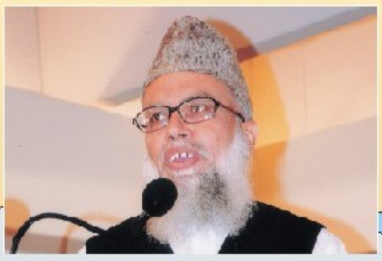

21 متاع گم گشتہ کے حصول کی جدوجہد
مولانا ڈاکٹر ساجد الرحمٰن صدیقی

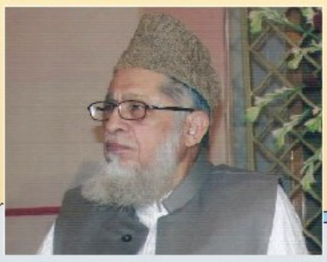

24 وقت کی آواز
مولانا عبدالقیوم حقانی

26 عظمت رفتہ کی بحالی کا مشن
ڈاکٹر انیق احمد

27 تربیت علماء کورس

33 صحافت وبینکنگ کورس

32 امید کی کرن
بریگیڈیئر (ر) فیوض الرحمٰن جدون

42 تربیتی نرسری
ڈاکٹر عامر لیاقت حسین

43 تاثرات شرکاء کورس

48 ریڈیو پاکستان آڈیٹوریم میں تقریب پذیرائی

53 تقریری مقابلے

56 حوصلہ افزاء کاوشیں
مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ

62 زبان کا زخم
مولانا حسن جان شہید

64 بین المذاہب مکالمہ کا اسلامی تصور

77 قومی سیمینارز اور کانفرنسوں کا انعقاد

86 محسن انسانیت کانفرنس
فکر انگیز اعلامیہ

96 تربیتی کورسز ناگزیر ہیں
جمیل الرحمٰن فاروقی
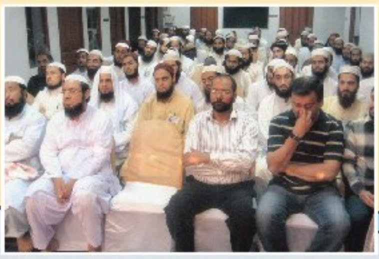

98 اُمت کی قیادت
مولانا احمد اقبال قاسمی

مجلس صوتُ الاسلام پاکستان کے

اھداف

☆ اسلام پر امن مذہب ہے جو پورے عالم کے لئے رحمت بن کر آیا اور معاشرے سے ظلم، تشدد، جہالت اور تمام برائیوں کے خاتمے کا سبب بنا۔ اس انسانیت دوست اور پر امن مذہب کی روشن تعلیمات کو معاشرہ میں عام کرنا اور صحیح اسلامی تعلیمات کو رواج دینا جس کے نتیجے میں تمام غلط فہمیوں کا ازالہ ہوسکے۔

☆ فرقہ وارانہ نسلی تعصبات، مسلکی اور فروعی اختلافات سے بالاتر ہوکر امت مسلمہ کے نوجوانوں کو دین اسلام کی تعلیمات اپنانے کی تلقین کرنا اور موقع بہ موقع کانفرنسوں اور سیمینارز کے انعقاد کے ذریعے ان تعلیمات اور پیغامات کو عام کرنا۔

☆ مجلس صوت الاسلام پاکستان حالات حاضرہ کے تقاضوں کے پیش نظر نوجوان علماء وفضلاء کی ایسی نہج پر تربیت ضروری سمجھتی ہے جو تنگ نظری، عدم برداشت اور سخت گیر جذبات کے بجائے وسیع النظر، تحمل و برداشت حکمت و دانائی جیسی عمدہ صفات کے حامل ہوں اور انہی عمدہ صفات کے ذریعے اصلاح امت کا جذبہ رکھتے ہوں۔

☆ دینی مدارس کے بہترین کردار اور طلباء کرام کی عمدہ تخلیقی صلاحیتوں کو اجاگر کرنا اور ان کے خلاف منفی سوچ کے ازالے کے لئے ہر فورم پر آواز اٹھانا، دینی مدارس کے طلباء کو معاشرہ کے تقاضوں سے روشناس کروانا اور معاشرہ کے جدید تقاضوں سے ہم آہنگ موضوعات اور مسائل کی جستجو اور تحقیق کی صلاحیت پیدا کرنا۔

مجلس صوتُ الاسلام پاکستان کی خدمات

مجلس صوت الاسلام پاکستان ہر شعبۂ زندگی میں اپنی بساط کے مطابق دین اسلام کی خدمت کا جذبہ رکھتی ہے تاہم چند شعبوں میں نمایاں خدمات سرانجام دی جارہی ہیں اور الحمدللہ ان خدمات کے مثبت اثرات بھی سامنے آرہے ہیں، مجلس صوت الاسلام پاکستان کی چند شعبوں میں انجام دی جانے والی خدمات کی ایک جھلک پیش ہے۔

☆ دین اسلام کی صحیح تشریح، اسلامی فلاحی معاشرے کی تشکیل، ہر طبقۂ زندگی میں حکمت کے ساتھ دین کی دعوت پھیلانے اور ملکی و بین الاقوامی مسائل پر گفتگو کے لئے بڑے پیمانے پر سیمینارز، کانفرنسوں، مذاکروں، مباحثوں اور تربیتی ورکشاپس کا اہتمام کیا جاتا ہے اور اس کے لئے شعبۂ دعوت وارشاد سرگرم عمل رہتا ہے۔

☆ دینی مدارس کی افادیت کو اجاگر کرکے منفی پروپیگنڈے اور غلط فہمیوں کا ازالہ اور مدارس کے مثبت وشفاف کردار کو اجاگر کرنے کی سعی کی جارہی ہے۔

☆ دین اسلام کے خلاف منفی پروپیگنڈے کا ہر فورم پر مؤثر جواب اور دین اسلام کی صحیح تشریحات، عمدہ تعلیمات اور اس کے پیغام امن کو دنیا کے سامنے مختلف ذرائع سے پیش کیا جارہا ہے تاکہ یہ دنیا امن کا گہوارہ بن جائے، نفرت، تشدد اور عدم برداشت کے رجحانات کا خاتمہ ہو جائے۔

☆ دینی مدارس کے فضلاء، نوجوان علماء کرام کے لئے حالات حاضرہ کے تقاضوں سے ہم آہنگ اسپیشل کورسز اور تخصصات کا اہتمام کیا جارہا ہے اور تربیت علماء کورس کے عنوان سے مفید ترین مضامین پڑھائے جارہے ہیں۔

☆ طلباء کرام میں صحت مند سرگرمیوں کے فروغ اور دین کی اشاعت کے لئے ''رجال کار'' کی تیاری کے مقاصد کے پیش نظر بڑے پیمانے پر ہر سال طلباء کے مابین ''تقریری مقابلے'' منعقد کرائے جاتے ہیں اور طلباء میں اشاعت حق کا جذبہ بیدار کرنے اور رغبت دلانے کے لئے انہیں خطیر رقم بطور انعام دی جاتی ہے۔

☆ میڈیا کی افادیت کے پیش نظر الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا پر مجلس صوت الاسلام کی خدمات کا دائرہ بہت وسیع ہے۔

☆ مجلس صوت الاسلام تبلیغی مقاصد کے پیش نظر اپنی ہر اہم تقریب کی ویڈیو بڑی تعداد میں احباب تک پہنچاتی ہے۔

☆ مختلف ٹی وی چینلز پر ''تعمیر انسانیت'' کے عنوان سے دینی و اصلاحی پروگرام پیش کئے جاتے ہیں۔

☆ قومی اخبارات ورسائل میں ملکی وبین الاقوامی ایشوز پر کھل کر اپنا نقطہ نظر پیش کیا جاتا ہے۔

☆ وقتاً فوقتاً پریس کانفرنسز اور پریس ریلیز کے ذریعے حالات حاضرہ پر مجلس صوت الاسلام اپنا مؤقف قوم کے سامنے پیش کرتی ہے اور اس کی اعتدال پسندانہ پالیسی کو ہر طبقہ عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

☆ مجلس صوت الاسلام پاکستان کا شعبہ تالیف وتصنیف باضابطہ طور پر ہفت روزہ اخبار ''صدا''، ماہنامہ ''ایوان اسلام''، ماہنامہ ''جریدہ اسلام'' اور سہ ماہی خبر نامہ ''صوت الاسلام'' بھی شائع کرتا ہے۔

☆ ریڈیو پاکستان کی انتظامیہ اہم تقریبات کے لئے مجلس صوت الاسلام کی خدمات حاصل کرتی ہے اور وقتاً فوقتاً قومی نشریاتی رابطے پر مؤثر ترین پروگرامز پیش کئے جاتے ہیں۔

☆ بیرونی دنیا میں دینی مدارس کے خلاف منفی تاثر کے خاتمے اور غلط فہمیوں کے ازالے کے لئے مجلس صوت الاسلام نے پاکستان میں مقیم بیرونی سفارتکاروں کو مدارس کے دورے کی باقاعدہ دعوت دی جنہوں نے مدارس کے بہترین نظام، مثالی خدمات کا برملا اعتراف کیا۔ مجلس صوت الاسلام کی دعوت پر امریکہ، برطانیہ، فرانس اور پولینڈ سمیت متعدد ممالک کے سفراء مدارس کا دورہ کر چکے ہیں ان دوروں سے ہمارا مقصد یہ تھا کہ مدارس کے خلاف دانستہ طور پر پیدا کی گئی فضا کا خاتمہ ہو اور باہمی اعتماد کا ماحول پیدا ہو۔

☆ سودی نظام معیشت کی تباہ کاریوں سے ملک وقوم کو بچانے کے لئے مجلس صوت الاسلام نے ''اسلامی نظام معیشت اور اسلامی بینکاری کورس'' کا باقاعدہ شعبہ قائم کیا ہے جہاں دینی وعصری علوم پر دسترس رکھنے والے حضرات کو ''اسلامک بینکنگ کورس'' کرائے جاتے ہیں۔

مجلس صوتُ الاسلام کا پیغام

مجلس صوت الاسلام پاکستان ایک علمی، فکری، اصلاحی اور غیر سیاسی تنظیم ہے جو کہ گزشتہ کئی سالوں سے عالم اسلام اور پاکستان کے اکابر علماء مشائخ اور ممتاز شخصیات کی زیر نگرانی اصلاح اور دعوۃ وارشاد کا فریضہ سرانجام دے رہی ہے اور مختصر وقت میں حوصلہ افزا نتائج مہیا کر کے اپنی افادیت کا ثبوت دے چکی ہے، مجلس صوت الاسلام کی تاسیس کے وقت جو اہداف ومقاصد ملحوظ خاطر تھے الحمدللہ کامیابی سے انھی مقاصد کی طرف گامزن ہے۔

ہمارا عزم ہے کہ مجلس صوت الاسلام کے شروع کئے گئے تمام منصوبوں کو تدریجاً بہتری اور ترقی کی طرف لے جائیں۔

ہم علماء کرام، طلباء عظام کی صلاحیتوں کو نکھارنا چاہتے ہیں۔ معاشرے میں ان کا صحیح مقام ومرتبہ انہیں دلانا چاہتے ہیں اور دنیا پر یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ مدارس کے طلباء اور یہاں سے فارغ التحصیل ہونے والے علماء کرام معاشرے کے کارآمد افراد ہیں انہیں معاشرہ پر بوجھ نہ سمجھا جائے حقیقت ہے کہ یہی اس ملک کے مقدر کے ستارے ہیں جنکی مثبت سوچ، تعمیری کردار اور اصلاح وارشاد سے معاشرہ اپنی صحیح بنیادوں پر قائم ہے اور ہم ان تمام منفی پروپیگنڈوں کو مسترد کرتے ہیں جن کے ذریعے دینی علوم کے مراکز پر قدغن لگائی جاتی ہے۔

☆ مجلس صوت الاسلام عالم اسلام کو درپیش چیلنجز کا ادراک کرنا اور ان سے نمٹنے کی صلاحیت پیدا کرنا چاہتی ہے۔

☆ علماء کرام اور عوام کے درمیان وسیع خلیج کو ختم کر کے سب کو وحدت کی لڑی میں پرونا اس کا مقصد اولین ہے۔

☆ علماء کرام کو موجودہ ماحول میں گفتگو یا تحریر کے مروجہ اسلوب، زبان اور تقاضوں سے باخبر کر کے انکی گفتگو اور تحریر کو جلا بخشنا اپنا فریضہ سمجھتی ہے۔

☆ اسلام پر امن اور رحمت والا مذہب ہے ایسے رحمت ورافت والے مذہب کو دہشت گردی کے ساتھ جوڑنا زیادتی ہے ہم سمجھتے ہیں کہ یہ تاثر غلط فہمیوں کی بنیاد پر قائم ہوا ہے۔ ہماری کوشش ہے کہ ایسے مؤثر انداز میں اس غلط فہمی کا ازالہ ہو کہ اسلام کی صحیح تشریحات اجاگر ہوں اور شفاف آئینہ دنیا کے سامنے آسکے تاکہ سکون کی متلاشی دنیا اسلام کے نظام رحمت سے فائدہ حاصل کر سکے۔

☆ عالم اسلام کو درپیش فکری ونظریاتی چیلنجز سے نمٹنے کے لئے علمی واصلاحی مہم شروع کی جائے جو وسیع سوچ اور عمدہ فکر کی عکاس ہو محبت والفت، ہمدردی و خلوص، رواداری اور برداشت اور عدم تشدد جس کی اولین ترجیح ہو۔

☆ ہماری نوجوان نسل جو بے راہ روی کا شکار اور تشدد کی پالیسی پر گامزن ہے ہم چاہتے ہیں کہ یہ نسل ان تاریکی کی راہوں کو چھوڑ کر علم وعمل، فوز وفلاح اور ترقی کی راہ پر گامزن ہو

☆ مجلس صوت الاسلام بین الاقوامی سطح پر تہذیب وثقافت اور فکر وفلسفہ کے میدان میں جاری کشمکش کو عالمی امن کے لئے خطرہ تصور کرتی ہے اور اس کشیدگی کو مکالموں، مباحثوں اور ڈائیلاگ کے ذریعے ختم کر کے ''جیو اور جینے دو'' کی پالیسی پر عمل پیرا ہے۔

☆ امت مسلمہ فراست نبوت صلی اللہ علیہ وسلم اور حکمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے دور ہو کر اقوام عالم کی قیادت وسیادت کی گم گشتہ میراث سے ہاتھ دھو بیٹھی ہے دور حاضر میں اس متاع گم شدہ کے حصول کے لیے علمی رسوخ، فکری بلوغ، تخلیقی اذہان، سائنسی مہارت اور اسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہونا ضروری ہے۔ مجلس صوت الاسلام کا یہ پیغام ہر اس شخص کے لیے ہے جو ہماری پالیسی سے متفق ہے وہ آئیں اور ہمارے شانہ بشانہ فوز وفلاح کے راستے پر چل کر حالات کے تقاضوں کے مطابق کچھ کام کر جائیں۔ آج کے اس ٹیکنالوجی اور سائنس کی ترقی کے دور میں عالم اسلام اور بالخصوص مذہبی ودینی طبقہ اگر امت کی قیادت کے لئے آگے نہ آئے تو یہ ایسی غفلت اور کوتاہی ہوگی تاریخ جس کو معاف نہیں کرے گی مسلمانوں کو علمی میدان، تحقیق وجستجو کے میدان ٹیکنالوجی اور ریسرچ کے میدان میں قائدانہ کردار کے لئے پھر سے محنت کرنا ہوگی۔

مولانا مفتی ابوہریرہ محی الدین

ہم امن کے داعی ہیں

- مدارس پر دہشت گردی کا الزام سازش ہے
- خودکش دھماکے مُلک و مِلّت کے لیے نقصان دہ ہیں
- مدارس میں جدید عصری علوم بھی شامل کیے جا رہے ہیں
- اقوامِ عالم کے سامنے اِسلام کی عُمدہ تعلیمات کو اُجاگر کرنے کی ضرورت ہے

چیئرمین مجلس صوتُ الاسلام پاکستان مولانا مفتی ابوہریرہ محی الدین کی فکر انگیز گفتگو

مولانا مفتی ابوہریرہ محی الدین معروف عالم دین اور ہردلعزیز شخصیت ہیں۔ متانت، سنجیدگی اور وقار ان کی شخصیت کے نمایاں اوصاف ہیں۔ اللہ رب العزت نے تحریر و تقریر کا بہترین ملکہ عطا فرمایا ہے، ملکی و بین الاقوامی حالات پر بھی ان کی گہری نظر ہے۔ مجلس صوت الاسلام پاکستان کو اعتدال پسندانہ پالیسیوں اور متحرک کردار کے سبب بہت کم عرصے میں بااثر جماعت بنا دیا ہے، مختلف اہم نوعیت کے موضوعات اور مسائل پر ان کا مؤقف جاننے کے لیے ان سے ہونے والی گفتگو پیش خدمت ہے:

سوال: مدارس کا پس منظر کیا ہے؟

جواب: دینی مدارس جہاں قرآن و سنت اور دیگر اسلامی علوم کی تعلیم دی جاتی ہے ان کی تاریخ اتنی ہی قدیم ہے جتنی خود اسلام کی تاریخ ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرآن کریم نے ''یعلمھم الکتاب والحکمۃ'' کتاب و سنت کا معلم بتایا ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شاگرد تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی نے ان کو دین کی مکمل تعلیم و تربیت سے آراستہ فرمایا تھا پھر یہ بھی حقیقت ہے کہ دینی تعلیم کے بغیر نہ اسلام کی اشاعت ممکن ہے، نہ حفاظت ہو سکتی ہے، نہ اس پر عمل کا تصور کیا جا سکتا ہے۔ زندگی جو انسانی عمل کی سینکڑوں اور ہزاروں شکلوں کو اپنے دامن میں لئے ہوئے رواں دواں ہے اگر اس کو اسلامی قالب میں نہ ڈھالا جائے تو یہ بے لگام ہو جاتی ہے انسان کی عملی زندگی میں آسمانی ہدایات سے روشنی حاصل کرنا ضروری ہے۔

قرون اولیٰ سے آج تک مسلمانوں نے ان علوم کی جس جذبہ ولگن کیساتھ حفاظت کی ہے اور اسکی ایسی تدریسی، تصنیفی، تالیفی، تحقیقی اور اشاعتی خدمات انجام دی ہیں کہ دنیا اسکی مثال پیش کرنے سے عاجز ہے اور اسی خدمت کا نام ''مدرسہ'' ہے۔

سوال: دینی مدارس کے مقاصد کیا ہیں؟

جواب: دینی مدارس کے مقاصد تو ہمہ پہلو ہیں کس کس مقصد کو بیان کیا جائے تاہم۔

☆ دینی مدارس قرآن وحدیث کی تعلیم اور حفاظت کا سب سے بڑا ذریعہ ہیں۔

☆ انسانی سوسائٹی کا تعلق اللہ کی ذات سے جوڑنے کا سبب ہیں۔

☆ انسان کی ابدی کامیابی کے داعی ہیں۔

☆ علوم دینیہ کے مراکز اور اسلامی تعلیمات کے حصول کے چشمے اور منبع ہیں۔

☆ تعمیر واصلاح معاشرہ کے لئے یہاں مخلص اور متقی افراد تیار کئے جاتے ہیں۔

☆ دینی مدارس ایسے افراد تیار کرتے ہیں جو اسلام کی عمدہ تعلیمات کے آئینہ دار ہوں جن کے کردار وعمل کو دیکھ کر دیگر اقوام اسلام کی طرف راغب ہوں۔

☆ دینی مدارس انسانیت کو محبت واخوت پر مبنی اسلام کے آفاقی نقطے پر متحد کر کے نفرت وتشدد کا خاتمہ چاہتے ہیں۔

☆ دینی مدارس انسان کے اندر وہ عمدہ صفات پیدا کرنا چاہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کو مطلوب ہیں تاکہ اللہ کی بہترین مخلوق ''انسان'' جس کو ''جسد واحد'' کہا گیا ہے وہ تنگ نظری، تعصب اور گروہوں میں بٹنے، ایک دوسرے کے خون کا پیاسا ہونے کے بجائے ''بقائے باہمی'' کے اصول کے تحت امن کے ساتھ زندگی بسر کریں۔

مولانا مفتی ابوہریرہ محی الدین مقامی اخبار کے نمائندہ کو انٹرویو دیتے ہوئے

خودکش حملے اور دہشت گردی ملک وملت کے لئے ناسور اور انتہائی نقصان دہ ہیں اسلام کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہم اس کی پرزور مذمت کرتے ہیں، پاکستان میں ہونے والے خودکش حملوں نے قیمتی جانوں کے ضیاع کے ساتھ ساتھ ملکی سلامتی کو بھی داؤ پر لگا رکھا ہے، سب سے زیادہ افسوس اس بات کا ہے کہ اسلام کے نام پر حاصل ہونے والے ملک میں اسلام ہی کا نام لے کر بے گناہ اور معصوم انسانوں کا خون بہایا جارہا ہے

☆ دینی مدارس میں پڑھائے جانے والے علوم تفسیر، حدیث، فقہ، اصول تفسیر، اصول حدیث، اصول فقہ، منطق وفلسفہ، جغرافیہ، فلکیات، انگریزی، ریاضی، کمپیوٹر سائنس اور دیگر علوم کے حصول کے بعد ایسے افراد تیار ہوتے ہیں جو زندگی کے ہر شعبے میں اعتماد کے ساتھ کام کرتے ہیں اور اسلامی تعلیمات کے بہترین داعی بھی ہوتے ہیں۔

سوال: عصری علوم کیوں نہیں پڑھائے جاتے؟

جواب: ان مدارس کا سب سے اہم مقصد اسلامی علوم کا تحفظ رہا ہے اس لئے عصری علوم کی طرف توجہ کم رہی ہے البتہ بقدر ضرورت عصری علوم دینی مدارس کے نصاب میں شامل ہیں بنیادی طور پر زیادہ توجہ دینی علوم پر دی جاتی ہے اور یہ مدارس اپنے اس اساسی مقصد میں کامیاب رہے ہیں۔ آج اگر ہمیں بڑی آسانی کے ساتھ قرآن پڑھنے اور پڑھانے کیلئے جید قاری، حافظ، منبر ومحراب کیلئے امام وخطیب، درس وتدریس کیلئے معلم ومدرس، فقہی مسائل کے حل کیلئے مفتی مل جاتا ہے تو یہ ان مدارس کے فعال کردار اور اپنے اساسی مقصد میں کامیابی کا ہی نتیجہ اور کرشمہ ہے اور اس کا سارا کریڈٹ ان مدارس ہی کو جاتا ہے اور عام مسلمانوں نے اسی مقصد کے پیش نظر علماء اور مدارس پر ہمیشہ اعتماد کر کے ان کے ساتھ ہر طرح کا تعاون کیا ہے۔

سوال : دینی مدارس کی کیا خدمات ہیں اور انہوں نے امت کو کیا دیا؟

جواب : دینی مدارس مسلمانان عالم کی تعلیمی، تہذیبی اور معاشرتی تاریخ کا ایک تابندہ اور درخشاں باب ہیں۔ جن کے بغیر تاریخ کا کوئی باب مکمل نہیں ہوسکتا۔

دینی مدارس کی خوبیاں، امتیازات، خصائص اور انفرادیت سب اپنی جگہ، تعلیمی اعتبار سے انہوں نے جو عظیم الشان خدمات انجام دی ہیں جن کی اہمیت مسلم ہے۔ اس وقت صرف پاکستان کے ایک مسلک سے تعلق رکھنے والے مدارس کے بورڈ وفاق المدارس العربیہ قوم کے 18 لاکھ طلبہ کو اپنے دامن میں جگہ دیئے ہوئے ہے جن کو نہ صرف قرآن وسنت کی تعلیم دی جاتی ہے بلکہ ان کے قیام وطعام اور دیگر ضروریات بھی یہی مدارس مہیا کرتے ہیں۔

دینی مدارس نے پوری شریعت اور دین متین کو اپنی اصلی حالت میں امت کے سامنے پیش کیا۔

دینی مدارس نے امت کو علماء، فقہاء، محدثین، مبلغین اور میدان سیاست کے شہسوار فراہم کیے۔

دینی مدارس نے اسلام کی نظریاتی سرحدات کی حفاظت کا اہم کارنامہ سرانجام دیا۔

سوال : کیا دینی اداروں میں عسکری تربیت دی جاتی ہے؟

جواب : یہ دنیا کی ایک بہت بڑی غلط فہمی ہے دینی مدارس تو دنیا میں امن وآشتی اور صلح وصفائی کے سب سے بڑے مراکز ہیں۔ یہاں تو دن رات طلبہ کو تعلیم ہی خیر اور اعتدال پسندی کی دی جاتی ہے۔ عفو ودرگزر یہاں کا پہلا سبق ہوتا ہے۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ ہمارے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی پوری زندگی میں کبھی بھی جارحیت کو پسند نہیں کیا۔ انہوں نے ہمیشہ جارحانہ عزائم کی نفی کی یہاں تک کہ اپنے سخت سے سخت دشمن

مجلس صوت الاسلام پاکستان نے دینی مدارس کے دفاع اور ان کی عمدہ خدمات کو اجاگر کرنے کے لئے تمام ممکنہ کوششیں کی ہیں۔ گزشتہ عرصے میں جب مدارس کے خلاف منفی مہم زور وشور سے جاری تھی تو اس موقع پر مجلس صوت الاسلام نے اکابر علماء کے مشورے سے سفارتی کوششوں کا آغاز کیا اور مختلف غیر ملکی سفرا کو مدارس کے دوروں کی دعوت دی اس مہم کے دوران کراچی میں امریکی قونصل جنرل اور معزز علماء کرام کے اعزاز میں ایک شاندار عشائیہ بھی دیا گیا اس تقریب میں علماء کرام نے بڑی وضاحت کے ساتھ مدارس کا مؤقف پیش کیا اور مشرق ومغرب کے درمیان پیدا کی گئیں غلط فہمیوں کے ازالے کے سلسلے میں اپنی گراں قدر تجاویز دیں اس موقع پر امریکی قونصلر جنرل نے علماء کرام کی گراں قدر تجاویز کو سراہا۔

کیلیے بھی کبھی جارحانہ عزائم نہیں رکھے۔
دینی مدارس میں اللہ کے رسول کی تعلیمات ہی کو عام کیا جاتا ہے اور انہی کی زندگی کو اسوۂ حسنہ مان کر اُمت کو بھی اسکے مطابق زندگی گزارنے کی تلقین کی جاتی ہے۔ دینی مدارس تعلیمی ادارے ہیں جہاں مکمل اوقات تعلیم میں صرف ہوتے ہیں عسکری تربیت کے لئے عسکری آلات کی ضرورت ہوتی ہے ہم تو بارہا عالمی میڈیا کے سامنے یہ چیلنج بھی کر چکے ہیں کہ پاکستان کے کسی بھی معتبر مدرسے یا جامعہ سے کسی قسم کا بھی غیر قانونی اسلحہ برآمد نہیں کیا جاسکتا۔

اسلام تو تمام مخلوقات کو تحفظ فراہم کرتا ہے ، امن و سلامتی کے اس دین کو دہشت گردی سے جوڑنا بعید از انصاف ہے ۔ ظلم، تشدد، قتل ناحق دین اسلام میں قطعاً ممنوع ہیں اور دہشت گردی ان تین بری خصلتوں کا مرکب ہے تو اسلام کس طرح دہشت گردی کی اجازت دے سکتا ہے؟

سوال: مدارس پر دہشت گردی کا الزام کیوں لگایا جاتا ہے؟

جواب : دہشت گردی کے ساتھ مدارس کا کوئی جوڑ نہیں ہے اور مدارس میں دہشت گردی کا دور دور تک تصور نہیں ہے بلکہ دہشت گردی کی شدید مذمت کرتے ہیں۔ دینی مدارس تو اُمت کی امیدوں کا چراغ ہیں۔ ''دہشت گردی'' اور ''مدارس'' دو بالکل متضاد چیزیں ہیں، مدارس پر دہشت گردی کے الزامات دراصل ان کے شفاف کردار کو پراگندہ کرنے کے مترادف ہے، دینی مدارس تو امن کے پیامبر ہیں اور دہشت گردی کی شدید مذمت کرتے ہیں۔

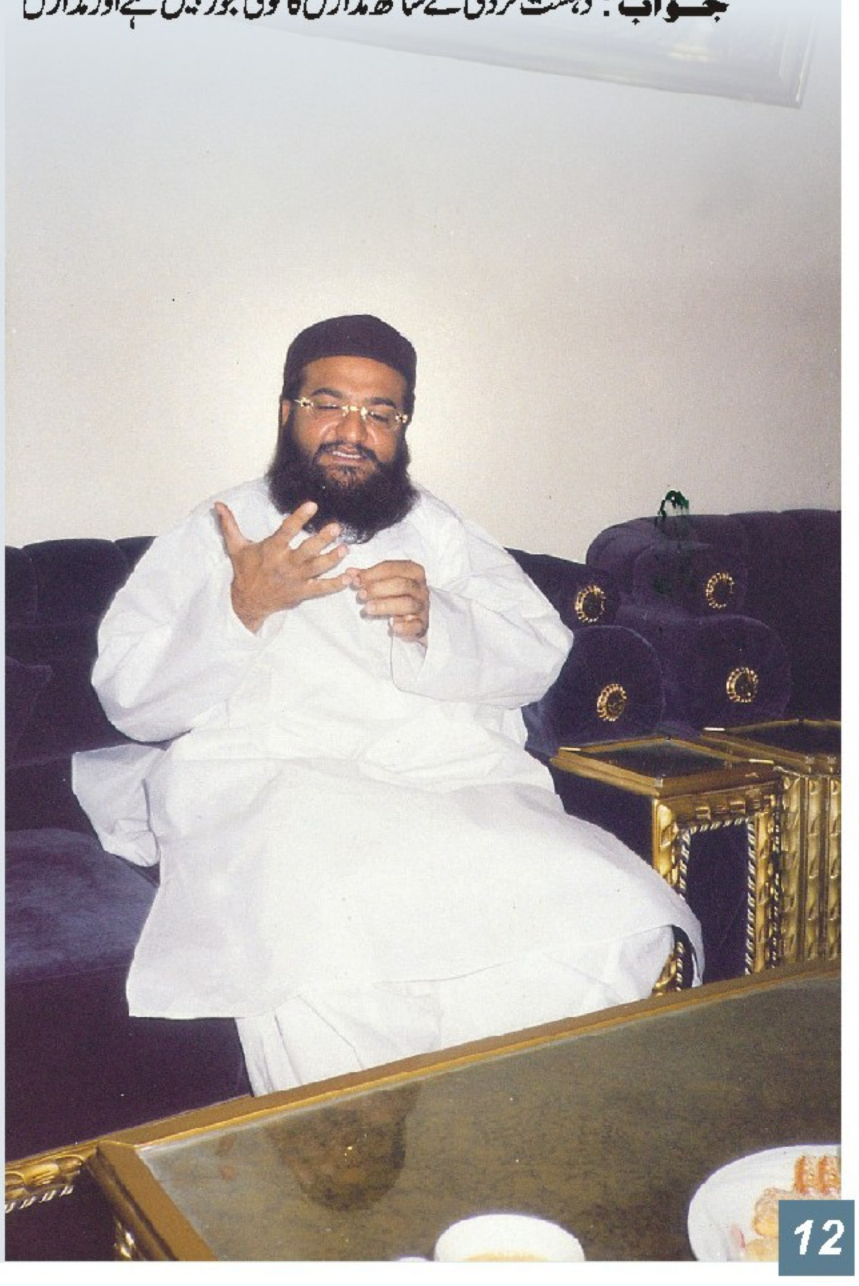

سوال: کیا اسلام میں دہشت گردی کا تصور ہے؟

جواب : دیکھئے اسلام دہشت پسند یا غنڈہ گردی کرنیوالا مذہب نہیں بلکہ امن وسلامتی اور محبت واخوت کا پیامبر ہے۔ دہشت گردی، بنیاد پرستی، قدامت پسندی کی اصطلاحات تو عام ہیں مگر ان کی صحیح تعریف اور معیار آج تک متعین نہیں کیا جاسکا۔

سوال: مدارس کے نصاب میں تبدیلی کے بارے میں آپ کا کیا مؤقف ہے؟

جواب: دینی مدارس کے نصاب کے بارے میں میرا خیال یہ ہے کہ جہاں تک بنیادی مضامین قرآن، حدیث اور فقہ کا تعلق ہے وہ تو امت مسلمہ کا

یہ حقیقت ہے کہ دینی تعلیم کے بغیر نہ اسلام کی اشاعت ممکن ہے، نہ حفاظت ہوسکتی ہے، نہ اس پر عمل کا تصور کیا جاسکتا ہے

ایسا قیمتی اثاثہ ہیں جو دنیا کی کسی دوسری قوم کے پاس ایسا محفوظ اور شفاف نصاب نہیں ان میں تو ایک حرف کی تبدیلی کی کوئی گنجائش نہیں۔ ہاں البتہ باقی علوم میں تبدیلیاں وقت اور حالات کے مطابق کی جاتی ہیں جس مضمون کی ضرورت ہوتی ہے شامل کیا جاتا ہے جس کو نکالنا ہوتا ہے اسے نکال دیتے ہیں ہمارے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی باقاعدہ نصاب کمیٹی ہے اکابر علماء ومشائخ وقتاً فوقتاً نصاب کا جائزہ لیتے رہتے ہیں جدید عصری علوم کو بھی وفاق کے نصاب میں شامل کیا گیا ہے ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے مدارس سے سے فارغ التحصیل ہونے والے علماء دینی وعصری علوم میں بیک وقت مہارت رکھتے ہوں اور اس ضرورت کو ہم بہتر انداز میں محسوس کرتے ہیں اور اکثر بڑے مدارس تو اس ضرورت کے پیش نظر مروجہ درس نظامی سے فراغت کے بعد بہت اہتمام کے ساتھ اسپیشل کورسز اور تخصصات کا اہتمام کر کے حالات حاضرہ سے ہم آہنگ نصاب اپنے طلبا کو پڑھاتے ہیں تاکہ ہمارے طلباء وفضلا میں کوئی کمی نہ رہے اور عملی میدان میں اعتماد کے ساتھ دین کی اشاعت وتبلیغ کا فریضہ سرانجام دے سکیں۔

سوال: خودکش حملوں کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

جواب: خودکش حملے اور دہشت گردی ملک وملت کیلئے ناسور اور انتہائی نقصان دہ ہیں اسلام کا اسکے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے ہم اس کی پر زور مذمت کرتے ہیں پاکستان میں ہونے والے خودکش حملوں نے قیمتی جانوں کے ضیاع کے ساتھ ساتھ ملکی سلامتی کو بھی داؤ پر لگا رکھا ہے سب سے زیادہ افسوس تو اس بات پر ہے کہ اسلام کے نام پر حاصل ہونے والے ملک میں اسلام کا نام لے کر ہی بے گناہ اور معصوم انسانوں کا خون بہایا جا رہا ہے اور اپنے ہی ملک کو نقصان پہنچایا جا رہا ہے جس خطے کی آزادی کیلئے ہمارے بزرگوں نے جانوں کا نذرانہ پیش کیا، آج اس ملک کو خودکش دھماکوں سے کمزور اور بے بس کیا جا رہا ہے۔ دہشت گردی کی موجودہ لہر تشویشناک ہے اور خودکش حملوں کی موجودہ لہر ملک کی سلامتی کیلئے شدید خطرہ ہے اس سے قوم میں عدم تحفظ کا احساس پیدا ہو رہا ہے بے چینی میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے پوری قوم کو اس نازک حالات کا ادراک کرنا چاہئے ان حالات میں ذاتی مفادات سے بالاتر ہو کر ملک اور قوم کے مفاد کے لئے کام کرنے کی ضرورت ہے حالات ہم سے تقاضہ کرتے ہیں کہ ہم ملک عزیز کو اس بحرانی کیفیت سے نکالنے میں اپنا کردار ادا کریں اور اپنی بہترین صلاحیتوں کو ملک کی تعمیر وترقی کیلئے وقف کر دیں۔

دینی مدارس کے مقاصد

☆ دینی مدارس قرآن وحدیث کی تعلیم اور حفاظت کا سب سے بڑا ذریعہ ہیں۔

☆ انسانی سوسائٹی کا تعلق اللہ کی ذات سے جوڑنے کا سبب ہیں۔

☆ انسان کی ابدی کامیابی کے داعی ہیں۔

☆ علوم دینیہ کے مراکز اور اسلامی تعلیمات کے حصول کے چشمے اور منبع ہیں۔

☆ تعمیر واصلاح معاشرہ کے لئے یہاں مخلص اور متقی افراد تیار کئے جاتے ہیں۔

☆ دینی مدارس ایسے افراد تیار کرتے ہیں جو اسلام کی عمدہ تعلیمات کے آئینہ دار ہوں جن کے کردار وعمل کو دیکھ کر دیگر اقوام اسلام کی طرف راغب ہوں۔

☆ دینی مدارس انسانیت کو محبت واخوت پر مبنی اسلام کے آفاقی نقطے پر متحد کر کے نفرت وتشدد کا خاتمہ چاہتے ہیں۔

☆ دینی مدارس انسان کے اندر وہ عمدہ صفات پیدا کرنا چاہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کو مطلوب ہیں تاکہ اللہ کی بہترین مخلوق ''انسان'' جس کو ''جسد واحد'' کہا گیا ہے وہ تنگ نظری، تعصب اور گروہوں میں بٹنے، ایک دوسرے کے خون کا پیاسا ہونے کے بجائے ''بقائے باہمی'' کے اصول کے تحت امن کے ساتھ زندگی بسر کریں۔

☆ دینی مدارس میں پڑھائے جانے والے علوم تفسیر، حدیث، فقہ، اصول تفسیر، اصول حدیث، اصول فقہ، منطق وفلسفہ، جغرافیہ، فلکیات، انگریزی، ریاضی، کمپیوٹر سائنس اور دیگر علوم کے حصول کے بعد ایسے افراد تیار ہوتے ہیں جو زندگی کے ہر شعبے میں اعتماد کے ساتھ کام کرتے ہیں اور اسلامی تعلیمات کے بہترین داعی بھی ہوتے ہیں۔

دینی مدارس مسلمانان عالم کی تعلیمی، تہذیبی اور معاشرتی تاریخ کا ایک تابندہ اور درخشاں باب ہیں، جن کے بغیر تاریخ کا کوئی باب مکمل نہیں ہوسکتا

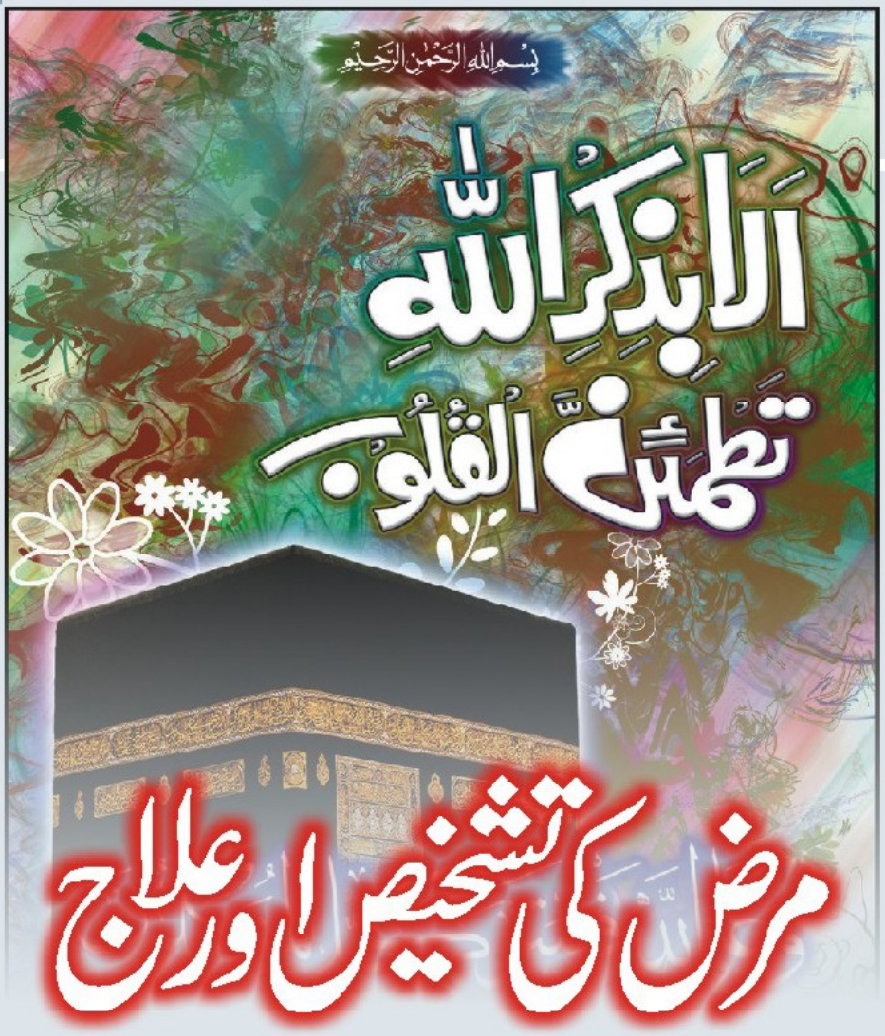

حضرت مولانا عبد الصمد ھالیجوی صاحب کا
تربیت علماء کورس کے شرکاء سے خطاب

علماء کرام بیمار معاشرے کے معالج ہیں۔ اصلاح ان کا فرض منصبی ہے۔ علماء کرام کو چاہئے کہ وہ مرض کا علاج ایسی حکمت ودانائی سے کریں جس میں مریض کی توہین نہ ہو جب تک مرض کی صحیح تشخیص نہ ہو تو علاج کارگر نہیں ہوسکتا اور تشخیص کے لیے مہارت کی ضرورت ہوتی ہے مجلس صوت الاسلام علماء کرام میں یہی مہارت اور جوہر پیدا کرنے میں مصروف ہے تاکہ ماہرین علاج معاشرے کی نبض دیکھ کر اس کے مطابق علاج تجویز کریں۔ عالم دین کو چاہئے کہ وہ مخلوق خدا سے محبت کرے اور ہر انسان سے خندہ پیشانی سے پیش آئے اور ہر ایک کی خیر خواہی چاہے اس لیے کہ سب کی خیر خواہی چاہنا شیوہ پیغمبری ہے۔

نقشِ قدم

علماء کرام اور اکابرین امت کی سرپرستی، قیمتی آرا، تجاویز اور مشورے مجلس صوت الاسلام کے لئے سرمایہ افتخار ہیں ان اکابر علماء کرام کے نقش قدم پر چلنا ہم اپنی سعادت سمجھتے ہیں، آئندہ صفحات پر حضرات علماء کرام اور دانشوروں کی رہنما تحریریں جن میں حالات حاضرہ کے حوالے سے اک لائحہ عمل، اک واضح پالیسی اور کردار و عمل کا اک آئینہ اور ہم سب کے لئے مشعل راہ ہیں۔

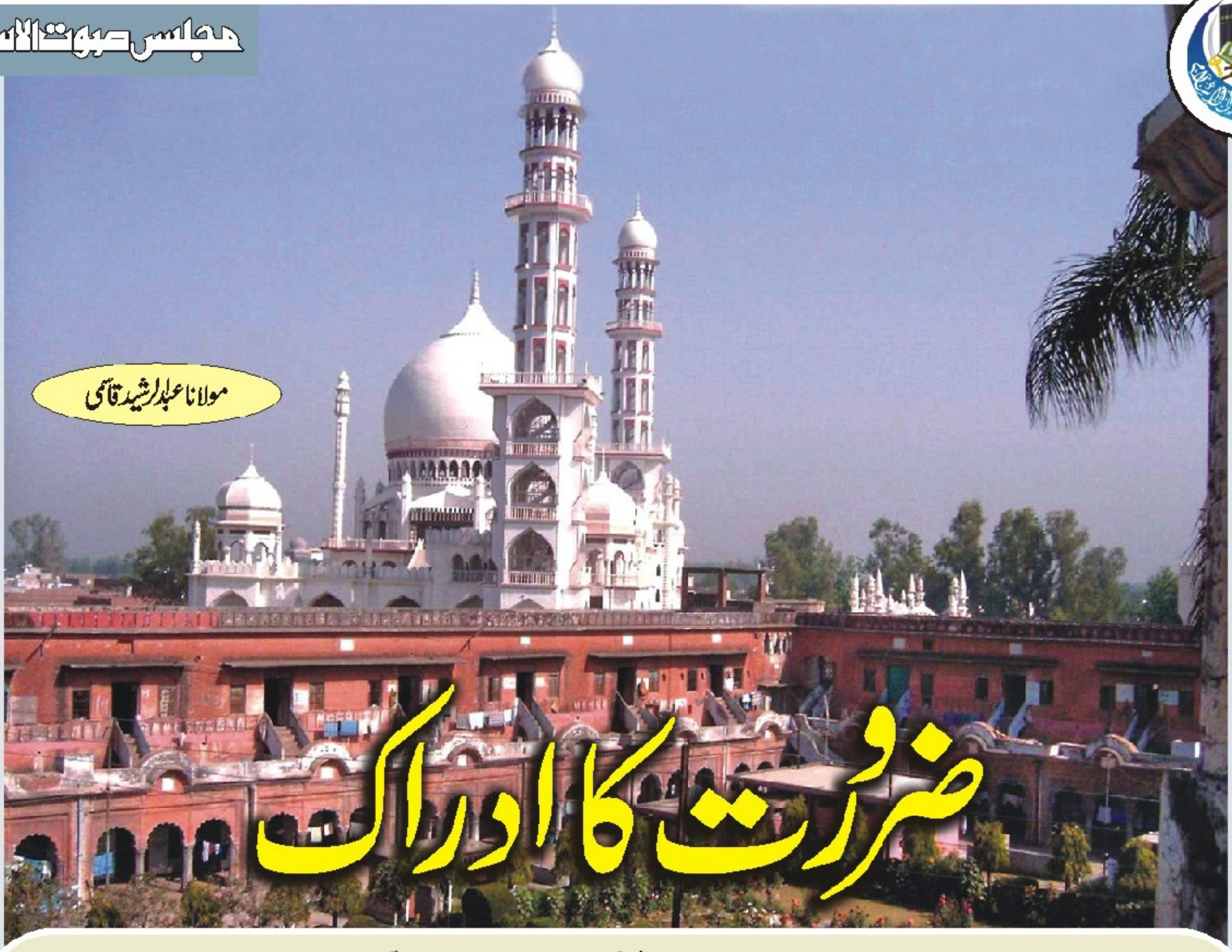

مولانا عبدالرشید قاسمی

ضرورت کا ادراک

مولانا عبدالرشید قاسمی بستوی دارالعلوم دیوبند کے فاضل اوراسی مرکز علم وعمل میں شعبۂ ادب عربی کے نگران اور معروف ماہنامہ ''محدث عصر'' کے مدیر بھی ہیں، دورہ پاکستان کے دوران مجلس صوت الاسلام کی دعوت پر تربیت علماء کورس کے شرکاء کو متعدد لیکچرز دیئے اوراس کوشش کو بہت سراہا

مجلس صوت الاسلام علماء حق کے مسلک ومشرب اور مزاج کے مطابق ٹھوس بنیادوں پر علمی، تحقیقی اور تاریخی کام سرانجام دے رہی ہے، جدید انداز، نئے اسلوب عہد کی بصیرت اور حالات حاضرہ کے مطابق کام کی اشد ضرورت ہے۔

مجلس صوت الاسلام نے اس ضرورت کا ادراک کیا ہے اور نوجوان فضلا کو مروجہ نظام تعلیم کی تکمیل کے بعد معاشرے کے تقاضوں کے مطابق دین اسلام کی خدمت کیلئے تیار کررہی ہے۔ یہ ایک جامع کورس ہے۔ عالم اسلام جدید علوم اور ٹیکنالوجی پر عبور حاصل کر کے ہی عظمت رفتہ کو بحال کرا سکتے ہیں۔

یہ دنیا ایک گاڑی ہے اور علم اس کا انجن ہے طویل عرصے تک یہ انجن مسلمانوں کے پاس تھا تو دنیا میں امن بھی تھا اور سکون بھی مگر مسلمانوں نے جب اس میں غفلت برتی تو علم کا یہ زیور ان سے چھین لیا گیا اور غلط ہاتھوں میں چلا گیا جس کی بنا پر دنیا تباہی کے دہانے پر پہنچ گئی ہے۔

اس وقت اندرونی وبیرونی حالات کو سمجھ کر، حالات حاضرہ کے مطابق قوم وملت کی تربیت کرنا اور حکمت ودانائی کے ساتھ دین کی تبلیغ کرنا ہمارے اکابر علماء کا مزاج رہا ہے۔ صوت الاسلام کے نظام تعلیم اور نصاب سے میں بہت زیادہ متاثر ہوا ہوں۔

اس جدید نوعیت کے نصاب سے فارغ التحصیل ہونے والے علماء کرام سے ہمیں بہت زیادہ امیدیں وابستہ ہیں جو بہت زیادہ اعتماد کے ساتھ ہر فورم میں اسلام کی خدمات سرانجام دیں گے۔

دیگر اداروں سے بھی میری یہ اپیل ہے کہ وہ مروجہ نظام کے ساتھ ساتھ تربیت علماء کورس کے طرز پر ''شارٹ کورسز'' کا انتظام کر کے علماء کرام کی جدید خطوط پر رہنمائی کریں اور ہمارے طلباء میں بے پناہ خداداد صلاحیتیں موجود ہیں ان کو نکھارنے کے لئے انہیں وسیع مواقع فراہم کئے جائیں۔

مجلس صوت الاسلام کا مرتب کردہ نصاب ہندوستان کے مدارس میں اجراء کیلئے پوری کوشش کروں گا اس سلسلے میں ہندوستان کے مدارس کی ابھی تک توجہ نہیں گئی جسکی وہاں زیادہ ضرورت ہے۔

تحریر: مولانا زاہد الراشدی

بیداری کی تحریک

عام لوگوں کی ذہنی سطح اور نفسیات کو سامنے رکھتے ہوئے دعوت، تعلیم وتربیت اور اصلاح فکر وعمل کا طریقہ کار اختیار کرنا سنت نبوی ﷺ اور دین کا اہم تقاضہ ہے

مجلس صوت الاسلام کے تحت علماء کرام کے لیے شروع کئے گئے تربیت علماء کورس کی تکمیل پر منعقدہ تقریب میں مہمانان گرامی اسٹیج پر تشریف فرما ہیں

مجلس صوت الاسلام پاکستان کی سرگرمیوں سے آگاہی حاصل ہوتی رہتی ہے اور اس کے متعدد پروگراموں میں شریک بھی ہوا ہوں، میرے لئے یہ سرگرمیاں اور پروگرام ہمیشہ خوشی کا باعث بنتے ہیں اس لئے کہ آج کے دور میں ایسے پروگراموں کی ضرورت ہے اور یہ وقت کا تقاضہ ہے کہ دینی تعلیم، دین کی دعوت اور اصلاح معاشرہ کے مقاصد کے لئے میسر اور ممکن ذرائع کو بہتر سے بہتر طور پر استعمال میں لایا جائے۔

دینی مدارس اور مذہبی جماعتوں کے سامنے دینی جدوجہد کے حوالے سے مختلف دائرے ہیں جن میں سے ہر ایک میں منصوبہ بندی، حکمت اور حوصلہ وتدبر کے ساتھ کام کی ضرورت ہے اس لئے کہ اسلام اور اسلامی تعلیمات کے خلاف کام کرنے والے تمام محاذوں میں باہم تعاون اور منصوبہ بندی بڑھتی جارہی ہے اور علوم اسلامیہ کے وارثین کے خلاف گھیرا دن بہ دن تنگ سے تنگ تر کیا جارہا ہے اس لئے دین کے ہر دائرے اور شعبے میں کام کرنے والوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے اپنے کام کا از سر نو جائزہ لیں، وقت کی ضروریات کا ادراک کریں اور ماحول کے تقاضوں کو سامنے رکھتے ہوئے حکمت اور تدبر کے ساتھ آگے بڑھتے رہیں۔

اس وقت عالمی سطح پر تہذیب وثقافت اور فکر وفلسفہ کے میدان میں جو کشمکش جاری ہے اس کو سمجھنے کی سب سے زیادہ ضرورت ہے اور بالخصوص علماء کرام، خطباء، دینی مدارس کے اساتذہ اور ابلاغ سے تعلق رکھنے والے اہل دانش کو اس طرف سنجیدگی سے توجہ دینی چاہئے۔ تعلیم اور ابلاغ کے میسر اور مروج ذرائع کو صحیح طریقہ سے استعمال کرنا مستقل شعبہ ہے اور گفتگو اور مکالمہ کے جدید اسلوب اور ذہن سازی کے رائج الوقت طریقوں سے آگاہی اس سے الگ اور مستقل ضرورت کی حیثیت رکھتی ہے، عام لوگوں کی ذہنی سطح اور نفسیات کو سامنے رکھتے ہوئے دعوت، تعلیم اور اصلاح فکر وعمل کا طریقہ کار اختیار کرنا سنت نبوی ﷺ بھی ہے اور دین کا اہم تقاضہ بھی ہے اور سوء اتفاق سے اس وقت ہمارے دینی مراکز اور مدارس میں اس پر سب سے کم توجہ دی جارہی ہے۔

اس پس منظر میں مجلس صوت الاسلام کا کام اور سرگرمیاں دیکھ کر حوصلہ ہوتا ہے کہ بیداری کا رجحان الحمد للہ بڑھ رہا ہے اور یہ علمی واصلاحی تحریک اپنے عمدہ اہداف حاصل کرتی جارہی ہے۔ اللہ تعالیٰ قبولیت وثمرات کے ساتھ برکات وترقیات سے بہرہ ور فرمائیں (آمین یارب العالمین)

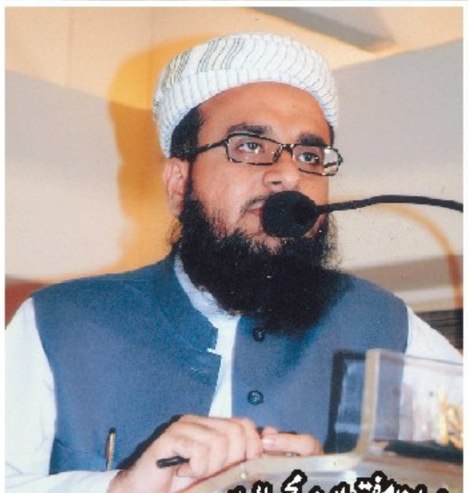

مولانا مفتی ابوذر محی الدین

ہم نئے عزم سے بُنیادِ سحر رکھتے ہیں

اسوۂ حسنہ کو اپنا کر مسلمان اپنا کھویا ہوا مقام پھر سے بحال کر سکتے ہیں

کہا جاتا ہے کہ وقت کسی کا انتظار نہیں کرتا اور وقت کے تقاضوں پر عمل نہ کرنے والے ماضی کا قصہ بن جاتے ہیں پھر ان کا تذکرہ تاریخ کی کسی کتاب میں محفوظ ہو جاتا ہے اور لطف یہ ہے کہ تاریخ ایسا مضمون ہے کہ جس میں دلچسپی کا شرف چند افراد کو ہی حاصل ہوتا ہے اور دنیا کی بہت بڑی تعداد اس مضمون کو وقت کا ضیاع سمجھتی ہے۔

اللہ رب العزت کا بہت بڑا کرم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ماضی میں دفن کسی ملت میں سے نہیں بلکہ رسول عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت وسط میں سے بنایا کہ جس امت کی بقا پر دنیا کی بقاء کا مدار ہے درحقیقت کلمہ طیبہ ہی اس دنیا کی روح ہے کہ جب تک یہ کلمہ ہے تو دنیا ہے جب یہ نہ رہا تو دنیا بھی نہیں رہے گی۔

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امتی ہونا بہت بڑا شرف اور اعزاز ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہمیں ان فرائض اور ذمہ داریوں کا بھی احساس ہونا چاہئے جو امتی ہونے کے ناطے ہم پر عائد ہوتے ہیں اور ان ذمہ داریوں میں سے سب سے بڑی ذمہ داری یہ ہے کہ ہم ہر زمانہ میں اس امت کو معاشرہ میں زندہ رکھیں اور کبھی بھی یہ احساس پیدا نہ ہونے دیں کہ رحمۃ للعالمین کی یہ امت اب دنیا میں قابل قدر حیثیت کی حامل نہیں رہی یا نعوذ باللہ ماضی کا قصہ بن چکی ہے۔

یہ ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے اس کی تکمیل صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ مسلمان اپنے زمانہ کی ضروریات کا ادراک رکھتے ہوں اپنے روشن ماضی سے منسلک رہ کر زمانہ حال کے جدید ذرائع کو استعمال کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں اور حال و ماضی کی روشنی میں مستقبل کی تعمیر کا جذبہ رکھتے ہوں ہم میں سے کون ایسا ہوگا جسے اپنے مستقبل کی فکر نہ ہو اور وہ اپنی نسلوں کے ایمانوں کی حفاظت کی تمنا نہ رکھتا ہو یا جس کی یہ آرزو نہ ہو کہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دین متین رہتی دنیا تک محفوظ رہے اگر ہم اپنا ماضی دیکھیں تو ہمیں یہ احساس ہوگا کہ ہمارے قابل تعظیم اکابر علماء کرام، محدثین وفقہاء عظام اور اللہ کے اولیاء نے ہمیشہ ان ذمہ داریوں کو حتی الامکان پورا کیا ہے اور یہ ان کی ہی جہد مسلسل ہے کہ یہ دین ہم تک محفوظ ذرائع سے اس حالت میں پہنچا ہے کہ ہمارے معاشرہ میں زندگی کی طرح دیکھا اور محسوس کیا جا سکتا ہے، اللہ تعالیٰ ان کی اس عظیم جدوجہد کو قبول فرمائے ماضی کی روشن مثالیں اپنی جگہ برحق لیکن موجودہ زمانہ میں امت مسلمہ کا حال دیکھیں تو ہم دنگ رہ جاتے ہیں اور حیرت زدہ آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جاتی ہیں اور کہے بنا نہیں رہ سکتے کہ "الٰہی یہ ماجرا کیا ہے؟" وہ امت وسط کہ

> **سب سے بڑی ذمہ داری یہ ھے کہ ھم کبھی بھی یہ احساس پیدا نہ ھونے دیں کہ رحمۃ للعالمین کی یہ امت اب دنیا میں قابل قدر حیثیت کی حامل نہیں رھی**

مولانا قاری حنیف جالندھری

میر کارواں بنانے کی سعی پیہم

دینی مدارس کے فارغ التحصیل علماء جو علم وعمل اور سیرت و کردار کی دولت سے یقیناً مالا مال ہوتے ہیں، انہیں جدید روایات و اقدار، عصر حاضر کے احوال واخبار اور احوال وفتن سے روشناس کرانے کے لیے مجلس صوت الاسلام نے نوجوان علماء کے لیے تربیتی کورسز کی داغ بیل ڈال کر عظیم کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ جدید نوعیت کے اس کورس میں ایسے اساتذہ کا انتخاب کیا گیا ہے جو نگاہ بلند اور سخن دلنواز کے مالک ہیں اور انہوں نے اس کورس میں شریک ایک ایک موتی کو عقیق بنانے اور ہر شریک کارواں کو میر کارواں بنانے کی سعی پیہم کی ہے۔
فضلاء دینی مدارس کے لیے ڈیزائن کئے گئے مجلس صوت الاسلام کے اسپشل کورسز دینی وعصری علوم کا حسین امتزاج اور مدارس پر الزامات لگانے والوں کے لئے روشن آئینہ ہیں وہ آئیں اور اس صاف و شفاف آئینے میں دیکھیں کہ ہمارے مدارس حالات حاضرہ اور جدید علوم سے بھی پوری طرح واقف ہیں۔

جس کے افراد نے دنیائے عالم کو سائنس، ریاضی طب سمیت کئی جدید علوم سے نوازا اور جن کی صلاحیتوں کا اعتراف آج تک کیا جاتا ہے جن کی ایجادات نے انسانی زندگی میں انقلاب پیدا کیا۔ جس امت وسط نے ایسے عظیم الشان افراد پیدا کئے کہ جن کو دیکھ کر انسانوں کی جماعت در جماعت ایمان قبول کر لیتی تھیں، ایسی شخصیات کہ جن کی راتیں عبادت اور دن مخلوق کی خدمت میں گزرتے تھے، ایسی شخصیات کہ جنہوں نے اپنے عمل سے ثابت کیا کہ دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہر دور کے لئے مشعل راہ ہے ایسا روشن ماضی اور آج کا زمانہ! اور اس زمانہ کے یہ نوجوان مسلمان اور ان کا طرز عمل آج کے زمانہ میں ہمیں دو مختلف نظریات کے حامل مسلمان دکھائی دیتے ہیں۔

کچھ کا نظریہ ہے کہ اسلام (نعوذ باللہ) موجودہ زمانہ کی ضروریات اور تقاضوں کو پورا کرنے سے قاصر ہے، یہ خیالات رکھنے والے عام نوجوان اپنے آپ کو ہر پابندیوں سے آزاد سمجھتے ہیں۔ ان لوگوں نے چند عبادات کو دین سمجھ کر اپنے تمام اعمال اور زندگی کے دیگر شعبے دین اسلام کے خوبصورت احکامات سے بے نور کر رکھے ہیں یہ مسلمان تو ہیں لیکن ان کی زندگیوں سے دین اسلام کی زندگی سے بھرپور احساس پیدا نہیں ہوتا۔

دوسری طرف اس سے بھی زیادہ خطرناک صورتحال درپیش ہے جہاں یہ نظریہ پایا جاتا ہے کہ دین اسلام ہی ہمارے لئے دنیا کی سب سے بڑی حقیقت ہے اور یہی ہمارے لیے ذریعہ نجات ہے یہ ایک قابل قدر اور برحق نظریہ ہے لیکن افسوس اس نظریہ کے حامل علمائے کرام دینی مدارس کے طلباء نے اپنے لیے ایک علیحدہ دنیا بسا رکھی ہے، ایک ایسی دنیا کہ جہاں کے باسیوں کی بہت بڑی تعداد زمانہ کی ضروریات اور اس کے تقاضوں کو اپنانا تو درکنار ان کی اہمیت سے ہی انکاری ہے، وہ علماء کرام اور علوم نبوت کے طالبین جنہوں نے ہر زمانہ میں امت وسط کی رہنمائی کا فریضہ انجام دیا، جن کی وجہ سے معاشرہ میں بھلائی کا نور پھیلا اور فتنہ وشر کا قلع قمع ہوا، جن کی مبارک رہنمائی کی وجہ سے اسلام ایک زندہ مذہب کے طور پر موجود رہا آج اسی مبارک گروہ کے افراد قیادت کا فریضہ چھوڑ کر معاشرہ کی خیر وبھلائی بھول کر ایک طرف اپنی چھوٹی سی دنیا میں گم ہیں کتنا افسوس ہے کہ یہ طبقہ بدلتے حالات اور بدلتی ضروریات کو اپنے نظریہ کے لیے خطرناک سمجھتا ہے اس صورتحال میں سب سے زیادہ ضروری اس جمود کی کیفیت کو توڑنا اور دینی طبقہ کو ان کے فرائض منصبی کا احساس دلانا ہے اور یہی عزم لیکر مجلس صوت الاسلام پاکستان میدان میں آئی ہے ہمارا پختہ یقین ہے کہ ہمارے نوجوان علماء کرام صرف اسی صورت میں اپنے فرائض انجام دے پائیں گے جب وہ اپنے اسلاف کی طرح زمانہ کے تقاضوں اور ضرورتوں کا احساس کرتے ہوئے دین اسلام کی تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیں گے، معاشرہ میں قائدانہ کردار کے لئے ہمیں وسعت نظر، تحمل وبرداشت قبول حق سمیت وہ تمام صفات اپنانا ہوں گی جو ہمارے اکابر علماء کرام میں موجود تھیں اور اس سے بھی بڑھ کر ہمارے محبوب نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت مطہرہ کا حصہ تھیں آج ہمیں انہی صفات کی ضرورت ہے ہمارا یقین ہے کہ معاشرہ میں رہ کر اس کی اصلاح کی جاسکتی ہے اور معاشرہ سے کٹ جانا انسانیت کے لئے خطرناک عمل ہے اور اپنے آپ کو محدود کر لینا اسلام کی خدمت نہیں ہے اسی عزم کے ساتھ ہم نے اپنی سرگرمیوں کا آغاز کیا ہے اور ہماری پوری کوشش ہے کہ ہم معاشرہ کے تقاضوں اور ضرورتوں کا ادراک کرتے ہوئے ایسی خدمات انجام دیں کہ اسلامی تعلیمات اپنی صحیح شکل میں معاشرہ میں عام ہوجائیں اور ہمارا معاشرہ امن وسلامتی کا گہوارہ بن جائے یہاں رہنے والوں میں ایسی محبت واخوت پیدا ہوجائے کہ وہ ایک دوسرے کے معاون اور مددگار بن جائیں اور ہمارا معاشرہ صحیح طور پر فلاحی اسلامی معاشرہ بن جائے۔ آیئے نئے عزم، نئے ولولے اور جذبے کے ساتھ دین کی خدمت کے لئے کمربستہ ہوجایئے اور ہمارے اس مبارک سفر میں شریک ہوجایئے کہ

ہم نئے عزم سے بنیاد سحر رکھتے ہیں

اسلام کی آواز

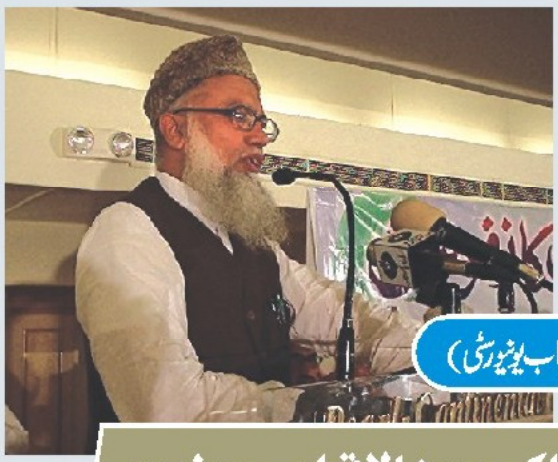

مولانا ڈاکٹر محمد سعد صدیقی (پروفیسر پنجاب یونیورسٹی)

مجلس صوت الاسلام نے علماء، طلباء ، عامۃ الناس اور ملکی و بین الاقوامی سطح پر جس طرح دین کی آواز بلند کی ہے ، اس نے واقعتا "صوت الاسلام" ہونے کا ثبوت دیا ہے

2006ء میں مجلس صوت الاسلام کے زیر اہتمام کراچی میں منعقد ہونے والی فلاح انسانیت کانفرنس میں شرکت کے بعد مجلس صوت الاسلام کے ساتھ قائم ہونے والا تعلق دن بہ دن بڑھ رہا ہے۔ فلاح انسانیت کانفرنس کے بعد بھی ان کے متعدد پروگراموں، سیمینارز اور کانفرنسوں میں شرکت کا موقع ملتا رہا ہے ان تقریبات میں اکابر علماء اور بزرگان دین کی شرکت سے انوارات و برکات کا محسوس ہونا لازمی امر ہے ان سرگرمیوں سے مجلس صوت الاسلام کے منتظمین کے خلوص کا بھی اندازہ ہوا۔

وسیع پیمانے پر قومی نوعیت کے سیمینارز منعقد کر کے مجلس صوت الاسلام نے دنیا کو جو پیغام دیا وہ یہ ہے کہ۔

(1) دین اسلام انسان کی فلاح و بہبود کا دین ہے یہ بہر طور اور بہر آئینہ انسان کے جان و مال اور عزت و آبرو کی حفاظت کرتا ہے، فلاح انسانیت کا یہ دین نہ کسی کی جان لینا جائز سمجھتا ہے اور نہ ہی اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالنے کو پسند کرتا ہے۔

(2) اس وقت انسانیت جن فتنوں، آزمائشوں میں گرفتار ہے ان سے نکلنے کا ایک ہی راستہ ہے کہ ہم اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں دین اسلام کی تعلیمات کا نور اور اسوۂ حسنہ کی روشنی پیدا کریں۔

(3) ہمارا اخلاق و کردار اور عمل و گفتار ایسا بلند پایہ ہو کہ وہ کردار قوموں کو دین اسلام کی طرف بلاتا ہو نہ یہ کہ وہ دوسروں کو دین اسلام سے متنفر کرنے والا اور بغاوت پر آمادہ کرنے والا ہو۔

(4) مسلمانوں کو اقوام عالم کی قیادت و سیادت کی گم گشتہ میراث کو حاصل کرنا ہو گا لیکن اس کے لیے کردار و تعلیم کی طاقت اپنے اندر پیدا کرنی ہو گی۔

(5) فراست نبوتؐ اور حکمت نبویؐ سے روشنی حاصل کرنے کی سخت ضرورت ہے۔ امت مسلمہ کے موجودہ حالات پر غور کریں تو محسوس ہوتا ہے کہ یہ امت نبی کریمؐ کی حکمت اور فراست نبوتؐ سے بہت دور ہو گئی ہے۔

نبی کریمؐ نے دین کی اشاعت کے لیے جو محنت و کاوش کی اس کے مختلف پہلو ہیں۔ کبھی آپؐ نے خفیہ و اعلانیہ فرداً فرداً اور اجتماعی تبلیغ کی۔ کبھی علم جہاد بلند کیا۔ کبھی معاہدات اور کبھی صلح نامے کیے۔ کبھی بادشاہوں کو خطوط لکھے اور کبھی پیغام بھیجے۔ کبھی معلمین و مبلغین کی جماعتیں مختلف علاقوں اور ممالک میں روانہ فرمائیں۔

آج ہمیں اسی حکمت و فراست سے کام لینے کی ضرورت ہے۔

قومی و عوامی سیمینارز کے علاوہ مجلس صوت الاسلام کے تحت طلباء کے مابین ہونے والے "تقریری مقابلوں" میں متعدد دفعہ بطور منصف شریک ہوا ان مقابلوں میں دور حاضر کے تقاضوں سے ہم آہنگ موضوعات پر طلباء نے بڑی قابل قدر تقاریر کیں جس میں مجلس کی جانب سے ان طلباء کو بھاری بھرکم انعامات سے نوازا گیا۔ طلباء کی تربیت کا یہ نہایت اہم پہلو ہے۔

علاوہ ازیں دینی مدارس کے فضلا کے لئے تیار کیے گئے اسپیشل کورسز سے تو بندہ دو سال سے وابستہ ہے اور اس کورس کو ہر لحاظ سے اہمیت کا حامل تصور کرتا ہے۔

بہر حال یہ بات طے شدہ ہے کہ مجلس صوت الاسلام نے علماء و طلباء، عامۃ الناس اور قومی و عالمی سطح پر جس طرح دین کی آواز کو بلند کیا ہے اس نے واقعتاً "صوت الاسلام" ہونے کا ثبوت دیا ہے اللہ تعالیٰ اس کو قائم و دائم رکھے اور دین کی زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق دے۔

متاعِ گم گشتہ کے حصول کی جدّوجہد

مجلس صوت الاسلام قدیم وجدید کا حسین گلدستہ ہے

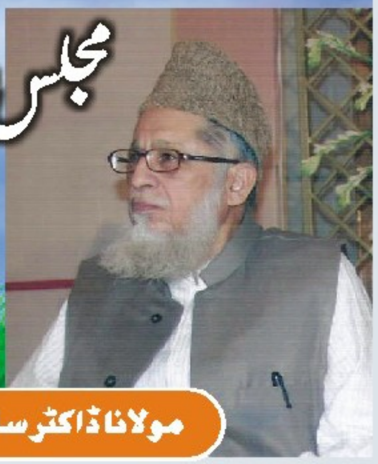

مولانا ڈاکٹر ساجد الرحمٰن صدیقی

دور جدید میں انسان کے مادی زندگی میں استغراق اور روحانی احتیاجات کی عدم تکمیل بلکہ ان کی جانب سے بالکل بے نیازی اور بے اعتنائی نے انسان کو ایک ایسے آزار میں مبتلا کر دیا ہے جس کی حقیقت اور جس کے اصل اسباب کا اسے شعور وادراک بھی نہیں ہے۔ وہ اس قلق واضطراب کا تدارک جو روحانی پہلو کو تشنہ کام چھوڑ دینے سے پیدا ہوا مزید مادی آسائشات اور مزید دنیاوی سہولتوں کی فراوانی سے کرنا چاہتا ہے۔ حالانکہ مادی زندگی میں انہماک ہی تو اس آزار کا اصل سبب ہے اس میں جس قدر اضافہ ہوگا اسی قدر قلب مضطر، دل بے چین اور روح پریشان ہوگی اور انسان کے اضطراب اور اس کی بے چینی میں مزید اضافہ ہو جائے گا۔

میر بھی کیا سادہ ہیں ہوئے بیمار جس کے سبب
اسی عطار کے لونڈے سے دوا لیتے ہیں

آج انسان جس بیماری میں مبتلا ہے اس کا علاج مادی نہیں روحانی ہے۔ اور روحانی علاج ہے اللہ کی یاد اور رجوع الی الخالق۔

انسانیت تمام کی تمام اپنے خالق اور مالک سے بھٹک کر دور نکل گئی ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ آزار، دکھ، تکلیف اور مصیبت کے ایک مہیب گرداب نے اسے اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ فتنے اس طرح ٹوٹ پڑ رہے ہیں جیسے بارش کے قطرے! مصائب اور آلام کی جھڑی لگی ہوئی ہے۔ سب کچھ ہوتے ہوئے بھی انسان مضطرب اور پریشان ہے۔

لیکن اس تاریکی میں افق پر روشنی کی ایک لکیر بھی پھوٹ رہی ہے اور لحہ بہ لحہ پھیلتی اور روشن ہوتی جا رہی ہے یہ وہ روشنی ہے جو فاران کی چوٹیوں سے ابھری اور جس نے ساری دنیا کو اپنی ضیا پاشیوں سے منور کر دیا۔

دنیا میں باطل مذاہب دم توڑ رہے ہیں اور اسلام کی حقانیت روز بروز مزید واضح ہوتی جا رہی ہے۔ غیر مسلم کتابیں پڑھ کر اور انٹرنیٹ دیکھ کر اسلام قبول کر رہے ہیں۔ ہر جانب ''جاء الحق وزھق الباطل'' کی پکار سنائی دے رہی ہے اور ہر طرف پیاسے آب حیات کی تلاش میں سرگرداں ہیں۔ دنیا میں شاید سچائی کی تلاش اور حق کی تڑپ انسانوں میں کبھی اتنی نہ جاگی ہو جتنی یہ آج بیدار ہے اور شاید دنیا میں داعیان حق کی کم یابی پہلے کبھی اس قدر محسوس نہ ہوئی ہوگی جس قدر آج اس کا احساس ہے۔ لوگ جاننا چاہتے ہیں کوئی بتانے والا نہیں! لوگ سمجھنا چاہتے ہیں لیکن کوئی ان کے لب ولہجہ میں تفہیم پر قادر نہیں! لوگ ہدایت کے طلب گار ہیں لیکن کوئی مربی اور ہادی نہیں!

> دنیا میں سچائی کی تلاش اور حق کی تڑپ انسانوں میں کبھی اتنی نہ جاگی ہو جتنی یہ آج بیدار ہے
> اور دنیا میں داعیان حق کی کم یابی پہلے کبھی اس قدر محسوس نہ ہوئی ہوگی جس قدر آج اس کا احساس ہے

داعی کے لئے ضروری ہے کہ وہ راسخین فی العلم سے ہو، قرآن و سنت اور اسوۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بخوبی علم ہو اور جانتا ہو کہ کس حکم کا کیا مقام اور درجہ ہے تاکہ افراط و تفریط میں مبتلا نہ ہو۔

امت مسلمہ ہمہ جہت زوال وانحطاط سے دوچار ہے۔ علمی اور فکری کم مائیگی اپنی جگہ زہد وتقوی اور خلوص وللّٰہیت کا ایسا فقدان ہے جیسا کہ شاید و باید! ان حالات میں راستہ کوئی نہیں ہے سوائے اس کے کہ امت مسلمہ اپنی متاع گم گشتہ کو دوبارہ حاصل کرے اور دنیا کی امامت کے فرائض انجام دے۔

سبق پھر پڑھ صداقت کا عدالت کا شجاعت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

اس متاع گم گشتہ کے حصول کے لئے رسوخ علمی، بلوغ فکری، زہد وتقوی اور اخلاق طیبہ، اسوۂ حسنہ کا حصول ناگزیر ہے۔ اور اس کے لئے دعوت واصلاح اور تبلیغ ہی اساس ہیں۔

دعوت وتبلیغ تمام امت مسلمہ کا اجتماعی فریضہ ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبۂ حجۃ الوداع میں ارشاد فرمایا۔ **الا فلیبلغ الشاھد الغائب** (سنو جو یہاں موجود ہیں وہ یہ تعلیمات ان تک پہنچا دیں جو یہاں موجود نہیں ہیں) پیغام حق ہر ایک کو پہنچا دینا مسلمانوں کے ہر ہر فرد کا فریضہ ہے۔

ہر دور اور ہر زمانے میں اور ہر جگہ ہر مقام پر امت مسلمہ کا ایک گروہ بطور خاص ایسا ہونا چاہئے جو ہمہ تن اور ہمہ وقت کار دعوت میں مصروف رہے۔

ہر مسلمان کا یہ فریضہ ہے کہ وہ اپنے دائرے میں رہتے ہوئے اپنے بچوں کو اپنے اہل خانہ کو اور اپنے زیر اثر لوگوں کو اللہ کے دین کی جانب بلائے۔ ان میں دین کے احکام پر عمل کی حکمت اور مواعظ حسنہ کے ساتھ رغبت پیدا کرے اور ان کی ایسی تربیت کرے کہ ان کے دلوں میں اللہ اور رسول کی اور دین کی عظمت ومحبت قائم ہو۔

اس کے ساتھ ہی افراد کا ایک گروہ ایسا بھی ہو جو اپنی زندگی کار دعوت کے لئے وقف کردیں اور ہمہ وقت اسی کام میں مصروف رہیں۔

داعی کے لئے ضروری ہے کہ وہ راسخین فی العلم سے ہو، قرآن وسنت اور اسوۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بخوبی علم ہو اور جانتا ہو کہ کس حکم کا کیا مقام اور درجہ ہے تاکہ افراط وتفریط میں مبتلا نہ ہو۔

متبع سنت ہو اللہ سے ڈرنے والا ہو اور اخلاق حسنہ کا حامل ہو۔ اور زہد وتقوی اور اخلاص وللّٰہیت کا پیکر ہو۔

داعی کی یہ خصوصیات خود بخود پیدا نہیں ہوسکتیں۔ اس کے لئے تربیت کی ضرورت ہے۔

مقام صد شکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجلس صوت الاسلام پاکستان کے چیئرمین مولانا مفتی ابوہریرہ محی الدین صاحب کے قلب میں یہ داعیہ پیدا فرمایا کہ وہ درس نظامی کے فاضل متخصصین اور ائمہ مساجد کے لئے ایک تربیتی کورس کا اہتمام فرمائیں اور ایسے رجال کار کی تیاری کا انتظام فرمائیں جو دور جدید کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے دعوت دین کا فریضہ بطریقۂ احسن انجام دے سکیں۔

مجلس صوت الاسلام قدیم وجدید کا ایک حسین گلدستہ ہے۔ اس ادارہ میں تربیت حاصل کرنے والے علمائے کرام اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے جدید مسائل اور حالات حاضرہ سے واقفیت حاصل کررہے ہیں۔

وقت کی لگام

تاریخ کا یہ سبق ہے کہ جن قوموں کا ہاتھ وقت کی نبض پر ہوتا ہے وہی سرخرو ہوتی ہیں

پروفیسر عزیز احمد فاروقی (سابق وائس پرنسپل کیڈٹ کالج پٹارو سندھ)

آج کی دنیا کا المیہ یہ ہے کہ ایک طرف لگتا ہے کہ انسان ایٹم سے لے کر اجرام سماوی تک یعنی زمان ومکان کو مسخر کرے گا۔ بازار ضروریات سے بڑھ کر تعیشات تک ہر طرح کی چیزوں سے بھرے پڑے ہیں۔ ہر روز ایک نئی ایجاد آنکھوں کو خیرہ کر دیتی ہے۔ دوسری طرف یہ عالم ہے کہ آج کا انسان بے بسی کی تصویر بن کر رہ گیا ہے۔ ترقی کی طرف ایک قدم بڑھ رہا ہے تو دوسری طرف افلاس، نا آسودگی اور عدم تحفظ نے انسان کو بے بس کر دیا ہے۔ ایک وقت تھا کہ اسلام دنیا کے لئے خضر راہ بنا ہوا تھا مگر آج یہ عالم ہے کہ ''من راہ گم کردہ ام چرا رہبری کنم'' عالم اسلام پر جمود ہی نہیں بے بسی طاری ہے۔ ہر طرف سے مخالفین کے تیروں کا نشانہ بنا ہوا ہے۔ آخر سبب کیا ہے؟

تاریخ نے ایک سبق سکھایا ہے جن قوموں کا ہاتھ وقت کی نبض پر ہوتا ہے وہی سرخرو ہوتی ہیں اور کامیابی کی یہ کلید تعلیم کے ہاتھ میں ہے۔ لیکن تعلیم کا مقصد یہاں بہت وسیع ہے ایک طرف روایتی تعلیم ہے جو برسہا برس سے ایک نہج پر چل رہی ہے۔ یعنی وہ لوگ جو اسکولوں، کالجوں میں پڑھ رہے ہیں، اسلامی ورثہ کے بنیادی مسائل سے کٹ کر رہ گئے ہیں اور جو مسلمان طلبا دینی مدارس سے فارغ التحصیل ہیں وہ جدید زمانہ کے تقاضوں کا پورا فہم نہیں رکھتے۔ یعنی قدیم وجدید علوم سے واقفیت رکھنے والے بھی اسی طرح بے بس ہیں جس طرح پرانی تعلیم کے متوالے ہیں۔

ترقی کے لئے ضروری ہے کہ ایک مسلمان اپنے علمی فکری اثاثوں سے پوری طرح واقف ہو اور ساتھ جدید عہد کے حالات اور ترقیوں سے پوری طرح مستفیض ہو اور اس طرح قدیم وجدید کے میل سے وہ راہ اپنائے کہ جو اس نے عہد وسطی میں اختیار کی تھی۔

ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ جب قرون اولیٰ کے مسلمانوں نے محسوس کیا کہ ریاضی ایک بہت ضروری علم ہے اور اس میں اہل ہند کو امتیاز حاصل ہے تو انہوں نے بغیر پس وپیش ہندوستان آکر یہاں سے علم ریاضی کو حاصل کیا اور پھر اس پر اکتفا نہیں کیا اسکو ایسا بڑھایا کہ آج تک دنیا کے ریاضی داں ان کا نام عزت سے لیتے ہیں جیسے ابوریحان البیرونی، اسی طرح فلسفہ نے یونان میں پر پرزے نکالے تھے ہمارے علماء نے اس کو سیکھا سمجھا اور ایسا اضافہ کیا کہ یورپ کے علماء ان کے نام ادب سے لیتے ہیں اور باقاعدہ ان پر ریسرچ کرتے ہیں۔ اس لئے جو لوگ مسلمان طلبا کو جدید عہد کے علمی تقاضوں سے مربوط کر رہے ہیں وہ قابل ستائش ہیں کیونکہ دنیا میں بقائے اصلاح کا اصول (Survival of the fittest) ہمیشہ سے کارفرما رہا ہے وقت کی لگام آپ کے ہاتھ میں ہو تو آپ غلامی کی ذلت سے نجات پا سکتے ہیں۔

اسی اصول کی بنا پر مبارک باد کے لائق ہیں وہ لوگ جنہوں نے برسہا برس کا جمود توڑا ہے اور عربی مدارس کے فارغ التحصیل طلبا کے لئے ایسا ادارہ قائم کیا کہ دینی مدارس کے طالب علم جدید علوم سے بھی پوری طرح بہرہ ور ہوں۔ کام بڑا محنت طلب ہے مگر یہ بہت ضروری بھی ہے کیونکہ جس قوم کا ہاتھ وقت کی نبض پر نہ ہو اسکی ترقی کا خیال محض خواب ہے۔

مجلس صوت الاسلام نے اس سلسلہ میں جو معرکۃ الآرا کام کیا ہے اسکی جس قدر تعریف کی جائے کم ہے۔

وقت کی آواز

مولانا عبدالقیوم حقانی

غزوہ تبوک سے رہ جانے والوں کے دو گروہ تھے ایک منافقین کا اور دوسرا تین سچے صحابہ کرامؓ کا۔ یہ تین صحابہ معمولی مصروفیات کی بنا پر غزوے میں شرکت سے محروم رہے غزوہ سے واپسی پر منافقین نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنا جھوٹا عذر بیان کیا۔ لیکن ان تین سچے لوگوں نے اپنی کوتاہی کا اعتراف کرلیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی گرفت فرمائی اور کہا کہ انتظار کرو اب خدا ہی کوئی فیصلہ کرے گا اور تمام صحابہ کرامؓ کو ان تینوں کے بائیکاٹ کا حکم دے دیا۔ تینوں نے اس کڑی سزا کو چالیس روز تک برداشت کیا اس واقعہ کو حضرت کعبؓ نے اس طرح بیان کیا ہے کہ مجھ سے جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت کیا کہ جہاد میں کیوں نہیں نکلے تو میں نے کہا کہ حضور اگر میں عذر بیان کرنا چاہوں تو ایسا عذر پیش کرسکتا ہوں کہ آپ اس کو مان لیں گے کیونکہ مجھ کو اپنی بات کو مناسب دلیل کے ساتھ مؤثر ڈھنگ سے کہنے کی صلاحیت حاصل ہے لیکن ایسا کروں گا تو جھوٹ کہوں گا اس سے دھوکہ تو دے سکتا ہوں لیکن خدا کو راضی نہیں کرسکتا سچی بات یہ ہے کہ کوئی عذر نہ تھا صرف کوتاہی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آپ لوگوں نے تو سچ بتا دیا اچھا انتظار کرو اللہ کی طرف سے فیصلہ ہوگا۔

اس موقع پر حضرت کعبؓ کا یہ کہنا کہ ہم کو مطمئن کر دینے والی بات کرنے کی صلاحیت حاصل ہے یہی وہ صلاحیت ہے جو موجودہ دور میں میڈیا کے راستے اور مختلف ذرائع سے ظاہر ہوتی رہتی ہے۔ یہ صلاحیت اگر صالح اور مفید مقصد کے تحت ہو تو صالح میڈیا ہے ورنہ فاسد اور مضر میڈیا ہے۔ بدقسمتی سے آج کل میڈیا کے محاذ پر اسلام دشمن قوتیں اس کو عام طور پر اسلام کو نقصان پہنچانے کے لئے استعمال کر رہی ہیں۔ اس کی وجہ سے تاریخ کے حقائق بدل کر من پسند حالات دنیا کو دکھائے جاتے ہیں اور حق بات چھپی رہ جاتی ہے۔ اس میڈیا وار کے زمانے میں دینی طبقات بھی اپنے فرائض کو پوری طرح ادا نہیں کر رہے اور احقاق حق کا میدان خالی پڑا ہے جس کی بنا پر باطل اپنے نظریات پھیلا رہا ہے۔

ایسی صورتحال میں ضرورت اس بات کی ہے کہ بڑی تعداد میں باصلاحیت علماء کرام کی جدید خطوط پر تربیت کر کے انہیں فکری اور نظریاتی میدان کا شہسوار بنایا جائے اس دور میں کافی حد تک مجلس صوت الاسلام نے اس کمی کو پورا کرنے کی کوشش کی ہے۔

مجلس صوت الاسلام جس انداز سے مغربی میڈیا کے تخریبی رول کے مقابلہ میں مثبت اور نافع کردار ادا کر رہی ہے لائق صد تحسین ہے میڈیا پر جب اسلامی چھاپ، اسلامی کردار اور اسلامی دعوت غالب ہوگی تو نظام اسلام کو فروغ ملے گا اور غلبۂ اسلام کی تحریک آگے بڑھے گی۔ مجلس صوت الاسلام کی خدمات اسلامی صحافت میں بھی اور دیگر شعبوں دعوت وارشاد، تالیف وتصنیف، علماء کرام کی جدید خطوط پر تربیت ایسے مثالی کام ہیں جو وقت کی آواز اور حالات کا تقاضا ہیں اور یہ نوجوان علماء کرام اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے وقت کے تقاضوں پر بطریق احسن عمل پیرا ہیں۔

میڈیا پر جب اسلامی چھاپ، اسلامی کردار اور اسلامی دعوت غالب ہوگی تو نظام اسلام کو فروغ ملے گا اور غلبۂ اسلام کی تحریک آگے بڑھے گی

دعوت کے میدان میں عقلی دلائل کا فن سیکھیں

ڈاکٹر شفاعت محمد

مغربی ممالک اور امریکہ میں اسلام کے بارے میں پائی جانے والی غلط فہمیوں کو دور کرنا علماء کرام اور مسلمانوں کی ذمہ داری ہے اور ہمیں اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرنا چاہیئے۔ آج مسلمانوں کی سب سے بڑی خامی یہ ہے کہ ہم اسلام اور قرآن پڑھتے تو ہیں مگر اسلام اور قرآن کے راہنما اصولوں پر زندگی بسر نہیں کر رہے جس کی وجہ سے نہ صرف یہ کہ معاشرے پر برے اثرات پڑ رہے ہیں بلکہ ہماری دعوت وتبلیغ کے بھی ثمرات حاصل نہیں ہو رہے اور اقوام عالم تک اسلام کا پرامن پیغام پہنچانے میں ہمیں دشواریوں کا سامنا ہے' اس صورتحال میں ہمیں باریک بینی سے حالات کا جائزہ لینا چاہیئے اور اپنی کوتاہیوں اور غلطیوں سے سبق سیکھتے ہوئے ایسے اقدامات کرنے چاہئیں جو مستقبل میں ہمارے دین اسلام کی تبلیغ واشاعت میں معاون ثابت ہوں' اللہ تعالیٰ نے نبی آخر الزمانؐ اور آخری کتاب قرآن کریم کو صرف مسلمانوں کے لئے نہیں بلکہ سارے عالم کے لئے ہدایت اور رحمت بنا کر بھیجا ہے اور آج کے دور میں دین اسلام کی خدمت انہی اصول کے مطابق ہوسکتی ہے جو جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنائے اور ہمارے پیغمبر ﷺ کا اخلاق وکردار آج بھی ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ اور اسی کے ذریعے اقوام عالم تک پیغام ہدایت پہنچ سکتا ہے دیگر مذاہب کے لوگوں تک اسلام کے احکامات کو پہنچانے کا ذریعہ مکالمہ اور بات چیت ہے۔ میری نوجوان علماء سے درخواست ہے کہ وہ اس فن میں مہارت حاصل کریں اور دیگر آسمانی کتب کا مطالعہ کر کے اسلام پر ہونے والے اعتراضات کا جواب دینے کی کوشش کریں۔ مغربی ممالک کے نوجوانوں کی بہت بڑی تعداد اسلام کی تعلیمات کو جاننے کی شدید خواہش رکھتی ہے اور امریکہ سمیت مغربی ممالک ایسے علماء کرام کے منتظر ہیں جو ان تک ان کی زبان میں اسلامی تعلیمات پہنچا سکیں۔ طلباء، علماء اور مبلغین پوری دنیا کو اپنی دعوت وتبلیغ کا مرکز بنائیں۔ مغربی دنیا آسمانی ہدایت کو چھوڑ کر عقل پرستی میں مبتلا ہے ایسے لوگوں کو قرآن وحدیث کے ساتھ ساتھ عقلی دلائل سے سمجھانا بھی اسلامی تعلیمات کا حصہ ہے اس فن پر بھی مہارت حاصل کرنی چاہیئے۔

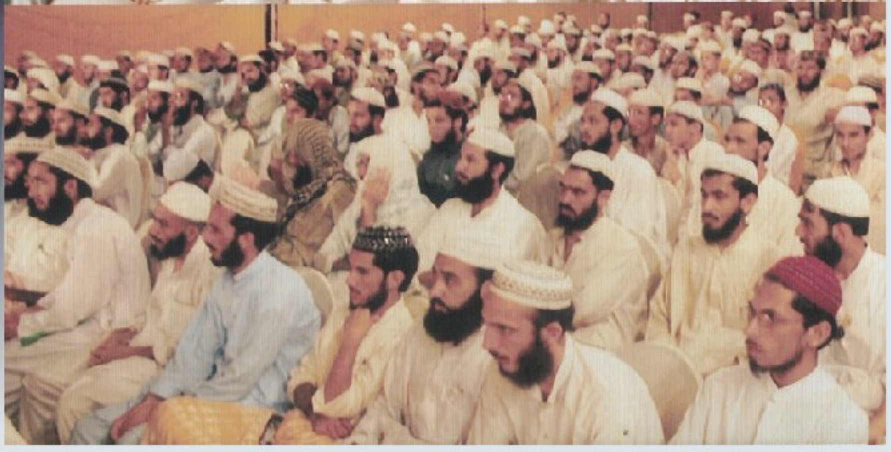

ڈاکٹر شفاعت محمد کا تعلق امریکا سے ہے دارالعلوم انسٹیٹیوٹ آف امریکا کے نام سے ان کا دینی ادارہ قائم ہے۔
دورۂ پاکستان کے دوران جامعہ اسلامیہ کلفٹن تشریف لائے اور تربیت علماء کورس کے شرکاء سے خطاب کیا۔ اس موقع پر رئیس جامعہ اسلامیہ مفتی محمد محی الدین بھی تشریف فرما تھے

عظمت رفتہ کی بحالی کا مشن

صوت الاسلام نے نوجوان نسل کی تربیت سمیت تمام شعبوں میں قابل تقلید کارنامے سرانجام دیے ہیں

محترم انیق احمد ریسرچ ڈائریکٹر اے آر وائی ٹیلی ویژن نیٹ ورک

صحافت وہ شعبہ ہے جو قوم کی نظریاتی تعمیر اور کردار سازی میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے بد قسمتی سے اس میدان میں محبِ وطن، مخلص اور بے لوث لوگوں کی کمی ہے اور بسا اوقات اس شعبہ سے وابستہ افراد حرص و ہوس میں مبتلا ہو کر ضمیر فروشی اور بلیک میلنگ جیسے گھناؤنے فعل کے بھی مرتکب ہو جاتے ہیں۔ اس شعبے میں اگر دیانت داری، فرض شناسی، حب الوطنی اور ملک وملت کی خدمت کے جوہر سے مالا مال اور ملت وقوم کے خیر خواہ سامنے آئیں تو خیر کی دعوت پھیلنے اور شر کا راستہ روکنے کی بہت مفید شکلیں سامنے آسکتی ہیں۔

علماء کرام سے عوام محبت وعقیدت کا تعلق رکھتے ہیں اور ان کی بات کو احترام سے سنا جاتا ہے۔ اس دور میں علماء کرام میڈیا کے محاذ پر بھی ملک وملت کی رہنمائی کا فریضہ سرانجام دیں۔ عالم اسلام کی کمزور حیثیت کے اس تاریک دور میں کم ازکم اس اہم ترین محاذ پر دین کے دفاع کی آواز تو بلند ہونی چاہئے۔ مسلمانوں کی حالت زار کو دیکھ کر دیگر اقوام یہ کہنے لگے ہیں کہ گزشتہ پانچ سو سال سے مسلمانوں نے علمی وٹیکنالوجی کے حوالے سے دنیا کو کچھ نہیں دیا۔ بجا کہ یہ تعصب پر مبنی بات سہی مگر امت مسلمہ کی حالت واقعی ہی ناگفتہ بہ ہے حالانکہ اسلام نے دنیا کو تاریکی سے نکال کر روشنی کی راہ پر گامزن کیا اور انسان کو اس کا صحیح مقام دلایا اور دنیاوی نعمتوں سے استفادہ کے لئے نئی راہیں دکھائیں، مسلم سائنسدانوں، دانشوروں، حکماء اور علماء کی تحقیقات، ایجادات علم وحکمت سے دنیا میں بہار آئی مگر ماننا پڑے گا کہ آج کے اس دور میں مسلمان غفلت کا شکار ہیں، مسلمانوں کو علم دین کی طرح علوم عصریہ اور سائنسی علوم میں بھی دنیا کی قیادت کرنی چاہئے اور اپنے تابناک ماضی سے سبق سیکھتے ہوئے عظمت رفتہ کی بحالی کے مشن کو آگے بڑھانا چاہئے۔

مجلس صوت الاسلام کی تقریبات میں شریک ہو کر دلی خوشی ہوتی ہے اور ان کی خدمات کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ تمام منصوبے جو مجلس صوت الاسلام کے شروع کئے ہوئے ہیں اور جس انداز میں یہ حضرات آگے بڑھ رہے ہیں یہ ہمارے دلوں کی آواز ہے، ہم یہ سوچتے تھے کہ نوجوان طبقے میں کوئی ایسا کام کیا جائے جو انہیں امید کی راہیں دکھا کر ان کے روشن مستقبل کی فکر کرے، ہم تو سوچتے رہ گئے مگر مجلس صوت الاسلام نے تمام طبقات یعنی نوجوان نسل، علماء کرام، طلباء اور بین الاقوامی سطح پر ایسا مثالی کام شروع کیا ہے جو ہم سب کے لیے قابل تقلید ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کام بہت اہم ہے کہ ”صوت الاسلام“ صحافت کے میدان کے شہسوار تیار کر رہی ہے۔ امید کی جانی چاہئے کہ ایسے علماء کرام جو عصری اور دینی علوم کے زیور سے آراستہ ہوں اور وہ میڈیا کے میدان میں آئیں تو بہت اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ میں نے مجلس صوت الاسلام کے زیر انتظام کورس کرنے والے علماء کرام سے متعدد ملاقاتیں اور لیکچرز دیئے ہیں میں ان کی صلاحیتوں سے متاثر ہوا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالی ان سے دین کی اشاعت کا زیادہ سے زیادہ کام لیں اور ان کی مساعی کو قبول فرمائیں۔

جدید تقاضوں سے ہم آہنگ نوجوان علماء کرام کی رہنمائی کا عظیم سلسلہ

تربیتِ علماء کورس

- تخصص فی الدعوۃ والارشاد
- صحافت کورس
- اسلامک بینکنگ کورس
- اہم موضوعات پر فکری ونظریاتی لیکچرز
- سوشیالوجی، جغرافیہ، تقابل ادیان
- کمپیوٹر سائنس
- انگلش، عربک لینگویج کورس

تربیت علماء کورس کے مقاصد

''تربیت العلماء کورس'' مجلس صوت الاسلام پاکستان کی جانب سے مرتب کیا گیا ایک سالہ کورس ہے جس میں ملک بھر سے 115 نوجوان علماء کرام کا انتخاب کیا جاتا ہے اور ان کی عصر حاضر کی ضروریات اور تقاضوں کے مطابق تربیت کی جاتی ہے تربیت علماء کورس کا آغاز 2007 میں کیا گیا اور آج کل دوسرے گروپ کی کلاسیں جاری ہیں۔

اس کورس کے ذریعے ہمارا مقصد ایسے علماء کرام کو تیار کرنا ہے جو امت مسلمہ کے نوجوانوں کی صحیح خطوط پر علم وحکمت کے ساتھ رہنمائی کر سکیں ایسے علماء کرام جو معاشرہ کی ضروریات اور تقاضوں کو سمجھتے ہوں اور عالمی حالات پر دسترس کے حامل ہوں۔

ایسے علماء کرام جو علم وہنر کے ساتھ ساتھ تنگ نظری، عدم برداشت، سخت گیر جذبات کے بجائے وسیع النظر تحمل و برداشت حکمت ودانائی جیسی عمدہ صفات کے حامل ہوں اور انہی عمدہ صفات کے ذریعے نوجوانوں کی اصلاح کا جذبہ رکھتے ہوں۔

''تربیت علماء کورس'' کو بے مثال پذیرائی حاصل ہوئی اور دینی حلقوں میں اسے غیر معمولی طور پر سراہا گیا۔

تربیت علماء کورس کا نصاب اور اساتذہ کرام کا انتخاب اس کورس کا بنیادی امتیاز ہیں۔

تربیت علماء کورس نصاب کا جائزہ

شرکاء کورس اپنے اندر تبدیلی اور خوداعتمادی محسوس کرتے ہیں

''تربیت علماء کورس'' کا نصاب بہت ہی عرق ریزی سے مرتب کیا گیا ہے جو کہ حالات حاضرہ سے ہم آہنگ اور ضروری عنوانات پر مبنی ہے اس ہمہ جہت کورس کے شرکاء اپنے اندر نمایاں تبدیلی اور خوداعتمادی محسوس کرتے ہیں ''تربیت علماء کورس'' کو شروع کئے دو سال کا عرصہ ہوا ہے ان ابتدائی مراحل میں بھی اس کے مثبت اثرات دیکھنے میں آئے ہیں امید ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس میں مزید بہتری آئے گی۔

مختصر تعارفی صفحات میں ''تربیت علماء کورس'' میں پڑھائے جانے والے مضامین کی صرف فہرست پیش کی جارہی ہے ۔ پہلے مرحلے میں مستقل طور پر پڑھائے جانے والے فنون اور مضامین شامل ہیں اور دوسرے مرحلے میں سال بھر مختلف اہم ترین عنوانات پر جید علماء کرام، دانشوروں اور پروفیسرز حضرات کے مختصر لیکچرز کی فہرست ہے۔

مضامین تربیت علماء کورس 2009ء

☆ ...... امت مسلمہ کے مذہبی مسائل
☆ ...... تاریخ اسلام + عالم اسلام کے مسائل
☆ ...... تقابل ادیان
☆ ...... انگلش لینگویج کورس
☆ ...... عربی بول چال
☆ ...... جغرافیہ
☆ ...... فن خطابت
☆ ...... صحافت کورس
☆ ...... کمپیوٹر سائنس

تربیت علماء کورس کے شرکاء کیلئے تمام سہولتوں سے آراستہ ہال

☆ ...... پاکستان اسٹڈیز
☆ ...... اسلامک بینکنگ کورس
☆ ...... عمرانیات (سوشیالوجی)
☆ ...... احکام القرآن
☆ ...... حجۃ اللہ البالغہ (منتخب ابواب)
☆ ...... تجدد پسندوں کے افکار کا جائزہ

اہم عنوانات پر شارٹ لیکچرز

۱) پاکستان میں نفاذ اسلام کی آئینی جدوجہد
۲) مدارس کی تاریخ و کردار
۳) مدارس کا نصاب و نظام
۴) حالات حاضرہ کے تقاضے اور علماء کی ذمہ داریاں
۵) معاشرے کی اصلاح کیسے ممکن ہے۔
۶) قضیہ فلسطین و کشمیر
۷) سیرۃ المصطفیٰ ﷺ (قدم بہ قدم)
۸) دور جدید کے زندہ مسائل کا حل سیرت نبوی ﷺ کی روشنی میں
۹) عصر حاضر میں علم کلام اور فقہ کی تدریس کے تقاضے و طریقے
۱۰) دہشت گردی (اسباب و علل اور سد باب)
۱۱) انسانی حقوق کا اسلامی تصور
۱۲) جرم و سزا کے اسلامی قوانین اور ان پر اعتراضات کا جائزہ
۱۳) حقوق نسواں اور اسلام
۱۴) بین المذاہب مکالمہ (حدود و طریقہ کار)
۱۵) تہذیبوں کا تصادم اور اس کے نقصانات
۱۶) بین الاقوامی سطح پر تشدد و عدم برداشت کا رجحان اور تعلیمات نبویؐ
۱۷) رواداری کا صحیح مفہوم اور اس کا تقابلی جائزہ
۱۸) اسلامی ریاست میں اقلیتوں کے حقوق

علماء امت میں دین سے دوری کے اسباب تلاش کر کے فاصلوں کو ختم کرنے کے اقدامات کریں

ذمہ داری کا احساس

احمد آرائیں

نصاب و نظام تعلیم اور معیار تعلیم قوموں اور ملکوں کی ترقی کا ضامن ہوا کرتا ہے ہمارے ہاں پاکستان میں اس وقت دو طرح کے نظام تعلیم کام کر رہے ہیں ایک قدیم دینی تعلیم کا نظام ہے اور دوسرا عصری اور جدید تعلیم کا نظام ہے، ان دونوں نظاموں میں سے کسی بھی نظام کی ضرورت اور افادیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا اور یہ دو نظام ملک و ملت اور امت مسلمہ کیلئے مفید افراد کار تیار کر رہے ہیں، کچھ جزدی اور فروعی خامیاں ہوسکتی ہیں لیکن اپنی اصل اور اپنے وجود کے لحاظ سے دونوں نظام اپنی جگہ کارگر اور مفید ہیں۔

اس صورت حال میں دینی تعلیم حاصل کرنے والے علماء و مدرسین جو علم و عمل اور سیرت و کردار کی دولت سے یقیناً مالا مال ہوتے ہیں، انہیں جدید "روایات و اقدار" عصر حاضر کے احوال و اخبار اور اھوال و فتن سے روشناس کرانے کے لئے مجلس صوت الاسلام نے تربیت علماء کورس کی داغ بیل ڈال کر بڑا عظیم کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ دوران تربیت ان علماء کے لئے ایسے موضوعات اور کورسز کا انتخاب کیا گیا کہ جو موضوعات دور جدید کی عملی زندگی سے متعلق ہونے کے ساتھ ساتھ، عصر حاضر کی معاشرتی اور سیاسی آلائشوں سے پاک ہوں ایسے موضوعات جو شریک علماء میں تعصب اور تنگ نظری کے بجائے وسعت فکر و نظر پیدا کرنے والے ہوں اور یہ علماء عصر حاضر کے پرفتن دور میں ان فتنوں، ان کے اسباب اور سر چشموں سے آگاہ بھی ہوں اور ان کا مقابلہ کرنے کی ان میں صلاحیت بھی پیدا ہو۔

الحمدللہ اس تربیتی کورس میں پہلے گروپ 2008ء میں 115 علماء اور دوسرے گروپ 2009ء میں بھی 115 علماء کرام نے شرکت کی اور یقیناً اس کے محاضرات سے بھرپور استفادہ کیا۔

اس کورس کی تکمیل پر ان علماء کو مبارکباد پیش کرتے ہیں اور قارئین کو بھی اور اس کورس میں شریک علماء اور محاضرات کے لئے تشریف لانے والے اساتذہ کرام بھی دعوت دیتے ہیں کہ وہ اس کو مزید منفعت بخش بنانے کے لئے کوئی تجویز یا تجاویز دینا چاہیں تو مجلس صوت الاسلام کو آگاہ کریں۔

آج کے اس دور میں علماء پر بہت زیادہ اور بہت حساس ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں، علماء کو چاہئے کہ پوری سنجیدگی اور متانت سے ان ذمہ داریوں کو محسوس کریں اور امت میں دین سے دوری کے اسباب کی تحقیق کے بعد، دین سے دوری اور فاصلوں کو ختم کرنے کے لئے موثر اقدام کریں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں خدمت دین کی پوری اور صحیح توفیق مرحمت فرمائے۔

تخصص فی الدعوۃ والارشاد

دین اسلام علوم کا سمندر ہے اس بے کراں سمندر میں تہہ در تہہ علوم کے خزانے پوشیدہ ہیں، لہر در لہر آگہی کے لاشمار قطرے تشنہ لبوں کی پیاس بجھاتے ہیں کیونکہ یہی واحد مذہب ہے جو انسانوں کے لئے ایک مکمل ضابطہ حیات ہے یہ عالمگیر و جامع مذہب ہے ایک مکمل دستاویز ہے جو اسرار و رموز کو کھولتی ہے، دعوت و ارشاد، عقیدہ توحید و رسالت، عبادات، احکام، معاشرتی آداب، حقوق العباد، رہن سہن، معیشت، شادی بیاہ، تجارت اور صنعت و حرفت کے حوالے سے اسلام نے بڑی تفصیل سے اصول وضوابط مقرر کئے ہیں جو ہمہ جہت اور ہمہ پہلو ہیں، اسلام کی عالمگیریت اور درخشندہ احکام کو دیکھ کر باطل مذاہب نے اسلام کے بارے میں اشکالات، اعتراضات، بدگمانیوں اور سازشوں کا جال پھیلایا جسکی وجہ سے دور جدید میں اسلامی فکر کے علمبرداروں کو نت نئے مسائل سے واسطہ پڑ رہا ہے مغربی فلسفہ حیات، تجدد پسندانہ رویوں اور دیگر فکری و علمی تحریکات کو سمجھنے، پرکھنے اور ٹھوس دلائل پر مبنی جوابات

> ’’دعوت‘‘ امت مسلمہ کا امتیاز ہے جو تاریخ کے ہر عہد میں مسلسل جاری رہی ہے، جو امت دعوت کا کام چھوڑ دے وہ اپنا وجود کھو دیتی ہے

کی ذمہ داری بھی علماء کرام پر عائد ہوتی ہے اس لئے ان بدلتے ہوئے تقاضوں کے پیش نظر مجلس صوت الاسلام پاکستان نے تخصص فی الدعوۃ والارشاد کے نام سے ایک شعبہ قائم کیا ہے جس میں دعوت کے بنیادی اصول وضوابط کے حوالے سے موثر لیکچرز دیئے جاتے ہیں کیونکہ یہی موضوع سخن ’’دعوت‘‘ امت مسلمہ کا امتیاز ہے جو تاریخ کے ہر عہد میں مسلسل جاری رہی ہے تخصص فی الدعوۃ والارشاد میں اس موضوع پر سیر حاصل گفتگو ہوئی ، مولانا زاہد الراشدی ، مولانا پروفیسر ڈاکٹر ساجد الرحمٰن صدیقی ، فاضل دار العلوم دیوبند مولانا پروفیسر احمد اقبال، مولانا ڈاکٹر محمد سعد صدیقی، مولانا مفتی ابوذر محی الدین نے شعبہ دعوۃ و ارشاد میں تمام اسباق پڑھائے جن اہم عنوانات پر گفتگو ہوئی وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

امید کی کرن

بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) قاری فیوض الرحمٰن جدون

جدوجہد اور علم و ہنر کا زیور قوموں کے وقار میں اضافے کا باعث ہوتا ہے اور علوم کے ایسے مراکز جن میں علوم عالیہ اور علوم آلیہ یعنی دینی وعصری علوم جمع کردیئے جائیں وہاں سے افراد کار تیار ہوتے ہیں جو ملک وملت کی خدمت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتے مجلس صوت الاسلام کی سرگرمیوں کا سن کر اور اس کے منتظمین سے مل کر دل سے دعا نکلی کہ اس دور میں یہ لوگ امید کی کرن ہیں جنہوں نے سوئی ہوئی استعداد اور خوابیدہ صلاحیتوں کو بیدار کرنے اور فطری وخداداد خوبیوں کو اُجاگر کرنے کے لیے نوجوان علماء فضلاء کو عمل کی دنیا میں باحوصلہ قدم رکھنے کی سچی امنگ دینے کا نہایت مستحسن پروگرام مرتب کیا اور ان علماء وفضلاء کی ذہنی، فکری اور عملی تربیت کا اچھوتا نظم کیا، جس کے تحت انہیں مختلف علمی وعملی پہلوؤں پر گرانقدر معلومات فراہم کی گئیں اور جہد وعمل کی مفید وروشن ڈگر دکھائی گئی۔

میرا قیاس ہے کہ "مجلس صوت الاسلام" کے ان کورسز میں جن ہونہار فضلاء نے شرکت کا موقع پایا ہے انہیں ضرور بالضرور آئندہ زندگی کے تمام مراحل میں ہمت وحوصلہ سے جینے کا ولولہ اور جذبہ ملا ہوگا۔ اگر انہوں نے حسن تدبیر کی حکمت عملی سے کام لیا اور مسلسل کوشش جاری رکھی تو ثریا کو زیر نگیں کر کے خالق ومخلوق دونوں کی نگاہوں میں محبوبیت کا مقام حاصل کر سکتے ہیں علامہ اقبال نے کیا خوب کہا ہے

محبت مجھے ان جوانوں سے ہے
ستاروں پر جو ڈالتے ہیں کمند

(1)...... فلاسفہ کے ہاں تخلیقِ انسان کا مقصد
(2)...... انبیاء کے نزدیک تخلیق انسان کا مقصد
(3)...... خلیفۃ اللہ کی شرائط وخصوصیات
(4)...... فلاسفہ اور مستشرقین کا نظریہ
(5)...... انسانی تخلیق کے مراحل ومدارج
(6)...... دین، ملت اور امت میں فرق
(7)...... دعوت دین کیا ہے
(8)...... اجزائے دعوت
(9)...... دعوت کا آغاز
(10)...... دعوت کے مراحل
(11)...... کامل پیغمبرانہ طریق دعوت
(12)...... مکی دور میں دعوت کی نوعیت
(13)...... مدنی دور میں دعوت کا طریقہ کار
(14)...... دعوت میں حکمت کی اہمیت
(15)...... علم وحکمت سے بھرپور نصیحت کی اہمیت
(16)...... دعوت واصلاح میں سختی کا نقصان
(17)...... دعوت واصلاح میں معاشرتی اہمیت کا احساس
(18)...... نزول قرآن
(19)...... کتابت قرآن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں
(20)...... کتابت قرآن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں
(21)...... جمع وتدوین قرآن دورِ عثمانی میں
(22)...... حدیث کی توضیح وتشریح
(23)...... تدوین حدیث
(24)...... تدوین حدیث پر اعتراضات کے مسکت جوابات
(25)...... حجیتِ حدیث
(26)...... شریعت اور فقہ کی وضاحت
(27)...... احکام شرعیہ کی اقسام
(28)...... خلافت وامامت کی تفصیل
(29)...... استشراق واستغراب کا مفہوم
(30)...... تاریخِ استشراق
(31)...... مشہور مستشرقین کا تعارف
(32)...... مستشرقین کے اغراض ومقاصد
(33)...... مستشرقین کے موضوعات
(34)...... مستشرقین کے اعتراضات کے تسلی بخش جوابات
(35)...... یہودیت وعیسائیت کا پس منظر
(36)...... بنی اسرائیل کے طبقات
(37)...... احکام عشرہ کی تشریح
(38)...... تورات کا تفصیلی تعارف
(39)...... بائبل کی مفصل وضاحت
(40)...... عیسائیت کی حقیقت

ہر عالم دین خود کو "کامل پیغمبرانہ طریق دعوت" کا علمبردار تصور کر کے امت کی رہنمائی کے لیے کمربستہ ہو

اسلامک بینکنگ کورس

کسی ملک کی معیشت واقتصادیات میں بینک کی ضرورت واہمیت واضح اور ظاہر ہے، بینک کے قیام کا مقصد ہی ملک کے معاشی و مالیاتی نظام کو سہارا دینا اور عوام الناس کے سرمایہ کو تحفظ دیکر اس کو بڑھانا اور روزگار کے مواقع فراہم کرنا ہے۔ چنانچہ بینک انہی اصولوں پر کاربند ہیں اور انہی اصولوں اور ضوابط کے تحت تمام بینک اپنا کاروباری سسٹم چلا رہے ہیں۔ مگر افسوس کہ بینکوں کے اصول وضوابط اور کاروبار کے طور وطریقے اس طور پر وضع کیئے گیے ہیں جو اسلامی تعلیمات اور شریعت اسلامیہ سے متصادم ہیں اور جن کا سارا دارومدار سودی لین دین پر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اُمت کا دیندار طبقہ بینکوں کے معاملات اور کاروبار میں ملوث ہونے سے حتی الوسع پہلوتہی کرتا ہے لیکن چونکہ بینک کی ضرورت واہمیت مسلم ہے اس بناء پر دور حاضر میں علماء کرام اور دینی سوچ رکھنے والے افراد نے بینکاری سسٹم کو سود سے پاک کرنے اور اس کو اسلامی سانچے میں ڈھالنے کیلئے کوششیں کی ہیں۔ جنکے مثبت نتائج بھی الحمدللہ برآمد ہوئے ہیں۔

اسلامک بینکنگ کی ضرورت واہمیت کے پیش نظر مجلس صوت الاسلام کراچی نے تربیت علماء کورس میں شریک نوجوان علماء کرام کے لئے دیگر اہم مضامین کے ساتھ اسلامک بینکنگ کو بھی بطور مضمون شامل نصاب کرلیا ہے چنانچہ سال 2009ء کو منعقدہ کورس میں اس مضمون کے لئے اسلامک بینکنگ کے حوالے سے وسیع مطالعہ اور تجربہ رکھنے والے معروف بینکار ڈاکٹر یوسف ابن الحسن کی خدمات حاصل کی گئی ہیں ڈاکٹر صاحب نے اسلامک بینکنگ اور اسلام کے معاشی و مالیاتی نظام کے حوالے سے مفصل لیکچرز پیش کیئے جن کا خلاصہ یہ ہے:

اسلام کا معاشی نظام

۱ اسلام کے معاشی نظام اور روایتی معاشی نظام میں فرق
۲ اسلام کے معاشی نظام کے خدوخال
۳ اسلام کے معاشی نظام میں سرمایہ کی اہمیت
۴ اسلام کے معاشی نظام کے اصول وضوابط
۵ معاشی نظام کی درستگی امن وامان کی ضمانت
۶ معاشی عدل وانصاف فلاحی معاشرے کی بنیاد
۷ اسلامی معاشی نظام کے معاشرے پر دوررس مثبت نتائج
۸ اسلامی معاشی نظام میں آجر اور اجیر کے حقوق
۹ اسلامی معاشی نظام میں ذخیرہ اندوزی کی ممانعت

اسلام کا مالیاتی نظام

۱ اسلام کے مالیاتی نظام اور روایتی مالیاتی نظام میں فرق
۲ اسلام کے مالیاتی نظام کا تاریخی پس منظر
۳ اسلام کے مالیاتی نظام کے بنیادی اصول
۴ مشارکہ، مضاربہ ومرابحہ
۵ نفع ونقصان میں شرکت
۶ معاہدہ کی حقیقت وحیثیت
۷ سود اور ربا کی تعریف
۸ اسلامی تعلیمات میں سود اور ربا کی حرمت ومذمت
۹ سود کی ممانعت کی حکمتیں

غیر سودی بینکاری اسلامی دنیا کے دل کی آواز ھے علماء کرام نے بڑی محنت اور کاوش کے بعد بلاسود بینکاری کا نظام وضع کیا ھے اور اکثر اسلامی ممالک میں رائج ھے۔ دنیا کی تباہ ھوتی معیشت کو اسلام کا نظام مالیات اور نظام معاشیات ھی سہارا دے سکتا ھے۔ غیر سودی بینکاری کے نظام کو سمجھنا بہت ضروری ھے

جغرافیہ

زمین کی سطح کے فطری احوال سے بحث کرنا اور ان احوال کے انسانی اخلاق وعادات اور اطوارِ معیشت پر مرتب ہونے والے اثرات کا بیان ''علم جغرافیہ'' کہلاتا ہے اس علم کی اہمیت نہ صرف آج کی ترقی یافتہ دنیا میں شدت سے محسوس کی جارہی ہے بلکہ زمانہ قدیم میں بھی اس کی حیثیت ممتاز رہی ہے۔

انسانی تہذیب وثقافت اور سیاست وتجارت وغیرہ جیسی بنیادی ضروریات سے واقفیت اس علم پر موقوف ہے اس علم کے بغیر کوئی بھی بین الاقوامی کردار جاندار نہیں بن سکتا۔ گویا یہ فن بین الاقوامی تعلقات اور قدیم وجدید عالمی واقعات جاننے کیلئے پُل کی مانند ہے، تاریخی واقعات اور بہت سے اہم دینی مسائل کا بھی اس فن سے بڑا گہرا تعلق ہے ''مجلس صوت الاسلام پاکستان'' کے زیر اہتمام تربیت علماء کورس میں جغرافیہ اہم موضوع کے طور پر شامل نصاب ہے۔ علم جغرافیہ کے جن اہم عنوانات پر تفصیلی بحث ہوئی اس کی ایک جھلک پیش نظر ہے۔

- ☆ قدیم جغرافیہ اور علم ہیئت کے اصول
- ☆ ہیئت العالم اور ہفت اقالیم کی تفصیل
- ☆ قدیم نقطہ نظر کی اغلاط کی نشاندہی
- ☆ اقلیم چہارم کی خصوصیات
- ☆ زمین کے اندر اور باہر غلافوں کا ذکر
- ☆ کرہ ہوائی کی حکمتیں
- ☆ زلزلوں، برف اور بارشوں کے سائنسی اسباب
- ☆ خط استوا، خط جدی اور خط سرطان کے مواقع
- ☆ سورج کا مدار
- ☆ موسموں کی تبدیلی کے اسباب
- ☆ موسموں کے حوالے سے مختلف خطوں کا احوال
- ☆ جنگلات کی کثرت کے اسباب ومقامات
- ☆ براعظموں کی جغرافیائی وسیاسی تقسیمات
- ☆ طول بلد اور عرض بلد کے خطوط کا بیان اور درمیانی فاصلے کی تفصیلات
- ☆ پانی اور خشکی کا تناسب، بڑے بڑے سمندروں اور براعظموں کی مساحت ومسافت
- ☆ جدید علم ھیت کی بنیادی اصطلاحات، نظام شمسی وکائنات میں کرۂ ارض کا محل وقوع اور اس کا انسانی زندگی کیلئے موزوں ہونا
- ☆ ہر براعظم کی الگ الگ تفصیل، وہاں کا رقبہ، آبادی، موسم، صحرائی ومیدانی علاقوں کی شرح وتعین، پہاڑی سلسلوں اور بلندیوں کی تفصیلی بحث
- ☆ ارض مقدسہ شام وفلسطین اور اس کے آس پاس کے علاقوں میں انبیاء علیہم السلام اور علماء وصوفیا کرام کی کثرت اور اسلام کی نشر واشاعت کا راز
- ☆ سردی وگرمی کے اسباب اور ان کے انسانی معاشرت واخلاق پر مرتب ہونے والے اثرات

صحافت کورس

اکیسوی صدی میڈیا کا دور کہلایا جاتا ہے دراصل میڈیا نے اس میں باقاعدہ صنعت کا درجہ اختیار کرلیا ہے اس اہمیت کے پیش نظر اسے کسی بھی ریاست کے چوتھے ستون کے طور پر شمار کیا جانے لگا ہے۔

اس تیز رفتار ترقی اور مشینی دور کی بدولت دنیا گلوبل ویلیج بن چکی ہے اس کی وجہ ذرائع ابلاغ کا نت نئے صورتوں میں ظہور پذیر ہونا ہے اور رفتارِ زمانہ کے ساتھ ساتھ الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا دونوں نے دنیا جہاں میں حیرت انگیز طور پر اپنا وجود منوایا ہے اور دورِ حاضر میں میڈیا کے ذریعے نیو جنریشن کی ذہن سازی، کردار سازی کے ساتھ ان کے افکار و خیالات اور احساسات کا رخ بدل دیا جاتا ہے اور میڈیا کے سہارے سے قومیں اپنی تہذیب وثقافت، نظریات واحساسات، عزائم وافکار کو دوسری اقوام تک پہنچا کر ان پر مسلط بھی کر رہی ہیں۔

اس دور میں میڈیا سے اعراض اور دوری عالم اسلام اور بالخصوص مذہبی طبقے کے لئے نقصان کا باعث ہوسکتا ہے، دور حاضر میں ذرائع ابلاغ کا استعمال اور اس فن کو سیکھنا علماء کرام کے لئے بہت ضروری ہوگیا ہے، اس لئے مجلس صوت الاسلام نے شعبۂ صحافت کو بطور خاص شامل نصاب کیا ہے اور شرکاء کورس کو فن صحافت کے درج ذیل اسباق پڑھائے گئے ہیں۔

پرنٹ میڈیا

☆ صحافت کیا ہے؟ علماء کے لئے صحافت سیکھنا کیوں ضروری ہے۔
☆ پرنٹ میڈیا کا ارتقاء اور دور حاضر میں اسکی ضرورت۔
☆ اردو تحریر سیکھنے کی اہمیت اور اس کے ذریعے اشاعت دین کی خدمت
☆ اردو گرامر، اردو قواعد انشاء، اردو تحریر کے رموز اوقاف، علامات وقف اور پیراگرافنگ

اخبار کا تعارف

☆ اخبار کیا ہے؟
☆ اخبار کی تعریف اور اس کی اقسام
☆ خبر نگاری کے انداز
☆ خبر کے عناصر
☆ پروف ریڈنگ کی عملی مشق اصول وضوابط کے مطابق
☆ خبروں کے حصول کے ذرائع

میڈیا سے اعراض اور دوری عالم اسلام اور بالخصوص مذہبی طبقے کے لئے نقصان کا باعث ہوسکتا ہے، دور حاضر میں ذرائع ابلاغ کا استعمال اور اس فن کو سیکھنا علماء کرام کے لئے بہت ضروری ہوگیا ہے،
مجلس صوت الاسلام نے شعبۂ صحافت کو بطور خاص شامل نصاب کیا ہے

☆ اخبار کی سرخیاں بنانے کا طریقہ

☆ روزنامہ اخبار کے مختلف شعبوں کا تعارف اور ان کے فرائض

عملی مشق

صحافت پر لیکچرز کے علاوہ عملی مشق کے وسیع مواقع فراہم کیے جاتے ہیں صحافت کورس کے شرکاء ہفت روزہ صدا اور ماہنامہ میگزین ''ایوان اسلام'' اور ''جریدہ اسلام'' میں عملی کام کرتے ہیں اور اخبار کے جملہ شعبوں میں عملی کام سے ان کی صلاحیتیں کھل کر سامنے آتی ہیں علاوہ ازیں مذہبی وسیاسی قائدین اور مقتدر شخصیات کے انٹرویوز لینے کے لئے کورس کے شرکاء کی ٹیمیں تشکیل دی جاتی ہیں۔

میگزین جرنلزم

☆ ہفت روزہ اور ماہنامہ میگزین کیسے تیار ہوتے ہیں

☆ طریقہ کار اور عملی مشق

☆ کالم نگاری اور مضمون نویسی

☆ فیچر نگاری

☆ انٹرویو کا فن اور تقاضے

☆ مقالہ نگاری

الیکٹرانک میڈیا

تربیت علماء کورس کے شرکاء کو اس کورس میں دور حاضر کے الیکٹرانک میڈیا کے تعارف پر مبنی متعدد لیکچرز کے علاوہ ریڈیو پاکستان اور معروف ٹی وی چینل A.R.Y پر پروگرام کرنے کا عملی موقع بھی ملاہے دونوں کی تفصیل ذیل میں پیش کی جاتی ہے۔

لیکچرز

☆ ابلاغ عامہ کی زبان

☆ الیکٹرانک میڈیا پر گفتگو کا اسلوب

☆ لیکچرز، ڈائیلاگ اور ڈی بیٹ کا انداز اور ضابطۂ اخلاق

☆ سامعین وناظرین کی ذہنی سطح کا لحاظ اور اس کے مطابق گفتگو

☆ کلام میں سلاست واختصار، آسان الفاظ اور جملوں کا استعمال

☆ عوام کے احساسات وجذبات کو سمجھنا اور قومی مفاد کو مدنظر رکھنا

☆ ذرائع ابلاغ پر گفتگو کا اہم عنصر مقصدیت

الیکٹرانک میڈیا پر عملی کام

ماہ ربیع الاول ۱۴۳۰ھ میں سیرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقدس عنوان پر ریڈیو پاکستان کے کراچی اسٹیشن سے 30 پروگرام پیش کئے گئے یہ تمام تقاریر تربیت

تربیت علماء کورس کے شعبۂ صحافت کا نیوز روم

علماء کورس کے شرکاء نے پیش کیں، عنوانات ریڈیو پاکستان کی انتظامیہ کی طرف سے دیئے گئے تھے۔ ریڈیو اسٹیشن جانے سے قبل تقاریر کی خوب تیاری کرائی گئی، تلفظ کی درستگی، بولنے کا اسلوب اور جملوں کی ادائیگی کی مشق کرائی گئی۔

یہ تقاریر قومی نشریاتی رابطے پر یکم تا پندرہ ربیع الاول روزانہ صبح وشام نشر ہوتے رہے ان پروگراموں کی تفصیل ریڈیو پاکستان کے میگزین میں شائع ہوئی ہے تقاریر کیلئے دو طرح کے عنوانات دیئے گئے تھے۔

ایک عنوان سلسلۂ تقاریر...... قرآن مجسم اور دوسرا عنوان سلسلۂ تقاریر...... وہی اول وہی آخر۔

اس کی مزید تفصیل صفحہ 48 پر بھی ملاحظہ فرمائیں۔

معاشیات کا نظام اور علماء

ڈاکٹر یوسف ابن الحسن

آج دنیا ایک ایسے عادلانہ نظام کی متلاشی ہے جو اپنے عادلانہ، منصفانہ اور غیر سرمایہ دارانہ اُصول کی بدولت دنیا کو اس معاشی و مالیاتی بحران سے نکال سکے اور دنیا کو سود سے پاک صاف وشفاف بینکاری سسٹم اور کاروباری نظام دے سکے۔ اور یقیناً وہ نظام اسلام کا معاشی و مالیاتی نظام ہے۔ جس میں ان تمام خرابیوں کا مداوا موجود ہے۔ ان حالات میں ضرورت اس امر کی ہے کہ امت مسلمہ باہمی مشاورت سے ایسے اداروں کا قیام عمل میں لائے جن اداروں میں عصر حاضر کے تقاضوں سے ہم آہنگ، معاشی و مالیاتی نظام کے حوالے سے کورسز کا اہتمام کیا جاسکے، جن سے فارغ التحصیل ہونے والے طلباء معاشی و مالیاتی میدان میں امت مسلمہ بلکہ پوری دنیا کی رہنمائی کرسکیں۔ مجلس صوت الاسلام نے انہی خطوط پر کام کا آغاز کرتے ہوئے دینی مدارس کے فضلاء کیلئے جدید علوم پر مشتمل کورسز کا آغاز کیا ہے جن میں ایک شعبہ ''اسلامک بینکنگ اور اسلامی معاشی و مالیاتی نظام'' کے عنوان سے کام کر رہا ہے امید ہے کہ ان کورسز کی بدولت ایسے علماء تیار ہوں گے جو دینی و مذہبی رہنمائی کے ساتھ ساتھ معاشی و مالیاتی نظام کے حوالے سے بھی امت مسلمہ کی رہنمائی کریں گے۔

تربیت علماء کورس کے شرکاء کو مختلف اوقات میں مطالعاتی ومشاہداتی دورے کرائے جاتے ہیں زیر نظر تصویر روزنامہ نوائے وقت کے دفتر کی ہے جہاں کے دورے کے دوران شرکاء کورس نوائے وقت کے اعلیٰ عہدیداران کے ساتھ محوِ گفتگو ہیں۔ شرکاء کورس نے روزنامہ نوائے وقت کے مختلف شعبوں کا معائنہ کیا اور باہم گفتگو ہوئی اور سوال وجواب کی نشست بھی ہوئی اس موقع پر اخبار کے ریذیڈنٹ ایڈیٹر معروف صحافی سعید خاور نے صحافت اور اس کے تقاضوں کے موضوع پر سیر حاصل روشنی ڈالی۔

ARY ٹیلی ویژن نیٹ ورک پر مکالمہ

تربیت علماء کورس کے 2 طلباء کی شرکت

مجلس صوت الاسلام اپنے نوجوان علماء کرام کے لئے الیکٹرانک میڈیا کے دوسرے بڑے ذریعے ٹیلی ویژن پر بھی عملی مشق کے مواقع فراہم کرتا ہے۔ چنانچہ اس سلسلے میں 17 اپریل 2009ء کو ملک کے معروف ٹی وی چینل (ARY) ٹیلی ویژن پر نظام تعلیم کے موضوع پر ایک مباحثہ کا اہتمام کیا گیا جس میں تربیت علماء کورس کے نوجوان علماء کرام نے بھی شرکت کی۔ قارئین کی دلچسپی کیلئے مذکورہ مکالمے کی تفصیل پیش کی جاتی ہے۔

☆ مکالمہ کا موضوع　نظام تعلیم

☆ تاریخ　17 اپریل 2009ء

☆ میزبان　جناب انیق احمد
نگران پروگرام "آغاز" اے، آر، وائی ٹیلی ویژن

☆ مکالمہ کے شرکاء

☆ مولانا سیف الرحمٰن　(تربیت علماء کورس)

☆ مولانا صغیر احمد　(تربیت علماء کورس)

☆ محمد کاشف　طالب علم ایم اے فائنل شیخ زید سینٹر کراچی

☆ مریم قیصر　طالبہ (انٹرنیشنل ریلیشن) جامعہ کراچی

☆ سوال: کیا ہمارے ملک کے نظام تعلیم سے آپ متفق ہیں؟

❁ مولانا سیف الرحمٰن (شریک تربیت علماء کورس) اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہتے ہیں:

"پہلی بات تو یہ ہے کہ نظام تعلیم ہی کسی ملک اور قوم کی ترقی کا ضامن ہوتا ہے جتنا اچھا اور وقت کے تقاضوں سے ہم آہنگ نظام تعلیم ہوگا تو ملک اور قوم ترقی کریں گے اسلام کا سب سے پہلا پیغام بھی "اقرأ" کی صورت میں نظام تعلیم ہے۔

مجھے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ ہمارے ملک میں ابتدا ہی سے چار طرح کے نظام تعلیم رائج ہیں:

۱) سرکاری اسکولز سسٹم

۲) پرائیویٹ اسکولز سسٹم

۳) اعلیٰ طبقے کیلئے امریکی و برطانوی اسکولز اے لیول اور او لیول سسٹم

۴) دینی مدارس

یہ چاروں طبقات اپنی اپنی سمتوں میں تنہا پرواز کر رہے ہیں جنکی کوئی سمت نہیں جن میں کوئی ہم آہنگی نہیں جنکی کوئی منزل متعین نہیں میں سمجھتا ہوں کہ ان طبقاتی نظام ہائے تعلیم کی منزل متعین نہ ہونے کی صورت میں ان سے ملک و قوم کو خاطر خواہ فائدہ نہیں پہنچ رہا کیا ہی اچھا ہو کہ ان تمام طبقات کی سمت اور منزل متعین ہو یکساں نظام تعلیم ہو جس کے اثرات سے ملکی ترقی کی راہ پر گامزن ہو اور ذریعہ تعلیم ایک ہی ہو اور وہ اردو ہو تو اس کے نتائج سو فیصد ہوں گے۔

❁ محمد کاشف اس سوال کا جواب دیتے ہیں۔

نظام تعلیم پر ہونے والے مکالمہ میں تربیت علماء کورس کے شرکاء کی گفتگو ہر طبقے میں پسند کی گئی

صحت مند سوچ صحت مند معاشرہ

مولانا محمد اسعد تھانوی

مجلس صوت الاسلام نے انتہائی مختصر وقت میں علمی، عملی، تہذیبی اور فکری اعتبار سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ وہ تہذیبوں کے تصادم، مذہبی منافرت کے اس زہر، معاشرتی بگاڑ کے اس کینسر اور نسلی امتیازات کے خلیج کو ختم کرنے کا عزم رکھتی ہے۔

معاشرے میں علماء کی حیثیت وہی ہوتی ہے جو انسانی جسم میں دل کی ہوتی ہے اس لئے علماء جب صحت مند سوچ اور معاشرے کے تقاضوں کے مطابق عمدہ استعداد اور پوری تیاری کے ساتھ میدان عمل میں نکلیں گے تو معاشرہ بہتری کی طرف بڑھے گا ورنہ معاشرہ بے شمار بیماریوں کا شکار ہو کر موت کے کنارے پہنچ جائے گا، صحت مند معاشرے کے قیام کے لئے مطلوبہ علوم کے حامل علماء کی تیاری آج کے دور میں بلاشبہ قابل تقلید کام ہے۔

"مولانا کی بات درست ہے مزید یہ کہ نصاب اور نظام مختلف ہونے کے سبب ادارے ترقی نہیں کر رہے اے لیول اور او لیول اداروں سے انگریزی کلچر اور تہذیب کو فروغ مل رہا ہے یہ ادارے مذہبی تعلیم سے بہت دور ہیں اس تفریق کو ختم کرنا چاہئے۔

☆ سوال: دینی مدارس کا نصاب مکمل ہے یا اس میں عصری علوم کو شامل کیا جائے؟

❁ مولانا سیف الرحمٰن جواب دیتے ہیں۔

"پاکستان میں دینی مدارس اپنی مدد آپ کے تحت بہت بڑا نیٹ ورک چلا رہے ہیں جہاں تک دینی تعلیم کا تعلق ہے تو اس لحاظ سے ان کا نظام تعلیم بہت عمدہ اور بہتر ہے اور دینی ضرورت کو پورا کرتا ہے جہاں تک عصری علوم کی شمولیت کا سوال ہے تو اگر آپ کی مراد اس سے یہ ہے کہ دینی مدارس سے بھی ایم بی بی ایس ڈاکٹرز نکلنے چاہئیں یا کیمیکل انجینئرز پیدا ہونے چاہئیں یا ان مدارس سے ہوائی جہاز کے پائلٹ آپ کو مطلوب ہیں تو فی الحال دینی مدارس کے پاس اتنے وسائل نہیں اور اگر عصری علوم سے بنیادی ضروری علوم مراد ہیں تو یہ کام دینی مدارس اب بھی کر رہے ہیں انگریزی، اردو، ریاضی، مطالعہ پاکستان، کمپیوٹر سائنس تو وفاق المدارس کے نصاب میں شامل ہے اس کے علاوہ اب تو مدارس اپنے وسائل کے مطابق وسیع پیمانے پر کام کر رہے ہیں ہمارے میڈیا کی نظروں سے دینی مدارس کی خدمات اور ملکی ترقی میں ان کا کردار اس لئے اوجھل ہے کہ مدارس کے خلاف مغربی میڈیا خطرناک مہم چلا رہا ہے ایسی صورتحال میں ملکی میڈیا کو مدارس کے مثبت پہلوؤں کو اجاگر کرنا چاہئے کیونکہ دینی مدارس ملک میں خواندگی بڑھانے کا بہت بڑا ذریعہ ہیں یہ اپنے وسائل سے ملک وملت کی خدمت کر رہے ہیں۔

☆ سوال: کیا ہمارے تعلیمی ادارے "تعلیمی ضروریات" کو پورا کر رہے ہیں؟

❁ محمد کاشف جواب دیتے ہیں۔

ہمارے عصری تعلیمی اداروں میں واقعی طبقاتی نظام فروغ پا چکا ہے اعلیٰ تعلیم غریب اور متوسط طبقے کی دسترس سے باہر ہے اور سرکاری ونجی اسکولوں میں تعلیم کا معیار نہیں جبکہ ہائی اسٹینڈرڈ اسکولوں میں خاص طور پر اے لیول اور او لیول میں انگریزی تہذیب اور کلچر نے نسل نو کو بہت خراب کر دیا ہے یہ ادارے دین اور مذہب سے دور ہیں۔

☆ سوال: مدارس خالص دینی تعلیم دیتے ہیں یا مسلکی طور پر ذہن سازی کرتے ہیں، بریلوی، دیوبندی، اہلحدیث بناتے ہیں؟

❁ مولانا صغیر احمد جواب دیتے ہیں۔

بنیادی طور پر مدارس کے قیام کا مقصد قرآن وسنت کی تعلیم کو فروغ دینا ہے اور وہ اسی پر کاربند ہیں، اسلام کے بنیادی اصول، عقائد، ضروریات، دین، عبادات، معاملات وغیرہ سب کے ہاں مشترک ہیں جن میں کوئی مسلکی تقسیم نہیں البتہ فروعات میں اختلاف رائے ہو سکتا ہے جس کو اختلاف رائے ہی کی حد تک رہنا چاہئے اور یہ کوئی بری بات نہیں اختلاف رائے زندہ معاشرے کا حصہ ہوتا ہے مگر فروعی اختلافات کو تنازعات کا ذریعہ بنانا قطعاً غلط ہے۔

☆ سوال: بحیثیت مسلمان ہمیں صرف عصری علوم حاصل کرنے چاہیں یا دینی تعلیم پر بھی توجہ دینی چاہئے اور ہمارے عصری تعلیمی ادارے دینی تعلیم پر کیا توجہ دے رہے ہیں؟

❁ مریم قیصر (طالبہ جامعہ کراچی) جواب دیتی ہیں۔

ہمیں دینی تعلیم اور دنیاوی تعلیم دونوں حاصل کرنی چاہئیں ہمارے عصری تعلیمی اداروں میں دینی تعلیم پر توجہ نہیں دی جاتی اور جس قدر توجہ دی جاتی ہے وہ دینی امور کی ضرورت کو پورا نہیں کرتی میں اپنے اندر اس کمی کو محسوس کرتی ہوں کہ دین کے بارے میں بچپن میں جو گھر پر تعلیم حاصل کی اس کے بعد تعلیمی ادارے میں کچھ بھی نہیں پڑھایا گیا جو بہت بڑی کمزوری ہے دنیاوی تعلیمی ادارے اپنے ہاں دینی تعلیم کو بھی اہمیت دیں۔

فنِ خطابت و اسلوبِ کلام

اللہ تعالیٰ نے انسان کو قوت بیان اور طاقت گویائی عطا کی ہے، جس کے ذریعے انسان اپنے مافی الضمیر کا اظہار احسن طریقے سے کرتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے جہاں دوسرے میدانوں میں اسلام کی نشر و اشاعت کا فریضہ سرانجام دیا اور کفار و مشرکین کا ڈٹ کر مقابلہ کیا، وہاں میدان خطابت میں بھی اپنے جوہر دکھا کر فصحاءِ وقت اور بُلغاءِ دوراں کو حیران و پریشان کر کے اُن کو سرِ تسلیم خم کرنے پر مجبور کر دیا۔ بلاشبہ قوت بیان اور خطابت عطیہ خداوندی ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے اندر مقام مدح میں اسکا ذکر فرمایا ہے اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرما کر کہ ''بعض بیان جادو کا اثر رکھتے ہیں'' بیان و خطابت کی ضرورت واہمیت پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔ بیان و خطابت کی ضرورت واہمیت کے پیش نظر مجلس صوت الاسلام پاکستان نے تربیت علماء کورس کے شرکاء کے لئے ''فن خطابت و اسلوب کلام'' کے عنوان سے اس مضمون کو بطور خاص شامل نصاب کر دیا ہے۔

سال 2009ء کے منعقدہ کورس میں اس مضمون کے حوالے سے سیر حاصل لیکچرز ہوئے جن کی تفصیل یہ ہے۔

خطابت کی تاریخ :

۱) بیان وخطابت کی تعریف وحقیقت ۲) بیان وخطابت کی ضرورت واہمیت

۳) فن خطابت کی تاریخ اور نامور خطباء

۴) حضور ﷺ اور صحابہ کرام کی فصاحت وخطابت

۵) اکابر علماء دیوبند اور فنِ خطابت

۶) ہمارے دینی مدارس اور فن خطابت کی مشق

خطابت کے عناصر :

☆ بے ریا کردار ☆ اخلاص فی العمل ☆ شخصی وجاہت
☆ نستعلیق اشارات ☆ بے عیب آواز ☆ موقع شناسی
☆ ہمت و پامردی ☆ بلند نصب العین ☆ صداقت شعاری
☆ باخبر ذہن ☆ طلاقت لسانی ☆ صحیح تلفظ
☆ برجستہ گوئی ☆ وحدت مقصد ☆ فہم عامہ ومہارت تامہ

اجزائے خطابت:

تقریری مقابلوں میں دوران خطابت متصفین حضرات چند چیزوں کا خیال رکھتے ہیں جن کی رعایت رکھنا ایک خطیب ومقرر کو کامیابی سے ہمکنار کرتا ہے ان چیزوں کو خطابت کے اجزائے ترکیبی کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے اگر تقریری مقابلے کے میدان میں کسی مقرر اور خطیب کو کودنا پڑ جائے تو کن امور کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ ذیل میں ان اجزائے ترکیبی کو تناسب کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے تاکہ مقابلے کے میدان میں مقررین وخطباء حضرات ان کا خیال رکھیں اور کامیابی کی کلید ان کے ہاتھ آئے۔

☆ آواز	10فیصد	☆ سلاست	10فیصد
☆ اسلوب	10فیصد	☆ اظہار	10فیصد
☆ استدلال	10فیصد	☆ متانت	10فیصد
☆ ظرافت	10فیصد	☆ اشارات	05فیصد
☆ تکنیک	05فیصد	☆ تجربہ	10فیصد
☆ تمثیلات	05فیصد	☆ انفرادیت	05فیصد

انگلش لینگویج

عصرِ حاضر کے تقاضوں کو ملحوظِ نظر رکھتے ہوئے مجلس صوت الاسلام پاکستان نے شرکاءِ تربیت علماء کورس کے لئے انگلش لینگویج کورس کا باقاعدہ آغاز کیا ہے اس شعبے میں جدید دور کی دیگر زبانوں کی طرح انگریزی زبان کو خصوصی توجہ کے ساتھ پڑھایا جاتا ہے دراصل انگریزی نے ضرورت زندگی کے تمام شعبوں میں وہ مقام حاصل کیا ہے کہ جس کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ چنانچہ تجارتی و صنعتی معاملات سے لے کر دفتری و پروفیشنل امور تک سارا سسٹم انگریزی میں ہے اور اس سوسائٹی میں انگلش بولنے والے کا پراگرس لیول بڑھتا ہے اور انگریزی سوسائٹی کو گروم کرتی ہے۔

ان تمام شعبوں میں انگلش کی ضرورت اور بولنے کی اہمیت کے پیشِ نظر شرکاءِ کورس کو کچھ اس طرز اسلوب سے انگلش لینگویج کرایا جاتا ہے۔

- ☆ آکسفورڈ انگلش بکس ریڈنگ
- ☆ ٹینسز اینڈ اسٹرکچر رائٹنگ
- ☆ آکسفورڈ ٹیکسٹ بک کیسٹ لسننگ
- ☆ کنورسیشن اینڈ کمیونیکیشن اسکلز بڑھانے کیلئے ٹاکنگ
- ☆ پروفیشنلزم میں انگلش کا کردار
- ☆ ہیزیٹیشن کا خاتمہ، ٹروپوٹینشل اور دیگر مکمل گائیڈنس

کمپیوٹر سائنس

مجلس صوت الاسلام پاکستان کے زیر انتظام تربیت علماء کورس میں ایک ڈیپارٹمنٹ کمپیوٹر سائنس کا ہے یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ کمپیوٹر دورِ حاضر کی سب سے بڑی ایجاد اور ابلاغ کا سب سے اہم و مؤثر ترین ذریعہ ہے چنانچہ اس کورس میں علماء کرام کو تھیوری کے علاوہ درج ذیل کمپیوٹر پروگرامز سکھائے جاتے ہیں۔

- ☆ ایم ایس آفس ☆ ایم ایس ورڈ
- ☆ ایم ایس ایکسل ☆ ایم ایس پاور پوائنٹ
- ☆ انٹرنیٹ ☆ ان پیج اردو مکمل
- ☆ ایڈوب فوٹوشاپ ☆ کورل ڈرا
- ☆ انسٹالیشن، کنفگریشن، ٹراوبل شوٹنگ، مکمل نیٹ ورکنگ

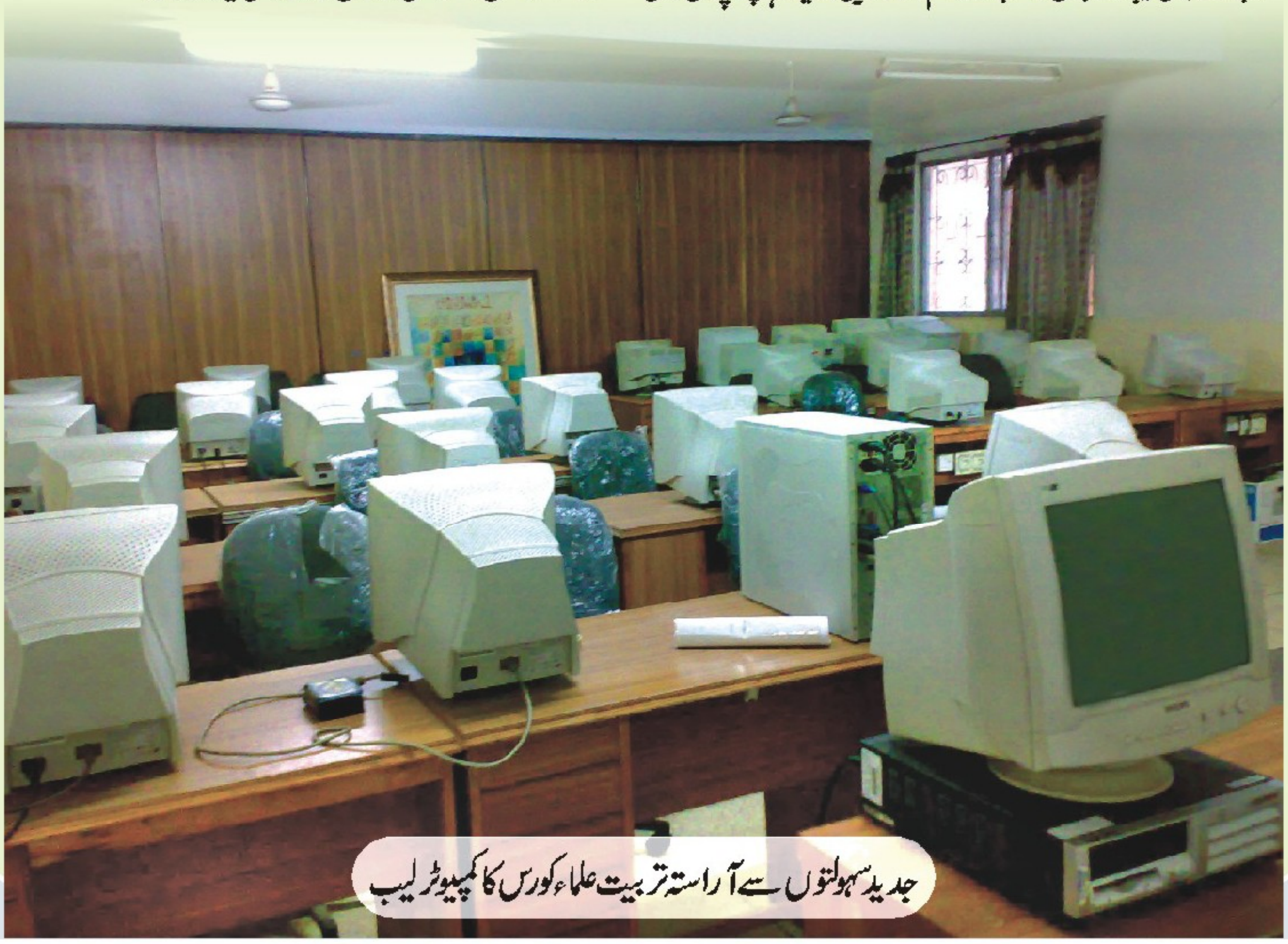

جدید سہولتوں سے آراستہ تربیت علماء کورس کا کمپیوٹر لیب

تربیتی نرسری

ڈاکٹر عامر لیاقت حسین

آپ یقین کیجئے عوام کی بڑی توقعات علماء سے وابستہ ہیں۔ معاشرے میں جو انتشار، پریشانی اور تکلیف ہے اور اغیار نے فتنوں کی جو آگ لگا رکھی ہے اس کے خلاف ایک منظم طریقہ کار کے ساتھ کھڑا ہونا معاشرے کا آپ سے مطالبہ اور تقاضا ہے۔

آپ کو یقین ہونا چاہئے کہ فتح اسلام کی ہے اور اس میں قائدانہ کردار علماء کا ہے ہمیں دنیا بھر میں گھوم کر اندازہ ہوا کہ عوام علماء پر ہی اعتماد کرتے ہیں۔ علماء کے خلاف کتنا بھی پروپیگنڈہ ہو اور ان سے دور کرنے کی مہم چلائی جائے مگر عام انسان بھی اعتماد علماء کی بات پر کرتا ہے۔

مجلس صوت الاسلام نے علماء کو دین کی اشاعت کے عملی میدان میں کامیابی کے لیے ایک زبردست پروگرام ترتیب دیا ہے جو ایک تربیتی نرسری ہے یہاں سے مختلف نوعیّتوں کے پھول کھل کر معاشرے میں اپنی خوشبو پھیلائیں گے۔

عربی بول چال

یہ حقیقت ہے کہ دنیا بھر کی متداول زبانوں میں عربی ایک منفرد حیثیت رکھتی ہے اسے بیک وقت قومی، بین الاقوامی اور مذہبی زبان ہونے کا شرف حاصل ہے۔

دینی علمی اور جغرافیائی لحاظ سے بھی برصغیر میں بسنے والوں کے لئے عربی سیکھنا ضروری ہے کیونکہ عرب ممالک ہمارے پڑوس میں ہیں جنکی زبان عربی ہے اگر عربی زبان پر مہارت ہوگی تو قرآن وحدیث کے مطالعے میں بھی وہی چاشنی اور لطف محسوس کرے گا جو اردو ادب کی بہترین کتاب کے پڑھنے میں محسوس ہوتا ہے۔

عربی زبان اپنی فقید المثال فصاحت و بلاغت، وسعت ہمہ گیری اور ملتِ اسلامیہ کے تاریخی ورثے کے تحفظ کی آئینہ دار ہونے کے ناطے کوئی دینی اور تعلیمی ادارہ اسکی ترویج واشاعت اور تعلیم و تعلم سے مستغنی نہیں رہ سکتا، اس لئے دینی مدارس میں عربی بول چال پر خصوصی توجہ ناگزیر ہے اس کے ساتھ ساتھ عربی کو انٹرنیشنل زبان تسلیم کرانے میں علماء اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔

ماشاء اللہ اس کورس میں سعودی عرب کا نصاب پڑھایا جاتا ہے جس میں ''العربیۃ بین یدیک'' نامی کتاب سرفہرست ہے اور ساتھ ساتھ شرکاء درس کے مابین مفید مکالمے کرائے جاتے ہیں اور دلچسپ مذاکرے ہوتے ہیں۔

تالیف وتصنیف

دنیا جتنی بھی ترقی کر جائے ذرائع ابلاغ جس رخ میں بھی ظاہر ہوں مگر ''کتاب'' نام ہی اتنا پیارا ہے کہ اسکی اہمیت کسی دور میں کم نہیں ہوئی اور نہ ہوگی ابلاغ وتشہیر کے ذرائع میں ان کے اصل ''تحریر، قلم اور کتاب'' کو نکالا نہیں جا سکتا بلکہ اس دور میں طباعت واشاعت کے شعبے میں بھی بہت ترقی ہوئی ہے اور پریس کی ترقی یافتہ صورتیں سامنے آئی ہیں ایسی صورت میں ''طباعت واشاعت'' اور ''تالیف وتصنیف'' کے ذریعے اسلام کی اشاعت وتبلیغ کا کام زیادہ کیا جا سکتا ہے۔

مجلس صوت الاسلام کے زیر اہتمام ''تربیت علماء کورس'' کے شرکاء کو تالیف و تصنیف کے جملہ شعبوں سے متعلق بنیادی معلومات مثلاً

- ☆ موضوع کا انتخاب ☆ تصنیف کے اصول
- ☆ ابواب کی ترتیب ☆ تالیف وتصنیف میں فرق
- ☆ ترجمہ نگاری ☆ مترجم کیلئے اصول
- ☆ تصحیح کے مراحل اور طریقہ کار ☆ تخریج وحوالہ جات کا قاعدہ
- ☆ کاپی رائٹ سمیت پریس کے معاملات اور طریقہ کار کی جانب مکمل رہنمائی فراہم کی گئی تا کہ عملی میدان میں جانے والوں کو ہر میدان میں اعتماد کی دولت حاصل ہو جائے۔

عزّت افزائی کا شکریہ

تاثرات شرکاءِ کورس

آتشِ ذوق

تیزی سے بدلتے ہوئے حالات کا مقابلہ کرنے اور فکری ونظریاتی پختگی کے لئے ایسے کورسز کا انعقاد ناگزیر ہے ان جدید علوم سے لیس ہونے والے وارثان علوم نبوت انشاءاللہ معاشرے میں طاغوتی نظام کے سموئے ہوئے زہر کے لئے تریاق ثابت ہوں گے۔ جدید دنیا کی دینوی امور میں شرعی رہنمائی کی اہلیت سے بہرہ یاب ہوں گے جو موجودہ معاشرے کے اخلاقی زوال، گرتی ہوئی تہذیب اور فضاؤں میں پنپتی ہوئی بے حیائی وفحاشی کے سامنے بند باندھیں گے......کوئی قلم وقرطاس کی وادیوں میں گامزن ہو گا......کوئی منبر ومحراب کی زینت بنے گا......کوئی علم وعرفان کی کان ہوگا......کوئی اغیار کی ریشہ دوانیوں کو طشتِ ازبام کرے گا...... کسی کے قلب وجگر میں امت کا درد، تڑپ اور غم ہوگا......کوئی شمع رسالت پر دیوانہ وار قربان ہوگا......کوئی توحید کا ڈنکا بجانے کے لئے کوچہ کوچہ، گلی گلی، در در پھرے گا......کوئی اپنی روحانیت سے اطراف واکناف کو مہکائے گا......کوئی ابدی روشنی سے پورے عالم کو چمکائے گا......اور ایسا کیوں نہ ہو؟؟

کیونکہ یہاں تو خوشبو کے دل نواز جھونکوں سے افکار کو وسعت ...... جذبوں کو ہمت ...... قلوب کو مودت...... دماغ کو نفاست...... اذہان کو صلاحیت...... ثریا کو زیرنگیں کرنے کا عزم ...... کاوشوں کو مہمیز ...... استعداد کو نکھار...... علوم نبوت کی اشاعت کا حوصلہ...... کچھ کر گزرنے کا جذبہ...... دین اسلام کی خدمت کا دلولہ......ھل من مزید کا زمزمہ...... تعلیم وتربیت کے میدان میں زبان وقلم سے اور اپنی علمی وعملی صلاحیتوں سے مصلحانہ وقائدانہ کردار ادا کرنے کا عزم......معاشرے میں نافع کردار ادا کرنے کا جوش ملا......

اور یہاں ایسا ہنر سکھایا جاتا ہے جو معاشرے کی نبض پر ہاتھ رکھ کر مرض کی تشخیص اور دوا کا اہتمام کرے۔

صوت الاسلام کے ہر استاد اور لیکچرار ”ہر گل را رنگ وبوئے دیگر است“ کے مصداق ہیں۔ انہوں نے فکری ونظریاتی دروس سے ہمارے جمود کو توڑ ڈالا......ہمیں ذوق وشوق سے نوازا......ہمیں یہ دعوتِ فکر دی کہ آپ مایوسیوں کی تنگ وتاریک گزرگاہوں سے نکل کر امیدوں کی وسیع وادیوں میں جا بسیں......ہمیں یہ پیغام دیا کہ آپ مسلسل محنت ولگن سے آخری زینے تک پہنچ سکتے ہیں......انہوں نے ہمارے اندر ایک تحریک پیدا کی...... ہماری سوئی ہوئی استعداد اور خوابیدہ صلاحیتوں کو بیدار کرنے میں مرکزی کردار ادا کیا اور ہمیں یہ باور کرایا کہ اے شاہینو! آپ کے اندر آسمانوں کی بلندیوں کو چھونے کی طاقت وصلاحیت موجود ہے آپ صرف ایک پہاڑی کو عبور کرنے پر اکتفا نہ کریں بلکہ مزید چڑھتے چلے جائیں......آگے بڑھتے چلے جائیں اور کامیابی و کامرانی حاصل کرتے چلے جائیں۔

نہیں تیرا نشیمن قصر سلطانی کے گنبد پر
تو شاہین ہے بسیرا کر پہاڑوں کی چٹانوں پر

ریاض الرحمٰن کوھاٹی

میں سمجھتا ہوں اگر ہمارے قلوب میں یہی آتش ذوق بھڑکتی رہے......سلگتی رہے ......دہکتی رہے......تو یہ بڑی غنیمت...... عظیم سعادت......اور لازوال نعمت ہے جو ہمیں صوت الاسلام پاکستان کے صدقے ملی لہٰذا بڑی ناسپاسی ہوگی اگر ہم صوت الاسلام پاکستان کے ارباب ودانش، معاونین، منتظمین کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش نہ کریں اور ہم انکے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے حسنِ عمل اور حسنِ انتظام کا عمدہ مظاہرہ کیا، رب کریم انکی مساعئ جمیلہ اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرمائے ان کو اس عملِ جلیل پر اجرِ جزیل عطا فرمائے اور دین اسلام کی حفاظت واشاعت کی مزید توفیق عطا فرمائے (آمین)

بہترین کورس بہترین ماحول بہترین اساتذہ کرام

مطیع اللہ امین

اس میں دو رائے نہیں کہ دینی مدارس کے فاضل علماء کرام بہترین صلاحیتوں اور تخلیقی اذہان کے مالک ہوتے ہیں اور کسی بھی میدان میں کارہائے نمایاں سرانجام دینے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ ان نوجوان علماء کرام کو فراغت کے بعد ایک رُخ دیکر اور ایک پلیٹ فارم مہیا کر کے عملی میدان میں اتارا جائے تا کہ انہیں اپنی خداداد صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کا موقع مل جائے مجلس صوت الاسلام انہی مقاصد کے حصول کے لیے کوشاں ہے اس سلسلے میں نوجوان علماء کرام کے لیے اسپیشل کورسز تشکیل دیئے گئے ہیں سال 2009ء کے کورس میں بندہ بھی شریک رہا یہ ایک بہترین کورس تھا۔

پھر کورس کے لیے جو ماحول فراہم کیا گیا وہ دوستانہ برادرانہ اور برداشت کے اصولوں پر قائم ایک بہترین ماحول تھا، اس کے علاوہ کورس کے لیے جن اساتذہ کرام کا انتخاب کیا گیا وہ بھی ایک بہترین انتخاب تھا، یقیناً ہر اُستاد نے انتھک محنت کر کے شرکاء کورس کی صلاحیتوں اور معلومات میں اضافہ کیا۔

☆ ڈاکٹر محمد سعد صدیقی کی نفیس گفتگو اور امت مسلمہ کے مذہبی مسائل پر انکی گہری نظر

☆ ڈاکٹر ساجد الرحمٰن صدیقی کا وسیع مطالعہ اور تاریخی حوالوں سے مزین لیکچرز۔

☆ پروفیسر عزیز احمد فاروقی کی دلچسپ ناصحانہ تنقید اور مختلف بین الاقوامی زبانوں میں انکی بے پناہ مہارت۔

☆ مفتی حبیب اللہ شیخ کا دلچسپ مناظرانہ انداز گفتگو اور علوم قرآن پر ان کی قابل رشک دسترس

☆ مولانا شفیق احمد خان بستوی کا دلنشین انداز تکلم اور اردو و عربی ادب میں اُن کا بلند پایہ مقام

☆ مفتی محمد اور یس سومرو کی علمی نکات سے بھری گفتگو اور علوم و فنون پڑھانے کا بہترین ملکہ

☆ ڈاکٹر یوسف ابن الحسن کا بہترین افہامی انداز اور اسلامی نظام معیشت و مالیات کے بارے میں ان کی مہارت اور وسیع تجربہ اور مولانا جمیل الرحمٰن فاروقی کا درد اور تڑپ پیدا کرنے والا اندازِ گفتگو، بہترین تخلیقی صلاحیت اور صحافت و میڈیا کے بارے میں اُن کا سیر حاصل تجربہ اور معلومات یہ سب وہ عوامل و محرکات تھے جنہوں نے اس کورس کی افادیت اور حسن و جمال کو چار چاند لگا دیئے۔ اور پھر ملک کے اطراف اور بیرون ملک سے مدعو کیئے گئے علماء کرام، دانشوروں اور پروفیسرز حضرات کے مشاہداتی، مطالعاتی اور معلوماتی لیکچرز تو ہمارے لئے انہونی چیز تھے جن سے ہمیں بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کاوشوں کو قبول فرمائیں اور ہم سب کی نجات کا ذریعہ بنائیں۔ آمین

شفقت علی خان

عزم سفر

زمانہ طالب علمی خوشگوار یادوں کے ساتھ اختتام پذیر ہو رہا ہے۔ یہ زمانہ بڑا پر کیف ہوتا ہے۔ طالب علم اس زمانہ میں دنیا سے بے خبر رہتا ہے۔ ذہن محدود پیمانے پر کام کرتا ہے۔ "صوت الاسلام کے اسپیشل کورسز" نے ذہنوں کو وسیع کر دیا ہماری "سوچوں" کو نئی راہیں دیں۔ مختلف علمائے کرام کے لیکچرز نے انقلابی ذہن کے ساتھ کام کرنے کا جذبہ پیدا کر دیا اس کورس کے بعد ہم نے مصمم ارادہ کر لیا کہ زندگی کے ہر شعبے میں دین اور مسلمانوں کی وقت کی ضرورت کے مطابق خدمت کی جائے گی۔ یہ کورس علامہ اقبال کے اس عزم کے عین مصداق ہے۔

پرے ہے چرخ نیلی فام سے منزل مسلمان کی
ستارے جس کی گرد راہ ہوں وہ کارواں تو ہے
جوانو! آرہی ہیں یہ صدائیں آبشاروں سے
چٹانیں چور ہوجائیں جو ہو عزم سفر پیدا

اهم مضامین شامل نصاب هیں

تربیت علماء کورس کے نصاب کو جید علماء کے مشوروں سے تیار کیا گیا ہے اور انہوں نے اس کورس کے اندر ایسے مضامین کو شامل کیا ہے کہ جو آج کل کے علماء کے لئے عملی میدان میں معاون ہیں۔ جیسے صحافت، اردو ادب، عربی ادب، تاریخ اسلام، مستشرقین کے نظریات، حجۃ اللہ البالغہ وغیرہ ان سارے علوم کی معرفت آج کل کے علماء کے لئے بہت ضروری ہے اور علماء کرام ان علوم میں مہارت حاصل کر کے دین کی خدمت احسن طریقے سے انجام دے سکتے ہیں۔

مراد علی

جستجو کا میدان

آج کل تقریباً ہر طالب علم یہ خواہش رکھتا ہے کہ دینی علوم کے ساتھ عصری علوم اور جدید دنیا سے آگہی حاصل کی جائے لیکن جب اس ارادے کو عملی جامہ پہنانے کے بارے میں سوچتا ہے تو اس کی راہ میں طرح طرح کی رکاوٹیں دیکھ کر اس کا یہ عزم حسرت میں تبدیل ہوجاتا ہے۔ ہمارے ساتھ بھی یہی ہوا۔
باوجود شوق کے کوئی حل دکھائی نہیں دیا۔ لیکن اپنی جستجو جاری رکھی حتیٰ کہ ہمارے علم میں آیا کہ مجلس صوت الاسلام نے طلبہ کو جدید علوم سے روشناس اور فکری و نظریاتی پختگی فراہم کرنے کے سلسلے میں ایک کورس کا آغاز کیا ہے۔ لہٰذا میں نے اس موقع کو غنیمت سمجھ کر داخلے کی کوشش کی اور الحمدللہ داخلہ مل گیا۔

محمد ذاکر

کم وقت میں زیادہ فوائد حاصل کیے

کورس کے مضامین موجودہ حالات کے مطابق بہت اہم ہیں۔ لیکن ان مضامین کو صحیح طریقے سے پڑھنے کے لئے زیادہ وقت چاہئے۔
البتہ اس قلیل وقت میں بھی ہمیں یہ فائدہ ہوا کہ ان مضامین کی طرف ہماری رہنمائی ہوگئی۔ اور ان کی عظمت اور اہمیت ہمارے دلوں میں بیٹھ گئی مثلاً عربی بول چال کا شوق ہمارے دلوں میں تھا مگر رہنمائی نہ ہونے کی وجہ سے ہم اس عظیم نعمت سے محروم تھے۔

ولی اللہ

دینی و دنیاوی علوم کا حسین امتزاج

مجلس صوت الاسلام کے زیر انتظام تربیت علماء کورس کے لئے جن موضوعات کا انتخاب کیا گیا ہے ان کی اہمیت ابتداہی میں چند کلاسز میں نمایاں ہو گئی تھی بلاشبہ یہ دینی اور دنیاوی علوم کا ایک حسین امتزاج ہے۔
اس ادارے کے تحت جو پروگرامات منعقد ہوتے ہیں اور جتنے علوم وفنون پڑھائے جاتے ہیں ان کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ جدید علوم وفنون سے آگہی حاصل کی جائے اور پھر اس کے ذریعے دور حاضر میں اسلام اور عالم اسلام کو درپیش چیلنجز کا حل تلاش کیا جائے اور پھر ان چیلنجز کا مقابلہ کیا جائے اور اصل ٹارگٹ یہ ہے کہ صحیح خطوط پر علماء کی تربیت کی جائے تاکہ یہی علماء یہاں سے تیار ہو کر علم وحکمت اور شعور کے زیور سے آراستہ ہو کر معاشرے میں ایک بلند اور تعمیری کردار ادا کریں اور معاشرے سے افراتفری، انتشار اور کنفیوژن ختم کردیں اور امت مسلمہ کو وحدت کی لڑی میں پرودیں۔

فتح الباری سواتی

جمال ہم نشیں درمن اثر کرد

مجلس صوت الاسلام پاکستان کے زیر اہتمام "تربیت علماء کورس" میں شامل یہ دوسرا گروپ جس میں شریک نوجوان علماء کرام ملک کے چاروں صوبوں کی نمائندگی کر رہے ہیں۔
اس ایک سالہ تربیتی کورس نے ہمیں کیا دیا؟ اور راقم السطور نے کیا حاصل کیا؟
اس کا مختصر تذکرہ ضروری سمجھتا ہوں۔

☆ اس کورس نے ہمیں عصرِ حاضر کے تقاضوں کو سمجھ کر اس کے مطابق حکمت عملی کے ساتھ تبلیغی سرگرمیاں جاری رکھنے کا طرز اور اسلوب سکھایا۔

☆ اس پرفتن، پرآشوب اور کٹھن دور میں دکھی انسانیت کی خدمت اور قائدانہ کردار کے ساتھ معاشرے کی اصلاح وتربیت کی صلاحیت اجاگر کی۔

☆ صوت الاسلام کے فورم نے ہمیں الیکٹرانک میڈیا اور پرنٹ میڈیا کی افادیت سے روشناس کرایا اور میڈیا کے مختلف ذرائع کو دین کی تبلیغ و اشاعت اور منفی پروپیگنڈے کے دفاع کے لئے استعمال کا عزم اور خدمتِ دین کا ڈھنگ سکھایا۔

☆ عالم اسلام کو درپیش نت نئے مسائل اور فتنوں سے آگاہی، ان کے سدِ باب کے لئے حکمتِ عملی، فرق ہائے باطلہ کا علمی وفکری تعاقب، مستشرقین کے اعتراضات اور ان کے مدلل جوابات تجدد پسندوں کے افکار فاسدہ کا بطلان اور نام نہاد دانشوروں کے جھوٹے عزائم کے خلاف اسلامی جذبہ اور شعور بیدار کیا۔

☆ اس تربیتی فورم نے ہمیں تعمیر کردار اور تعمیر شخصیت کے ساتھ سوسائٹی میں نسل نو کی کردار سازی میں مکمل رہنمائی کا طریقہ بتایا۔

☆ اس کورس میں ماہرینِ علوم وفنون علماء کرام، مذہبی رہنماؤں اور سینئر صحافیوں کے اسلوبِ کلام سے اور فنِ خطابت کے اندازِ بیان سے زندگی کو ایک نیا رخ ملا۔

عبدالباسط غذری

ذہنی انقلاب برپا ہوا

مجلس صوت الاسلام پاکستان کے زیر اہتمام ہونے والے ایک سالہ تربیت علماء کورس نے زندگی کی کایا پلٹ دی۔ جدید اسلوب کے مطابق ترتیب دیئے گئے مضامین، ماہر اساتذہ کرام، پروفیسر حضرات کے لیکچرز اور مختلف موضوعات پر سیر حاصل گفتگو سے بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا۔

عام طور پر فضلاء کرام کیلئے فارغ ہونے کے بعد مختلف قسم کے تخصصات مثلاً تخصص فی الفقہ، تخصص فی الحدیث اور دیگر علوم میں مہارت حاصل کرنے کیلئے ایک محدود دائرے میں ان موضوعات پر تحقیق کی جاتی ہے لیکن ایک ایسا کورس جو نہایت جامع ہو اور اس میں عصر حاضر کی ضرورتوں اور تقاضوں کے مطابق نوجوان فضلاء کرام کو ایک علمی ماحول فراہم کرنا، عالم اسلام کو درپیش مسائل اور چیلنجز کیلئے اپنے آپ کو تیار کرنا، اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ہونے والے پروپیگنڈے کا بھرپور جواب دینا، ملکی و مذہبی مسائل کو سمجھنا اور دیگر بے شمار فکری اور عملی طور پر، ذہنی اور جسمانی سرگرمیوں سے روشناس کرانا۔

یہ سعادت صرف اور صرف مجلس صوت الاسلام کے حصے میں آئی ہے اور مجلس صوت الاسلام کی انتظامیہ نے طویل غور و خوض اور مشوروں کے بعد یہ کورس مرتب کیا۔ اس کورس کی بہت خوبیاں ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس کی سب سے بڑی کامیابی یہ ہے کہ ایک ذہنی انقلاب برپا ہوا۔

سیف الرحمٰن

صحافت سے زیادہ فائدہ ہوا

الحمدللہ ہر لحاظ سے اس کورس کو مفید پایا اس کورس میں شامل ہر ایک مضمون سے بندہ کو بے انتہاء فوائد حاصل ہوئے۔ سب سے بڑھ کر یہ ہے پہلے اخبارات و میڈیا کا صرف نام سن رکھا تھا آج عملی طور پر ملک کے ایک بہت بڑے قومی روزنامے (روزنامہ امت) میں خدمات انجام دے رہا ہوں جس سے نہ صرف مجھے مالی و معاشی فوائد حاصل ہوئے بلکہ ملکی و عالمی سیاست سے بھی کسی نہ کسی درجے میں واقفیت حاصل ہوئی۔ عملی میدان بہت وسیع معلوم ہونے لگا تو عملی میدان میں قدم رکھ کر بندے نے میڈیا میں کام شروع کیا۔

اور اس کورس کی وجہ سے وسعت نظری پیدا ہوگئی۔ پہلے احساس ذمہ داری اتنی نہیں تھی جتنی اب ہوگئی۔

مختصر یہ کہ بندہ کو اتنے فوائد حاصل ہوئے جن کو احاطہ تحریر میں لانا مشکل ہے اس کا کریڈٹ صوت الاسلام کو جاتا ہے اللہ ان حضرات کو اجر عظیم عطا فرمائے۔

ضیاء الرحمٰن بن موسیٰ یوسف

نئی راہیں تلاش کرنے کا حوصلہ ملا

اس کورس میں ہمیں جدید علوم و فنون پڑھنے کا موقع ملا۔ احساس کمتری کا خاتمہ ہوا اپنی ذات سے باہر نکل کر سوچنا شروع کیا۔ ملکی اور عالمی حالات سے آگاہی ہوئی۔ معاشرہ کی الجھی ہوئی راہوں کو سلجھن دینے کا ڈھنگ سیکھا۔ سیاسیات، معاشیات، صحافت، معاشرتی و سماجی فلاح و بہبود کے بنیادی رموز سے آشنائی ہوئی نامور علماء کرام، مشہور و معروف دانشوروں، اسکالروں اور صحافیوں سے استفادہ کا موقع ملا۔

مجھے امید ہے کہ مجلس صوت الاسلام کی یہ کوشش علماء و عوام کے مابین خلیج کو ختم کرنے اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے معین و مددثابت ہوگی۔

کفایت اللہ ہاشم

غفلت میں تھا جاگ گیا

مجلس صوت الاسلام کے زیر اہتمام تربیت علماء کورس علم و عمل کی ایک ایسی دنیا ہے جہاں ان کے وقار اور وزن ہی سے نہیں بلکہ ان کے ناموں سے بھی لوگ ناآشنا اور قطعاً ناآشنا ہیں۔

آج کل اگرچہ ہر شخص اصلاح معاشرے کی صدائیں بلند کر رہا ہے لیکن کیسے اور کس انداز میں؟

الحمدللہ مجلس صوت الاسلام کے زیر اہتمام تربیت علماء کورس میں ہمیں اصلاح معاشرہ کا جو طریقہ بتلایا گیا وہ بے مثال ہے۔ ہمیں اصلاح معاشرے کا طریقہ وقت کے تقاضوں کے مطابق سکھایا گیا۔

تربیت علماء کورس نے اس پرفتن دور کے چیلنجوں سے نمٹنے اور دنیا میں اسلام اور مسلمانوں کے حالات کی آگاہی اور اسے درپیش مسائل کے حل کا ایک عزم اور ولولہ دیا۔ عالم اسلام کو درپیش ان تمام چیلنجوں کے متعلق مدلل معلومات فراہم کی گئیں اور اس کے ساتھ عملی میدان میں مثبت انداز میں کام کرنے کا حوصلہ دیا اور اس کے علاوہ دور حاضر کے تقاضوں کے پیش نظر ایسے جدید علوم و فنون پڑھنے کا التزام و اہتمام کیا گیا جو ایک داعی اسلام کیلئے لازمی ہوتے ہیں۔

نجم الاسلام

مجلس صوت الاسلام اور ریڈیو پاکستان کے اشتراک سے منعقدہ تقریب کی رپورٹ

تقریبِ پذیرائی وتقسیم اسناد

میڈیا نے دور حاضر میں باقاعدہ صنعت کا درجہ اختیار کرلیا ہے اور اس کی اہمیت اور ضرورت کی بنا پر اس کو ریاست کے چوتھے ستون کے طور پر شمار کیا جانے لگا ہے، رفتار زمانہ کے ساتھ الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا دونوں نے حیرت انگیز طور پر اپنا وجود منوالیا ہے۔ اس دور میں میڈیا سے اعراض اور دوری عالم اسلام اور بالخصوص مذہبی طبقے کیلئے نقصان کا باعث ہوسکتا ہے اس بناء پر عام مسلمانوں کے لئے بالعموم اور علماء کرام کے لئے بالخصوص اس میدان میں اپنی صلاحیتون کا لوہا منوانا ضروری ہوگیا ہے۔ میڈیا کی اسی اہمیت اور ضرورت کے پیش نظر مجلس صوت الاسلام نے درس نظامی کے فضلاء کے لئے ڈیزائن کئے گئے ''تربیت علماء کورس'' میں فن صحافت اور میڈیا کے مضمون کو بطور خاص شامل کیا ہے جس میں نوجوان علماء کرام کے لئے صحافت اور میڈیا کے حوالے سے معلوماتی کورسز کے ساتھ ساتھ الیکٹرانک میڈیا کے دونوں ذرائع ریڈیو اور ٹیلی وژن کے حوالے سے عملی مشق کا انتظام کیا جاتا ہے۔

مولانا اطہر نعیمی، چیئرمین مجلس صوت الاسلام مفتی ابوہریرہ محی الدین سے سند وصول کررہے ہیں

ماہ ربیع الاول 2009ء کے موقع پر ریڈیو پاکستان کراچی نے مختلف مذہبی پروگرام ترتیب دیئے جن میں سیرت النبی ﷺ کے متعلق مختلف موضوعات پر تقاریری سلسلے کا اہتمام بھی کیا گیا۔ مجلس صوت الاسلام کراچی کے لئے یہ ایک اعزاز ہے کہ اس موقع پر ریڈیو پاکستان کراچی نے سیرت النبیؐ کے متعلق تقریری سلسلے کی تمام ذمہ داری ''تربیت علماء کورس'' کے نوجوان علماء کرام کے سپرد کردی تربیت علماء کورس کے نوجوان علماء کرام نے یکم ربیع الاول سے لیکر 10 ربیع الاول تک سیرت کے مختلف گوشوں پر بہترین تقاریر پیش کرکے اس سلسلے کو بخوبی پایہ تکمیل تک پہنچادیا۔ 6 اپریل 2009ء کو ریڈیو پاکستان کراچی نے تربیت علماء کورس کے نوجوان علماء کرام کے اعزاز میں

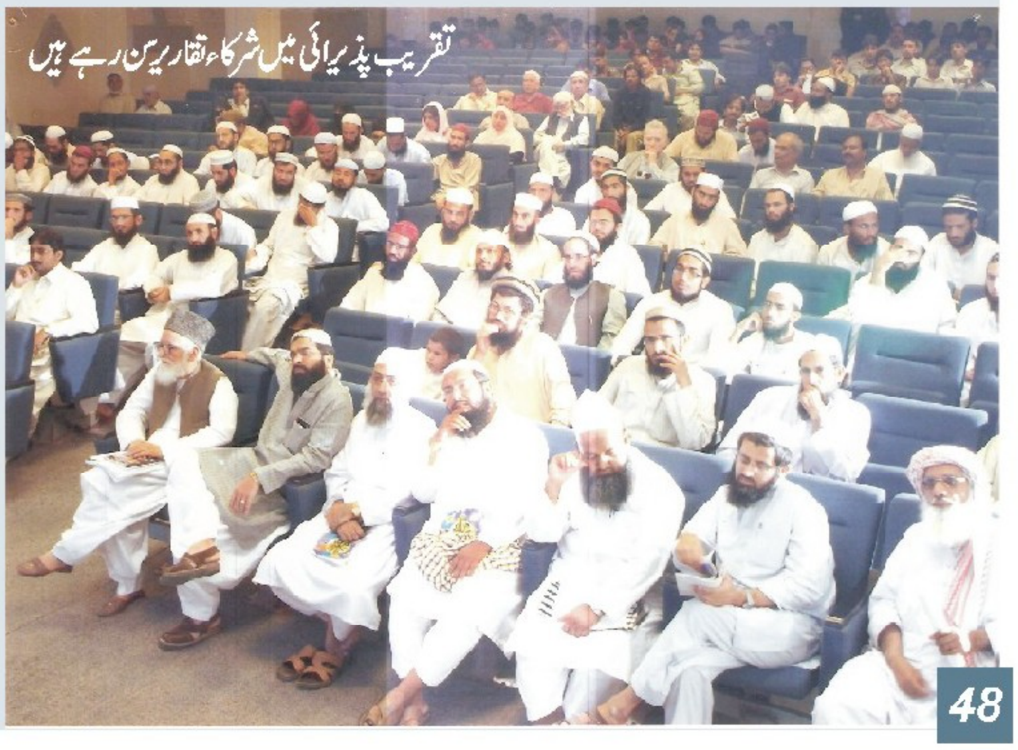

تقریب پذیرائی میں شرکاء تقاریر سن رہے ہیں

صوبائی وزیر مذہبی امور ساجد جوکھیو مفتی ابوہریرہ کو حسن کارکردگی شیلڈ پیش کر رہے ہیں

(تقریب پذیرائی و تقسیم اسناد) کے عنوان سے ایک تقریب کا اہتمام کیا جس میں نوجوان علماء کرام کو اعزازی اسناد دی گئی۔ جن علماء کرام کو اسناد دی گئیں انکے نام یہ ہیں۔ مولانا سیف الرحمٰن، مولانا نجم الاسلام، مولانا حلیم صدیقی، مولانا زبیر احمد، مولانا خیر محمد، مولانا محمد سعد، مولانا ممتاز حسین، مولانا احسن رضا خان، مولانا مطیع اللہ امین، مولانا طاہر خان، مولانا ریاض الرحمٰن، مولانا زبیر ولی، مولانا شفقت علی، مولانا عبدالباسط غذری، مولانا محمد عاطف، مولانا صغیر احمد، مولانا مراد علی، مولانا الطاف حسین اس پروگرام کی صدارت چیئرمین مجلس صوت الاسلام مفتی ابوہریرہ محی الدین صاحب نے کی اور مہمان خصوصی صوبائی وزیر برائے مذہبی امور جناب ساجد جوکھیو تھے۔ مفتی ابوہریرہ محی الدین نے اپنے صدارتی خطبے میں کہا کہ ملک عزیز اس وقت بہت ہی نازک دور سے گزر رہا ہے ملک کو عدم استحکام کا شکار کرنے کے لئے اندرونی و بیرونی عناصر سازشوں میں مصروف ہیں، اس نازک مرحلے پر ملک کے تمام طبقات کو چاہئے کہ وہ ملکی استحکام اور سلامتی کے لئے متحد ہو جائیں۔ مفتی ابوہریرہ محی الدین نے تربیت علماء کورس کے نوجوان علماء کرام کو مبارکباد دی اور کہا کہ ریڈیو پاکستان کراچی کے لئے ہمارے نوجوان علماء کرام کی خدمات حاضر ہیں۔ میدان وہ دے شہسوار ہم فراہم کریں گے۔ تقریب سے ریڈیو پاکستان کراچی کے اسٹیشن ڈائریکٹر محمد جاوید اقبال اور ریڈیو پاکستان کراچی کے شعبہ مذہبی امور کی انچارج جناب بشریٰ نور صاحبہ نے بھی خطاب کیا انہوں نے مجلس صوت الاسلام کا بالعموم اور تربیت علماء کورس کے نوجوان علماء کرام کا بالخصوص شکریہ ادا کیا جن کی محنت اور مشقت سے سیرت النبی ﷺ کے متعلق تقاریری سلسلہ بخوبی پایہ تکمیل کو پہنچا۔ تقریب کے مہمان خصوصی صوبائی وزیر برائے مذہبی امور جناب ساجد جوکھیو نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہماری حکومت پاکستان اور اسلام کے خلاف کسی سازش کو کامیاب نہیں ہونے دے گی انہوں نے مفتی ابوہریرہ محی الدین کے خیالات کے ساتھ اتفاق کرتے ہوئے کہا کہ دراصل اسلام دشمن قوتیں پاکستان اور اسلام کو بدنام کرنے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ انہوں نے میڈیا پر بھی زور دیا کہ بلاتحقیق ایسی خبریں نشر نہ کرے جن سے ملک میں انارکی پھیلنے کا اندیشہ ہو انہوں نے مزید کہا کہ ریڈیو پاکستان پاکستان کے عوام کی آواز ہے، ضرورت اس امر کی ہے کہ ایسے پروگرام ترتیب دیئے جائیں جو معاشرے کے اندر اسلامی تشخص کو اجاگر کریں اور ایک اسلامی فلاحی معاشرے کے قیام میں ممد و معاون ہو۔ صوبائی وزیر نے مجلس صوت الاسلام کراچی کے تربیت علماء کورس کے شرکاء کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ ان نوجوان علماء سے یہ توقع و امید ہے کہ وہ بکھری ہوئی منتشر قوم کو متحد کرنے کے لئے اپنا کردار ادا کریں۔ نوجوان علماء پر بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ ان نازک حالات میں معاشرے کی اصلاح اور رہنمائی کا فریضہ سرانجام دیں، فاضل دارالعلوم دیوبند مولانا شفیق احمد خان بستوی کی دعا سے یہ پروقار تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

تقریب پذیرائی کے موقع پر تربیت علماء کورس کے شرکاء کا مہمانوں کے ساتھ گروپ فوٹو

تقریبِ تقسیم اسناد

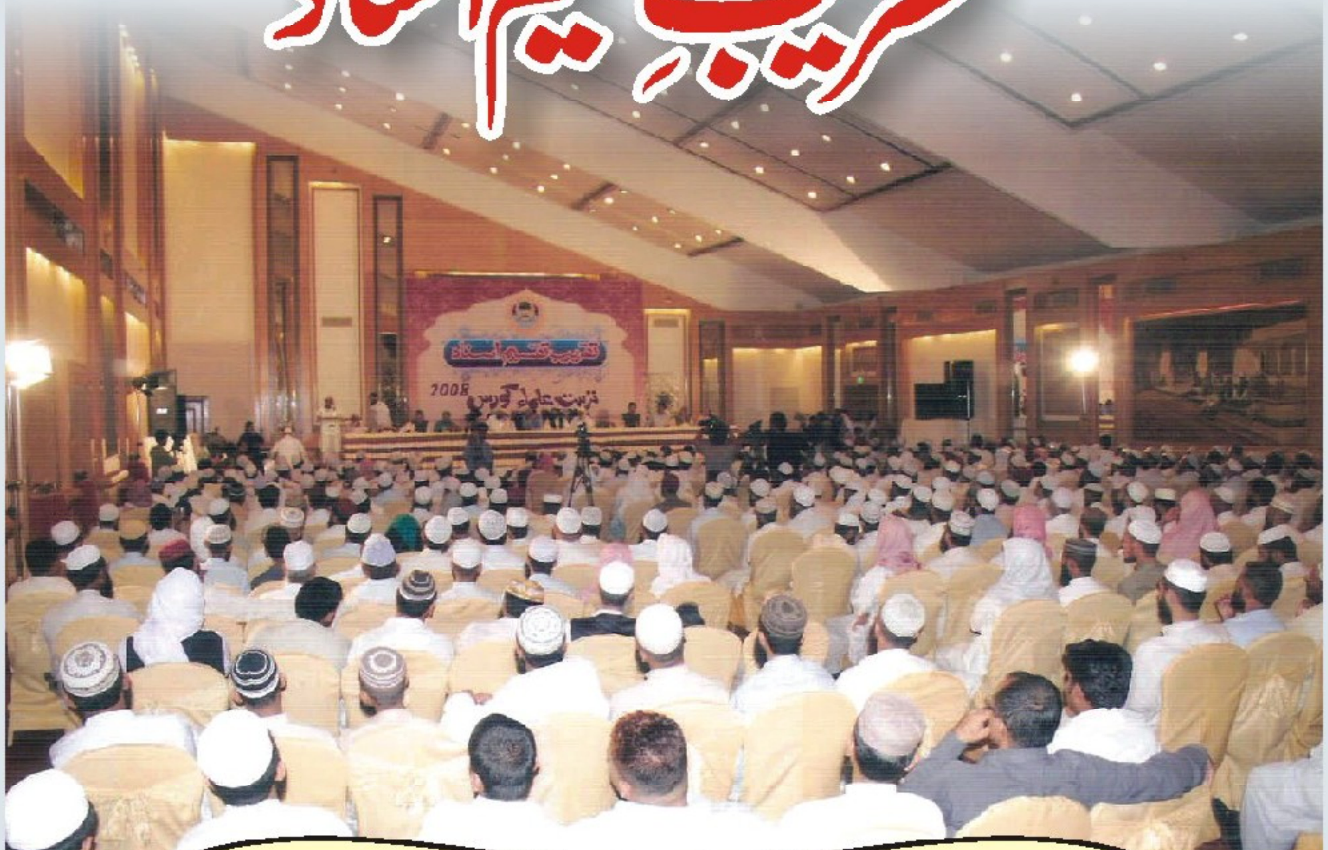

تربیت علماء کورس 2008ء کے اختتام پر علماء کرام کی دستار بندی میریٹ ہوٹل کراچی میں شان وشوکت سے کی گئی جس میں مذہبی وسیاسی رہنماؤں اور زندگی کے ہر طبقے سے تعلق رکھنے والے حضرات نے شرکت کی۔

تربیت علماء کورس گروپ 2008ء میں شریک علماء کرام کورس کی تکمیل پر اسناد وصول کر رہے ہیں۔

زندہ قومیں اپنی اچھی روایات کو برقرار رکھتی ہیں اور یہی صفت ان کی پہچان بن جاتی ہے۔ مدارس اسلامیہ کی ایک روایت یہ چلی آرہی ہے کہ جب ان اداروں میں پڑھنے والے طلباء اپنا کورس مکمل کرتے ہیں تو اس کے اختتام پر ایک شاندار تقریب منعقد کی جاتی ہے۔ مجلس صوت الاسلام پاکستان نے تربیت علماء کورس کے حوالے سے جو کورس منعقد کیا ہے ان میں تمام طلباء دینی مدارس کے فضلاء ہوتے ہیں۔ تربیت علماء کورس کے پہلے گروپ 2008ء کا کورس مکمل ہوا تو ان علماء کرام کی حوصلہ افزائی کے لئے ایک سالہ کامیاب کورس کے اختتام پر ''تقریب تقسیم اسناد'' کے عنوان سے اکتوبر 2008ء کو میریٹ ہوٹل کراچی میں ایک شاندار اور پروقار تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ اس تقریب میں ملک بھر سے علماء کرام، مشائخ، دانشور، سیاستدان، صحافی اور میڈیا سے منسلک افراد نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی اسپیکر سندھ اسمبلی جناب نثار احمد کھوڑو تھے زیر صدارت مولانا ڈاکٹر شیر علی صاحب دیگر مہمانوں میں ممتاز عالم دین، مولانا حنیف جالندھری، ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان شامل تھے۔

مجلس صوت الاسلام پاکستان نے اپنی سابقہ روایات کو برقرار رکھتے ہوئے اس پروگرام میں بھی مدارس، سیاست، صحافت اور دیگر شعبۂ ہائے زندگی سے وابستہ افراد کو مدعو کیا تھا۔

تقریب کے تمام شرکاء نے مجلس صوت الاسلام کی سرگرمیوں کو بہت سراہا اور انہیں اس پہلے بیچ کے کامیاب اختتام پر مبارکباد پیش کی۔ تقریب کے اختتام پر مہمان خصوصی نے تمام طلباء میں اسناد تقسیم کیں۔

منفرد نوعیت کا یہ پہلا پروگرام تھا کہ اس تقریب میں تربیت علماء کورس کے جن شرکاء کو اسناد سے نوازا گیا وہ تمام کے تمام علماء کرام تھے اور صرف ایک سال کے مختصر عرصے میں انہیں مختلف قسم کے علوم سے روشناس کرایا اور ایک مثبت سوچ، بہترین حکمت عملی اور خدمت خلق کے جذبے سے سرشار ان فضلاء کرام کے چہرے روشن تھے اور بزبان حال وہ یہ بتا رہے تھے کہ مستقبل قریب میں وہ اسلام اور ملک وملت کیلئے بہترین خدمات سرانجام دیں گے۔

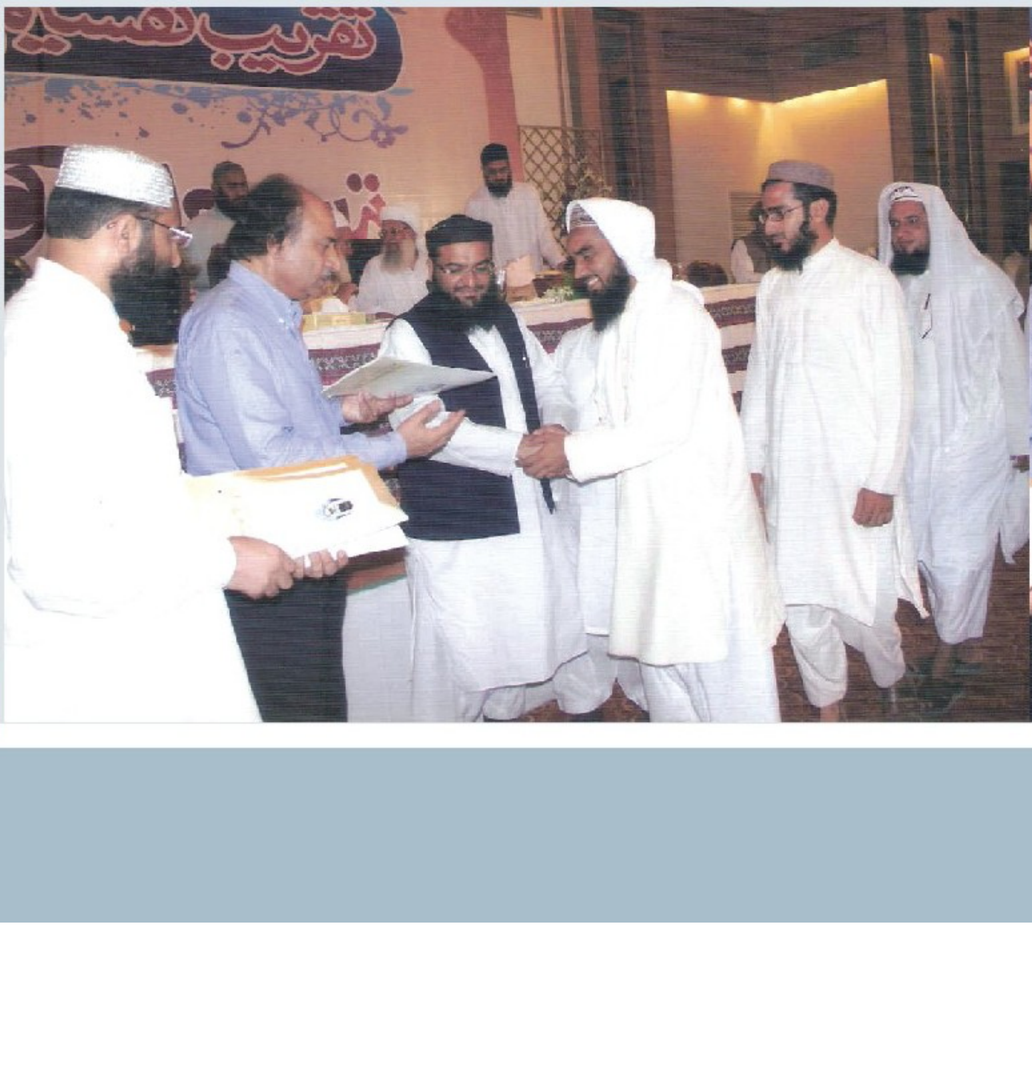

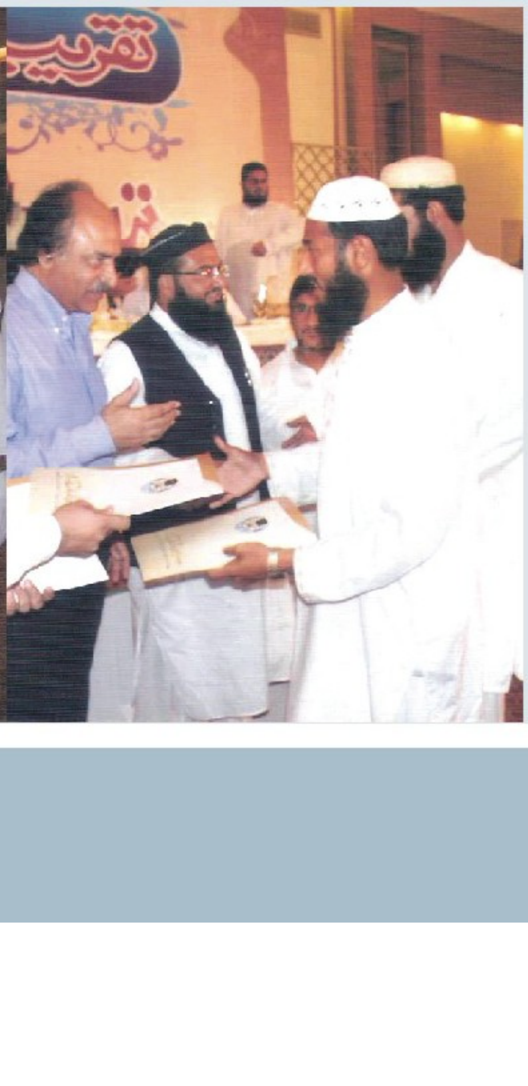

تقریری مقابلہ 2008ء کے پوزیشن ہولڈر طلباء کو عظیم الشان تقریب میں اسناد سے نوازا جارہا ہے۔

مجلس صوت الاسلام نے مذہبی طبقے اور معاشرے میں قائم خلیج کا خاتمہ کیا ہے، نثار احمد کھوڑو

تقریب پذیرائی میں شرکاء تقاریر سن رہے ہیں

حالات کے مردانہ وار مقابلے کی صلاحیت کو اجاگر کرنے اور فنِ خطابت کے فروغ کے لئے مجلس صوت الاسلام خطیر رقم خرچ کرکے مدارس کے طلباء کرام کی حوصلہ افزائی اپنا فرض سمجھتی ہے

بین المدارس

تقریری مُقابلے

2006 - 2007 - 2008

ضرورت

افادیت

- ☆ مدارس کے طلباء کے مابین ہر سال بڑی سطح پر تقریری مقابلے منعقد کیے جاتے ہیں۔
- ☆ ان تقریری مقابلوں میں اچھی تقریر کرنے والے طلباء کرام کی حوصلہ افزائی کیلئے خطیر رقم بطور انعام دی جاتی ہے۔
- ☆ عالمی گیلپ سروے نے مجلس صوت الاسلام کے ”تقریری مقابلوں“ کو ایشیاء میں تیسرے نمبر کی طلباء سرگرمی قرار دیا ہے۔
- ☆ تقریری مقابلے کی تقریبات کو ملکی وغیر ملکی میڈیا نمایاں کوریج دیتا ہے اور قومی اخبارات خصوصی ایڈیشن شائع کرتے ہیں۔
- ☆ مقابلوں کیلئے منصفین ملک بھر سے مدعو کیے جاتے ہیں اور اکابر علماء کی نگرانی میں پروقار تقاریب منعقد کی جاتی ہیں۔

سرمایۂ افتخار

مجلس صوت الاسلام پاکستان کے قابل قدر کارناموں میں سے ایک بڑا کارنامہ ”کل کراچی بین المدارس تقریری مقابلہ“ کا انعقاد ہے جس کا آغاز 2006ء میں ہوا اور پھر یہ مقابلے سالانہ بنیاد پر ہونے لگے، اللہ رب العزت کا بہت بڑا احسان ہے کہ ان مقابلوں کو صرف کراچی میں نہیں بلکہ پورے پاکستان میں سراہا گیا اور اب تو بیرون ملک میں بھی بہت سے دینی طبقات نے ان کا خیر مقدم کیا ہے۔تقریری مقابلے کے انعقاد میں تین بڑے اہداف تھے۔

۱ شہر بھر کی جامعات اور مدارس کے طلباء کو ایک ایسا مضبوط پلیٹ فارم مہیا کرنا کہ جہاں وہ اپنی صلاحیتوں کا اظہار اور ان میں نکھار پیدا کر سکیں۔

۲ دینی مدارس کے طلباء میں غیر نصابی سرگرمیوں کو فروغ دینا اور ان کی صلاحیتوں کو معاشرہ میں اجاگر کرنا اور بہترین صلاحیت رکھنے والے طلبا کی انعامات کے ذریعے حوصلہ افزائی کرنا۔

۳ دینی مدارس کے طلباء کو معاشرہ کے تقاضوں سے روشناس کروانا اور ایسے موضوعات کی طرف متوجہ کرنا جو جدید معاشرہ کی ضرورت ہیں اور طلباء میں نئے موضوعات اور مسائل کی جستجو اور تحقیق کی صلاحیت پیدا کرنا۔

الحمدللہ ہم ان مقاصد کے حصول میں کامیاب رہے اور ہماری اس کاوش کو ملک اور بیرون ملک سراہا گیا، دینی مدارس کے طلباء نے ان موضوعات پر مواد کے حصول کے لئے بڑی لائبریریوں، کتب خانوں کا رخ کیا، مؤرخین و مبلغین کی خدمت میں حاضری دی اور تحقیق و جستجو کی راہوں میں آبلہ پائی کے بعد اب حیرت انگیز مواد جمع کیا جو قابل صد مبارکباد تھا، ہم اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہیں کہ یہ مبارک سلسلہ جاری وساری رہے۔

جوہرِ گفتگو

دین کی دعوت واشاعت کے لیے خطابت کو بطور فن سکھایا جاتا ہے

میٹھا بول آب حیات کا کام دیتا ہے

جوہر گفتگو عطیۂ خداوندی ہے یہ ملکہ انسانی صلاحیتوں کا ترجمان ہے۔

حواس خمسہ کی تعبیر قوت گویائی ہی کے ذریعے ممکن ہے اسکے بغیر انسان کا سماجی، تمدنی، علمی، سیاسی، معاشی اور معاشرتی خاکہ بے رنگ ہو جاتا ہے۔ یہی قوت گویائی اگر خاص اسلوب اور مخصوص انداز اختیار کرلے اور اس قوت گویائی کے پیچھے اسلام کی سربلندی اور دعوت دین کا جذبہ ہو تو یہ "فنِ خطابت" کا ایسا خوبصورت استعارہ بن جاتی ہے کہ جسکی تمنا انبیاء نے بھی کی ہے، حضرت موسیٰؑ اور ہارونؑ کا واقعہ اس پر شاہد ہے۔

بلاشبہ "خطابت" دین کی تبلیغ کا اہم ترین ذریعہ ہے اور تمام انبیاء کو یہ صفت عطا فرمائی گئی کہ وہ وقت کے بہترین خطیب اور فصاحت و بلاغت گفتگو میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔

علماء کرام کو دین کی دعوت واشاعت کیلئے "خطابت" کو بطور "فن" سیکھنا چاہئے تاکہ مؤثر انداز، دلنشین اسلوب کلام اور عمدہ گفتگو کے ذریعے دین کی دعوت دی جاسکے کیونکہ خطیب کے تلخ الفاظ معاشرے کو تباہ کرسکتے ہیں اور اس کا میٹھا بول آب حیات کا کام دیتا ہے۔

"خطابت" ہمارے اسلاف کا خاصہ اور جاگیر سمجھی جاتی تھی مگر تدریجاً یہ وراثت ہم سے چھنتی جارہی ہے۔

آج کے دور میں ہمیں یہ کمی محسوس ہوتی ہے کہ دینی مدارس کے طلباء کافی حد تک فن خطابت سے لاتعلق نظر آتے ہیں۔ آج ہمیں ماضی قریب کے ان خطباء کے جانشین نظر نہیں آتے جنہوں نے برصغیر میں دین اسلام کی ترویج واشاعت میں نمایاں کردار ادا کیا تھا۔

آج کے اس پرفتن دور کی مشکلات ہم سب جانتے ہیں اس دور میں ہم دینی و مسلکی طور پر نہایت ہی مشکل صورتحال سے دوچار ہیں۔ ہمارے مذہب سے متعلق ایسے ایسے دعوے اور عقائد ہمارے سامنے ہیں جو ہماری چودہ سو سال سے زائد کی تاریخ میں کہیں بھی نہیں ملتے آج بہت سے دشمن دوست بن کر ہمارے دین کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ ان حالات میں ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ نہایت دانشمندی اور حکمت سے ان تمام سازشوں کا مقابلہ کریں اپنے دین کی حقانیت اس کی آفاقیت دین کی سلامتی اور رواداری سے بھرپور احکامات نہایت خوش اسلوبی سے اقوام عالم کے سامنے پیش کریں۔ دنیا بھر میں پھیلائے جانے والے منفی پروپیگنڈے کا مقابلہ کریں اور اس مقصد کے لئے فنِ خطابت اور میڈیا سے مدد حاصل کی جائے، ضرورت اس بات کی ہے کہ نوجوان نسل میں اپنی بات کہنے اور لکھنے کا سلیقہ پیدا ہو ان میں معاشرے پر اثر انداز ہونے کی صلاحیت ہو اور ہمارے نوجوان علماء کرام مواعظ حسنہ کے ذریعہ دین اسلام کی تبلیغ عمدہ انداز میں پیش کرسکیں۔

> "خطابت"
> ہمارے اسلاف کا خاصہ اور
> جاگیر سمجھی جاتی تھی
> مگر تدریجاً یہ وراثت ہم سے
> چھنتی جارہی ہے

حوصلہ افزا کاوشیں

فصاحت وبلاغت عالم دین کا بہترین زیور ہے اس زیور کی خوب حفاظت کریں اور اس میں بیش بہا موتیوں کا اضافہ کرتے رہیں

مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ

مجلس صوت الاسلام اور اس کی انتظامیہ ہر لحاظ سے مبارکباد کی مستحق ہے کہ جنہوں نے دینی مدارس کے طلباء کی حوصلہ افزائی کیلئے باہمی علمی مذاکروں اور تقریری مقابلوں کے اس سلسلے کا آغاز کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ علماء اور طلباء اسلامی معاشرے کی سب سے بڑی ضرورت ہیں۔ علماء وطلباء جب اپنی ذمہ داریوں کا احساس کریں گے' علوم دینیہ کے حصول میں رُسوخ اور عربی زبان اور دیگر زبانوں پر اچھی طرح عبور حاصل کریں گے تو کل معاشرے میں اور عالمی سطح پر جا کر دین کی خدمت کریں گے اور صحیح مبلغ بن سکیں گے۔

فصاحت و بلاغت عالم دین کا زیور ہے اس زیور کی خوب حفاظت کریں اور اس میں بیش بہا موتیوں کا اضافہ کرتے رہیں۔ ہمارے اکابر علماء صلحاء نے اپنی شیریں بیانی اور فصاحت و بلاغت سے بھرپور خطابت سے دنیا کی کایا پلٹی ہے۔

مجلس صوت الاسلام طالبان علوم نبوت کو اچھا اسٹیج فراہم کر رہی ہے۔ دینی مدارس کے طلباء کرام کو چاہیے کہ وہ اس موقع سے خوب فائدہ اٹھائیں۔

اس وقت عالمی سطح پر اور پاکستان کے حکمران بھی دینی مدارس کے خلاف سازشیں کر رہے ہیں۔ مدارس کو بلڈوز کیا جا رہا ہے اور علوم نبوت حاصل کرنے والے طلباء و طالبات سے نفرت کا اظہار کیا جا رہا ہے ایسے وقت میں مجلس صوت الاسلام کی انتظامیہ قابل صد تحسین ہے کہ یہ مدارس کے طلباء کی عزت افزائی کرتے ہیں یہ لوگ ذرائع ابلاغ پر مدارس کا دفاع کر رہے ہیں اور طلباء کرام' جن کے قدموں کے نیچے فرشتے پر بچھاتے ہیں ان کے اعزاز میں عظیم الشان تقریبات منعقد کر کے اور لاکھوں کے انعامات سے طلباء کرام کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں یہ ایسی خدمت ہے جو عنداللہ مبرور اور مقبول ہے۔

حضرت امام مالک علیہ الرحمۃ فرمایا کرتے تھے علم کثرت مسائل جاننے کا نام نہیں بلکہ یہ ایک معرفت قلب ہے جس کو اللہ تعالیٰ اس کی توفیق فرماتے ہیں۔ عالم کفر ایٹم بم' راکٹوں' ٹینکوں جیسے جدید ہتھیاروں سے نہیں ڈرتے لیکن دین اسلام کے طالب علم کا ڈر ان کے دلوں میں موجود ہے۔ ہر دین کا طالب علم عالم بھی ہے۔ علم کا یہ معیار نہیں ہے کہ سند ملے تو عالم ہوگا۔ دینی مدارس اللہ رب العزت کی طرف سے نعمت عظمیٰ ہیں ان کی قدر کرو، تقریری مقابلے کے ذریعے رائے کے اظہار سے اچھے راستے نکلتے ہیں یہ بہت اہم ترین کام ہے اس سے طلبہ میں ایسی قابلیت اور صلاحیت پیدا ہوتی ہے کہ وہ غور و خوض کر کے جدید مسائل لوگوں کو سمجھا سکتے ہیں' دینی' سیاسی اور ملی مسائل پر مطالعہ کر کے وہ لوگوں کو مخاطب کر سکتے ہیں' فن تقریر' خطوط نویسی اور مضمون نویسی جیسے شعبوں میں مشق نہ صرف طلباء کی صلاحیتوں کے فروغ کا باعث ہے بلکہ اس کے نتیجے میں مستقبل میں بڑے بڑے علماء پیدا ہوتے ہیں۔ تقریری مقابلوں میں جو انعامات دیئے جا رہے ہیں بہت حوصلہ افزاء ہیں جو ان انعامات میں خطیر رقم پر اعتراض کرتے ہیں میں تو کہتا ہوں کہ اگر اللہ نے توفیق دی ہے تو فی طالب علم 5 لاکھ کا انعام بھی کم ہے' اس طرح کے خطیر انعام سے جہاں طلبہ کا حوصلہ بڑھے گا وہاں مخالفین کو بھی اندازہ ہوگا کہ علوم نبوت کے وارثین لاوارث نہیں ہیں۔

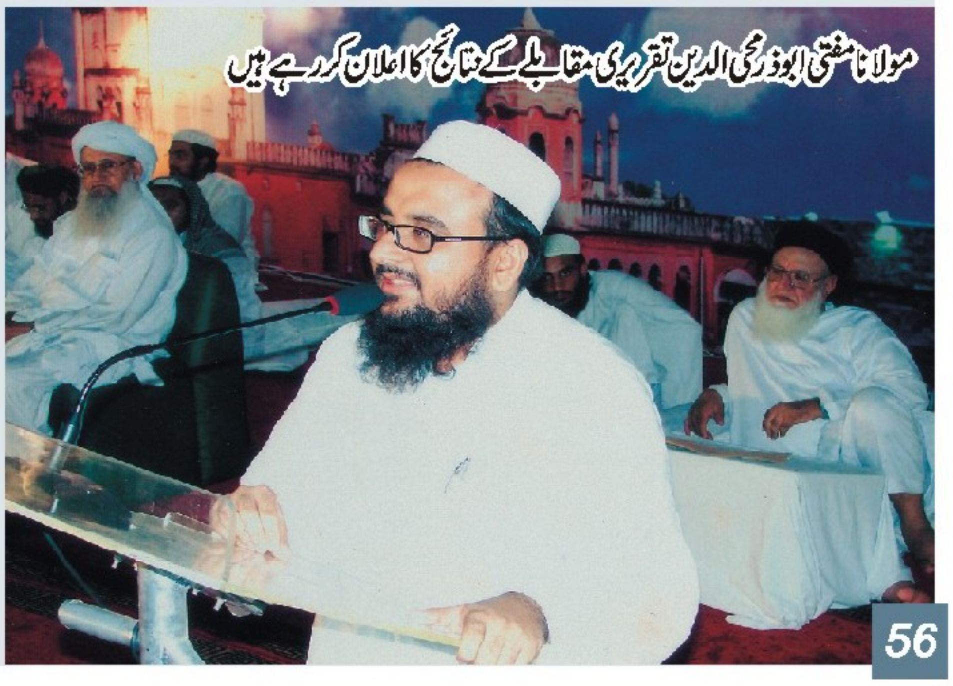
مولانا مفتی ابوذر محی الدین تقریری مقابلے کے نتائج کا اعلان کر رہے ہیں

بین المدارس تقریری مقابلہ 2006ء

''مجلس صوت الاسلام پاکستان'' نے وقت کی ضرورت کا ادراک کرتے ہوئے اہم قدم اٹھایا اور نوجوان نسل کو دعوت وتبلیغ کے بنیادی رکن ''خطابت'' کی طرف متوجہ کیا اور فنِ خطابت کے فروغ کے لئے تقریری مقابلوں کی بنیاد رکھی ہے تاکہ اس کے ذریعے مدارس دینیہ میں غیر نصابی صحت مند سرگرمیاں بھی فروغ پائیں۔ اس سلسلے میں مجلس صوت الاسلام نے پہلا تقریری مقابلہ 20 جولائی 2006ء کو منعقد کیا جس میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ کو ڈھائی لاکھ سے زائد کے انعامات دیئے گئے جبکہ اس تقریری مقابلے کو دیکھنے اور سننے کے لئے ممتاز علماء، اکابرین اور دینی مدارس کے ہزاروں طلباء نے شرکت کی۔

تقریری مقابلے کے پہلے مرحلے میں کراچی کے پانچوں اضلاع کی سطح پر مقابلے کرائے گئے، ہر ضلع سے 20-20 طلباء کو منتخب کیا گیا اور ہر ضلع کے لئے تین، تین موضوعات رکھے گئے جسکی تفصیل کچھ یوں ہے۔

موضوعات برائے ضلع غربی

(۱) اسلام اور انسانی حقوق (۲) قیام امن کی اہمیت اسلام کی نگاہ میں
(۳) اقلیتوں کے حقوق اسلامی معاشرے میں

موضوعات برائے ضلع وسطی

(۱) اسلام اور مذاہب عالم (۲) اسلامی ریاست کے حقوق وفرائض
(۳) عصبیت وقومیت ایک معاشرتی ناسور

موضوعات برائے ضلع ملیر

(۱) رواداری کا اسلامی تصور (۲) عدل وانصاف
(۳) خواتین کے حقوق اسلام کی نظر میں

موضوعات برائے ضلع جنوبی

(۱) اکابر علمائے دیوبند اور انکی خدمات (۲) اسلام کا فلسفۂ عبادات (۳) اتحاد کی برکات

مولانا حسن جانؒ (شہید) تقریری مقابلے میں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کو انعامات دے رہے ہیں

تقریری مقابلہ 2006ء

پوزیشن	نام طالب علم	مدرسہ	موضوع	انعام
اول	عتیق الرحمٰن	جامعہ دارالعلوم الصفہ بلدیہ ٹاؤن کراچی	رواداری کا اسلامی تصور	ایک لاکھ روپے نقد
دوم	محمد عمران	جامعہ فاروقیہ کراچی	رواداری کا اسلامی تصور	60ہزار روپے نقد
سوم	شاکر الرحمٰن	دار العلوم کراچی	اقلیتوں کے حقوق	40ہزار روپے نقد

تقریری مقابلہ 2007ء

پوزیشن	نام طالب علم	مدرسہ	موضوع	انعام
اول	عطاء الرحمٰن	جامعۃ الرشید کراچی	بین المذاہب مکالمہ	سوا لاکھ روپے نقد
دوم	احمد شاہ بلوچ	جامعہ حنفیہ اورنگی ٹاؤن کراچی	شخصی آزادی اسلام کی نظر میں	80ہزار روپے نقد
سوم	حسن دیار	جامعہ اسلامیہ کلفٹن کراچی	بین المذاہب مکالمہ حقیقت وطریقہ کار	60ہزار روپے نقد

تقریری مقابلہ 2008ء

پوزیشن	نام طالب علم	مدرسہ	موضوع	انعام
اول	عتیق الرحمٰن	جامعہ دارالعلوم الصفہ بلدیہ ٹاؤن کراچی	دعوت وحکمت اور جدید ذرائع ابلاغ کا استعمال	سوا لاکھ روپے نقد
دوم	عبدالسمیع	دار العلوم کراچی	دعوت وحکمت اور جدید ذرائع ابلاغ کا استعمال	80ہزار روپے نقد
سوم	شاہد الاسلام	جامعہ دارالعلوم الصفہ بلدیہ ٹاؤن کراچی	اختلاف رائے کا احترام	60ہزار روپے نقد

موضوعات برائے ضلع شرقی

(۱) اسلام اور مذاہب عالم (۲) اسلامی ریاست کے حقوق وفرائض

(۳) فحاشی وعریانی کا وبال اسلامی معاشرے میں

پہلے مرحلے میں اضلاع کی سطح پر ہونے والے ان مقابلوں میں کراچی کے 40 جامعات کے ایک سو طلبہ میں سے 20 کامیاب طلباء نے فائنل کے لئے کوالیفائی کیا۔

2006ء کے فائنل مقابلے کے موضوعات

(۱) رواداری کا اسلامی تصور

(۲) اسلام کا فسلفہ عبادات

(۳) اقلیتوں کے حقوق

فائنل مقابلے کی صدارت کے لئے شیخ الحدیث مولانا شیر علی شاہ صاحب تشریف لائے جبکہ منصف اعلیٰ کے فرائض نائب صدر وفاق المدارس حضرت مولانا حسن جان (سابق ایم این اے پشاور) نے سرانجام دیئے، علاوہ ازیں منصفین کرام میں مولانا سید کفیل شاہ بخاری (ملتان) مولانا احتشام الحق آسیا آبادی بلوچستان اور مولانا عبدالرشید انصاری کراچی تھے ان جید علماء کرام نے شفاف نتائج مرتب کئے چنانچہ پہلی پوزیشن عتیق الرحمٰن (جامعہ دارالعلوم الصفہ بلدیہ ٹاؤن کراچی) نے حاصل کی۔ دوسری پوزیشن محمد عمران (جامعہ فاروقیہ کراچی) جبکہ تیسری پوزیشن شاکر الرحمٰن (جامعہ دارالعلوم کراچی) نے حاصل کی، پوزیشن ہولڈر طلباء کے علاوہ 17 شریک طلباء کو بھی خصوصی انعامات سے نوازا گیا۔

فرقہ واریت ... اسباب اور سدِّباب

تقریری مقابلہ 2006ء میں جامعہ بنوری ٹاؤن کے طالب علم عمر فاروق کی عمدہ تقریر کے اقتباسات

آیئے! فرقہ واریت کے اسباب پر غور کرتے ہیں۔ ماہرین نفسیات اور علماء ربانیین نے فرقہ وارانہ تشدد کی فصل اگانے والے جن اسباب وعوامل کی نشاندہی کی ہے ان میں پہلا فیکٹر(Factor)

۱) نفس پرستی ہے۔ جسے قرآن عظیم نے اپنے اسلوب میں بغیاً بینھم سے تعبیر فرمایا۔

۲) دوسرا سبب ضد وعناد ہے۔

۳) تیسرا سبب کسی کے مقام، مرتبے اور عزت کو برداشت نہ کرنا جسے اصطلاح میں حسد کہا جاتا ہے۔

۴) چوتھا سبب جزئیات وفروعات اور رسموں پر بے جا اصرار اور انتہا پسندانہ طرز عمل اختیار کرنا ہے۔

منصفین کرام مقررین کی تقاریر سن رہے ہیں

۵) پانچواں سبب خود بینی اور خود پسندی ہے۔ جس کا روگ پال کر ہر شخص اپنی ہی کھال اور حال میں مست نظر آتا ہے۔

۶) چھٹا سبب اعتدال کی دولت کا ہاتھ سے نکل جانا ہے۔

۷) ساتواں سبب شخصیت پرستی کا جنون ہے۔

۸) آٹھواں سبب تنگ نظری وکم ظرفی ہے۔ یہ وہ روگ ہے جس نے یہود ونصاریٰ کی بربادی میں اہم کردار ادا کیا۔

۹) نواں سبب معاشی مجبوری ہے۔

۱۰) دسواں سبب علاقائی، نسلی اور لسانی تعصبات ہیں۔

یہ وہ اسباب وعوامل ہیں جنھوں نے فرقہ وارانہ تشدد کی آگ کو ہوا دی چنانچہ اندلس، بغداد اور افغانستان کی بربادی کے بعد اب صرف پاکستان ہی نہیں بلکہ پوری امت مسلمہ کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے۔ اس لئے آج امت مسلمہ کو اس بڑھتے ہوئے سرطان سے نجات دلانا وقت کا اہم تقاضا ہے۔

آیئے فرقہ واریت کا سدباب قرآن سے پوچھیں۔ قرآن کہتا ہے:

"واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعاً و لاتفرقوا"

کہ اس کا سدباب "قرآن پرستی" ہے۔ اس لئے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: "حبل اللّٰہ القرآن" اور فرمایا "اِنی تارک فیکم کتاب اللّٰہ، ھو حبل اللّٰہ من اتبعہ کان علی الھدی و من ترکہ کان علی الضلالۃ"

اللہ کی رسی قرآن پرستی ہے جو اسے تھامے گا ہدایت پائے گا اور جو چھوڑ دے گا گمراہی اور فرقہ واریت کا ہدف بن جائے گا۔ جب "قرآن پرستی" جیسے وصف کو ملحوظ خاطر رکھا جائے گا تو پھر بہتان طرازی، بغاوت، جذبۂ انتقام اور غلو فی الدین کے سارے بندھن ٹوٹ جائیں گے۔ شخصیت پرستی، تنگ نظری وکم ظرفی سے معاشرہ پاک ہوجائے گا۔

حکمت، دعوت، خطابت منہاج نبوّت ہے

ہم نے یہ بات اپنے اساتذہ و اکابر علماء سے سیکھی ہے کہ گفتگو حالات کے تقاضوں کے مطابق اور خوبصورتی سے مزین ہو

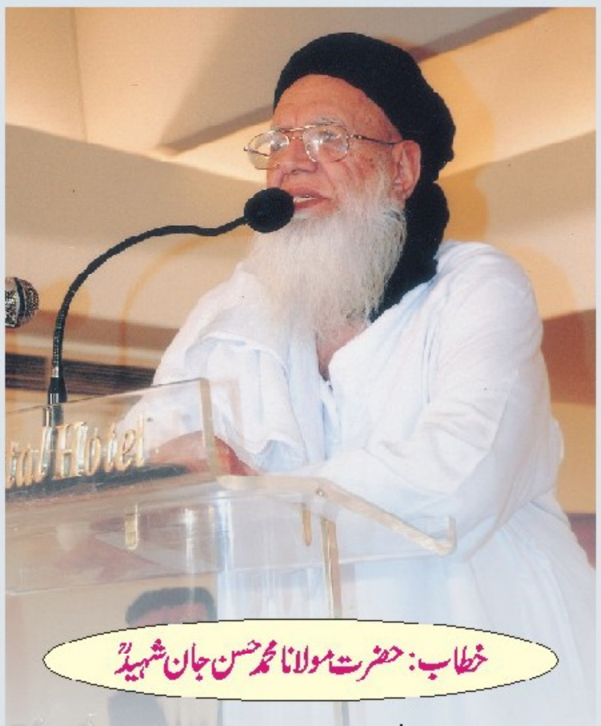

خطاب: حضرت مولانا محمد حسن جان شہیدؒ

قابل صد احترام علماء کرام، طلباء کرام حفاظ کرام اور پیارے دوستو عزیزو!

سب سے پہلے میں مجلس صوت الاسلام پاکستان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اپنی محنت سے کوشش سے اس پروقار مجلس کا انعقاد کیا۔

اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو قبول فرمائے اور اس مجلس کو دین کی اشاعت کا بہت بڑا ذریعہ بنائے۔

دوستو! باتیں جو مناسب تھیں ضروری تھیں وہ سب میرے محترم بزرگوں نے ارشاد فرمادیں خصوصاً حضرت مولانا محمد سعد صدیقی صاحب نے ان تقاریر پر روشنی ڈالی جہاں اصلاح کی ضرورت تھی وہاں انہوں نے اصلاح فرمائی اور پھر خصوصاً حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب نے ان مقاصد کی طرف اشارہ فرمایا کہ علماء کا کیا کام ہونا چاہیۓ۔

میرے دوستو! حضرت مولانا ابوذر صاحب نے ایک بات کی طرف اشارہ فرمایا کہ اس مجلس کا مقصد تو یہ ہے کہ علماء کرام کو آئندہ ہدایات کیلئے لوگوں کو سمجھانے کیلئے اور انبیاء کرام کے علوم پہنچانے کیلئے تیار کیا جائے ایک عالم کے دو کام ہوتے ہیں ☆ اپنے نفس کی اصلاح کرنا نفس کی اصلاح کے لئے تین اصول ہیں جو کہ اس وقت پوری تفصیل سے میں بیان نہیں کرسکتا البتہ اشارہ کروں گا اور نمبر ایک نیت کی اصلاح دوسری چیز تقویٰ اختیار کرنا اور تیسری چیز ادب اور پھر آگے قوم کی اصلاح کے لئے تین اصول ہیں۔

پہلا اصول پہلی شرط اور پہلا قائدہ یہ ہے کہ جس علم کی طرف جس مسئلے کی طرف جس کام کی طرف وہ بلانا چاہے تو اس مسئلے کی حقیقت اسے پوری طرح واضح ہونی چاہیۓ یہ اصول قرآن شریف میں ذکر ہے میں اپنے ان دوستوں سے بھی عرض کرنا چاہتا ہوں جو اس تقریری مقابلے میں شریک ہوگئے وہ اصول یہ ہے کہ اس مسئلے کی حقیقت علم کی طرح اسے واضح ہونی چاہیۓ۔

قل هذه سبيلى ادعوا الى الله على بصيرة (الاية)

ترجمہ: یہ وہ راہ ہے یہ وہ راستہ یہ وہ طریقہ ہے جس کی طرف میں اور میرے اصحاب میرے دوست بلاتے ہیں لوگوں کو علیٰ وجہ البصیرت بلاتے ہیں۔“

تو جس مسئلے کو آپ نے پیش کرنا ہو تو اس مسئلے کا علم آپ کے پاس ہونا چاہے ایسا نہ ہو کہ اختلافی مسئلہ ہو اور آپ اسے اتفاقی صورت میں پیش کریں۔

مثلاً رفع الیدین ہے اور ترک رفع الیدین ہے۔

آپ ایک طرف حکم لگائیں اور دوسری طرف اشارہ تک نہ کریں۔

نہیں اختلافی مسئلے کو اختلافی صورت میں پیش کریں کہ بعض علماء کی رائے یہ ہے اور بعض علماء کی رائے یہ ہے ایک جانب پر قطعی حکم نہ لگائیں اور جس مسئلے کے بارے میں آپ کو خود شک ہو شبہ ہو تو اسے بیان نہ کریں۔

دوسرا اصول یہ ہے کہ آپ بیان کرنے میں حکمت سے کام لیں گے۔

ادع الیٰ سبيل ربک باالحکمت والموعظة الحسنة

حکمت سے کام لوگے تو حکمت کا یہ تقاضا ہے کہ لوگوں کو حقیقت سمجھائیں حاضرین کو دیکھیں کہ کس مزاج کے لوگ ہیں۔

حضرت تھانویؒ فرماتے ہیں کہ جہاں کمیونسٹ نہ ہوں دہریہ لوگ نہ ہوں تو وہاں آپ دہریت کا رد نہ کریں ان کے اشکالات کو پیش نہ کیا کریں ورنہ پھر لوگوں کے ذہنوں میں وہ اشکالات آئیں گے اور وہ آپ کے جوابات سے مطمئن نہیں ہوں گے تو کیوں لوگوں کو اشتباہ میں ڈالنا چاہتے ہیں اور حضرت تھانویؒ یہ بھی فرماتے ہیں جہاں شیعہ نہ ہو تو وہاں شیعوں کا رد نہ فرمائیں اور حکمت میں یہ بھی داخل ہے کہ اچھے اسلوب سے کام لیا کریں۔

اس سلسلے میں حضرت تھانویؒ نے لکھا ہے کہ ایک شخص کا ایک بیٹا اور ایک بیٹی تھی دونوں ماں سے پانی مانگنے لگے۔

بیٹی نے کہا اے میری پیاری اماں جی مجھے پانی پلادیں بیٹے نے کہا اے میرے والد کی بیوی مجھے پانی پلا دے تو اس نے ڈول اٹھا کہ اس کے سر پہ مار ڈالا حالانکہ یہ ٹھیک بات ہے ماں تو والد کی بیوی ہوتی ہے لیکن ایک کی تعبیر اچھی تھی کہ میری پیاری اماں مجھے پانی پلادے اور دوسرے کی تعبیر اچھی نہیں تھی تو اس نے مار کھائی تو تعبیر میں فرق ہونا چاہئے اور آپ حکمت سے کام لیں گے

بعض جذباتی علماء بھی حکمت سے کام نہیں لیتے ان میں جوش ہوتا ہے لیکن ہوش نہیں ہوتا جوش کے ساتھ ہوش بھی ہونا چاہئے۔

دینی مطالبہ تو بہت ضروری ہے لیکن اس کا طریقہ کار آپ علماء سے پوچھیں کہ عالم کا کیا حق ہوتا ہے عالم کا حق یہ نہیں کہ وہ کلاشنکوف اٹھا کر کسی کو مارے یہ تو اچھی بات نہیں عالم کا کام یہ ہے کہ وہ وعظ و نصیحت سے کام لے جہاں انسان کے پاس قوت نہ ہو تو وہاں زبان کو استعمال کیا کرے تو ہر چیز کے لئے حکمت ضروری ہے۔

ہمارے مقررین حضرات کی تربیت کے لئے یہ مجلس بنائی گئی ہے تاکہ یہ تقریر کریں اور مقابلے میں جو پہلے آئیں ان کو انعامات بھی دیئے جائیں اور مقصد یہ ہے کہ آئندہ دنیا کی اصلاح کیلئے ان کو تیار کرنا ہے تو حکمت سے بھی کام لیتے رہنا چاہئے۔

تیسری شرط یہ ہے کہ آپ علم سے کام لیں اور حکمت سے کام لیں پھر اس راستے میں اگر آپ کو تکلیف پہنچے تو صبر کرنا چاہئے یہ بھی قرآن شریف میں ذکر ہے۔

سورۃ لقمان میں حضرت لقمان حکیم اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

یا بنی اقم الصلوۃ و امربا المعروف و النھی عن المنکر و اصبر علی ما اصابک (الایۃ)

جس مسئلے کے بارے میں آپ کو خود شک ہو شبہ ہو تو اسے بیان نہ کریں۔حکمت سے کام لوگے تو حکمت کا یہ تقاضا ھے کہ لوگوں کو حقیقت سمجھائیں حاضرین کو دیکھیں کہ کس مزاج کے لوگ ھیں

علماء کرام کا ہمیشہ یہ طریقہ رہا ہے کہ انہوں نے دعوت سے کام لیا ہے اصلاح کے سلسلے میں تکلیفیں برداشت کی ہیں۔

مولانا ادریس کاندھلویؒ صاحب فرمایا کرتے تھے کہ علماء کرام ہمیشہ علماء کی فضیلت میں یہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ **العلماء ورثۃ الانبیاء**

ٹھیک ہے یہ سید الکائنات کی حدیث ہے۔ مسلم شریف کی روایت ہے اور بخاری شریف میں ترجمۃ الباب میں یہ حدیث ذکر کی گئی ہے۔

لیکن یہ کہتے ہیں کہ انبیاء کرام کے وارث ہیں صرف فضیلتوں میں حال یہ ہے جس طرح یہ فضیلتوں میں وارث ہیں اسی طرح مصیبتوں میں بھی وارث ہوں گے۔ جس طرح انبیاء کرام نے تکلیفیں اٹھائیں اور مشقتیں برداشت کیں۔

اس راستے میں آپ کو بھی برداشت کرنا پڑے گا حضرت امام احمدؒ کے واقعات مشہور ہیں ابن کثیر نے لکھا ہے اور امام ابو حنیفہؒ اور اس سے پہلے صحابہ کرامؓ اور اس سے پہلے انبیاء کرام کو کتنی تکلیفیں پہنچے ہیں۔

علماء کرام کو چاہئے کہ وہ اس راستے میں علم سے کام لیں حکمت سے کام لیں پھر اس راستے میں اگر تکلیفیں آتی ہیں تو آپ قبول کرتے رہیں اور اس پر صبر کرتے رہیں۔

میری تو یہ معروضات تھیں ان بھائیوں کی خدمت میں جو یہاں تقریری مقابلے میں حصہ لے چکے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے اعمال میں برکات عطا فرمائے اور ان کو ہادی مہدی بنادے اور اس مدرسے کو اس علاقے کیلئے ہدایت اور دینی تربیت کا ایک مرکز بنادے اور جو اس ادارے کی خدمت کرتے ہیں حضرت مولانا مفتی محمد محی الدین صاحب اور ان کے تمام صاحبزادگان ان کی زندگی میں نیک اعمال میں برکات نازل فرمائے اور ہمارے جو بزرگ آئے ہیں ان کا آنا آپ کے لئے دنیا و آخرت کی سعادت کا ذریعہ بنادے۔

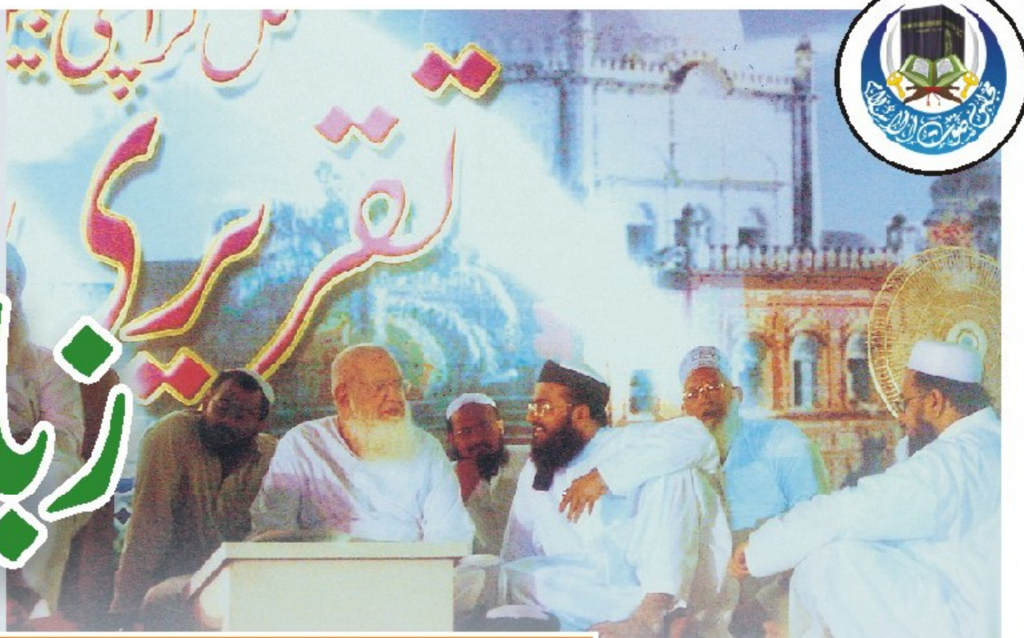

زبان کا زخم

حق بات درست نیت سے کی جائے تو اس کے ثمرات ضرور بر آمد ہوتے ہیں

مولانا حسن جان شہید کا کراچی میں زندگی کا آخری خطاب

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے نائب صدر سابق ایم این اے اور جامعہ امداد العلوم پشاور کے شیخ الحدیث مولانا حسن جان (شہید) نے تقریری مقابلے 2007ء کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ علماء اور طلباء کی یہ بنیادی ذمہ داری ہے کہ وہ معاشرے میں اسلامی تعلیمات کے فروغ کے لیے کردار ادا کریں۔ وہ معاشرے میں اپنی ذمہ داری ادا کرنے کے لیے اپنے اندر اخلاص پیدا کریں جس بات کو وہ دوسروں کے سامنے پیش کرنا چاہتے ہوں۔ اس کے بارے میں مکمل علم حاصل کریں کیونکہ جب تک وہ خود اس کے بارے میں کامل علم نہ رکھتے ہوں تو دوسروں کو کس طرح تبلیغ کر سکیں گے۔ وقت اور ضرورت کے مطابق گفتگو کی جائے۔ حکمت اور خوبصورتی سے مزین بات کی جائے کیونکہ کوئی بھی بات چاہے وہ کتنی ہی حقیقت پر مبنی کیوں نہ ہو اگر حکمت اور عمدگی سے بیان نہ کی جائے تو فائدے کے بجائے نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ اور یہ چیز اسلام میں بھی ممنوع ہے ایسی بات سے اجتناب کیا جائے جس کے رد عمل میں مخالف ضد اور عناد کی وجہ سے حق کیلئے نازیبا الفاظ کہے۔

دعوت و تبلیغ دین اسلام کا ایک بنیادی وظیفہ ہے، ارشاد و اصلاح اس کا مرکزی عمل ہے اور موثر خطابت، دلنشین اسلوب و گفتگو اس دعوت کے ذرائع میں سے ایک اہم ترین ذریعہ ہے۔ خطابت کا مقصود اگر دعوت دین ہو تو اس میں بہت سی باتوں کا لحاظ ضروری ہو جاتا ہے اچھی دعوت کو اچھے انداز میں پیش کرنا ہی اچھی خطابت ہے۔ رسم اذاں کو روح بلالی کی کتنی ضرورت ہے اس کا اندازہ لگانا مشکل نہیں، خطابت انسان ناطق کا خصوصی شرف ہے جسے دولت بیان، قوت گویائی سے نوازا گیا ہے۔ خطیب کے تلخ الفاظ معاشرہ کو تباہ کر کے رکھ دیتے ہیں اور اس کا میٹھا بول آب حیات سے کم نہیں ہوتا۔ اگر الفاظ کے انتخاب میں احتیاط نہ کی جائے اور سلاست لسانی کے بہاؤ میں ٹھہراؤ نہ لایا جائے تو نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہر دل زخمی اور ہر انسان آزردہ۔ کیونکہ زبان کا زخم تلوار کی کاٹ سے کم نہیں، نرم بات، کشادہ رو گفتگو، سلجھا ہوا انداز کلام مخاطب کے قلب و نظر کو تسخیر کر لیتا ہے اور حق بات طریقے سے حق نیت کے ساتھ کہی جائے تو کبھی رائیگاں نہیں جاتی۔

حقیقت یہ ہے کہ ہم لوگ پیغام دعوت کو پہنچانے میں حضرت موسیٰؑ سے افضل نہیں اور ہمارا مخاطب کتنا ہی برا ہو مگر فرعون سے زیادہ برا نہیں تو ایک مخلص خطیب کو اس نصیحت پر کس اہتمام و تاکید سے عمل کی ضرورت ہے۔

مولانا حسن جان (شہید) اور مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ و دیگر علماء کرام پوزیشن ہولڈر طلباء کو انعامات سے نواز رہے ہیں

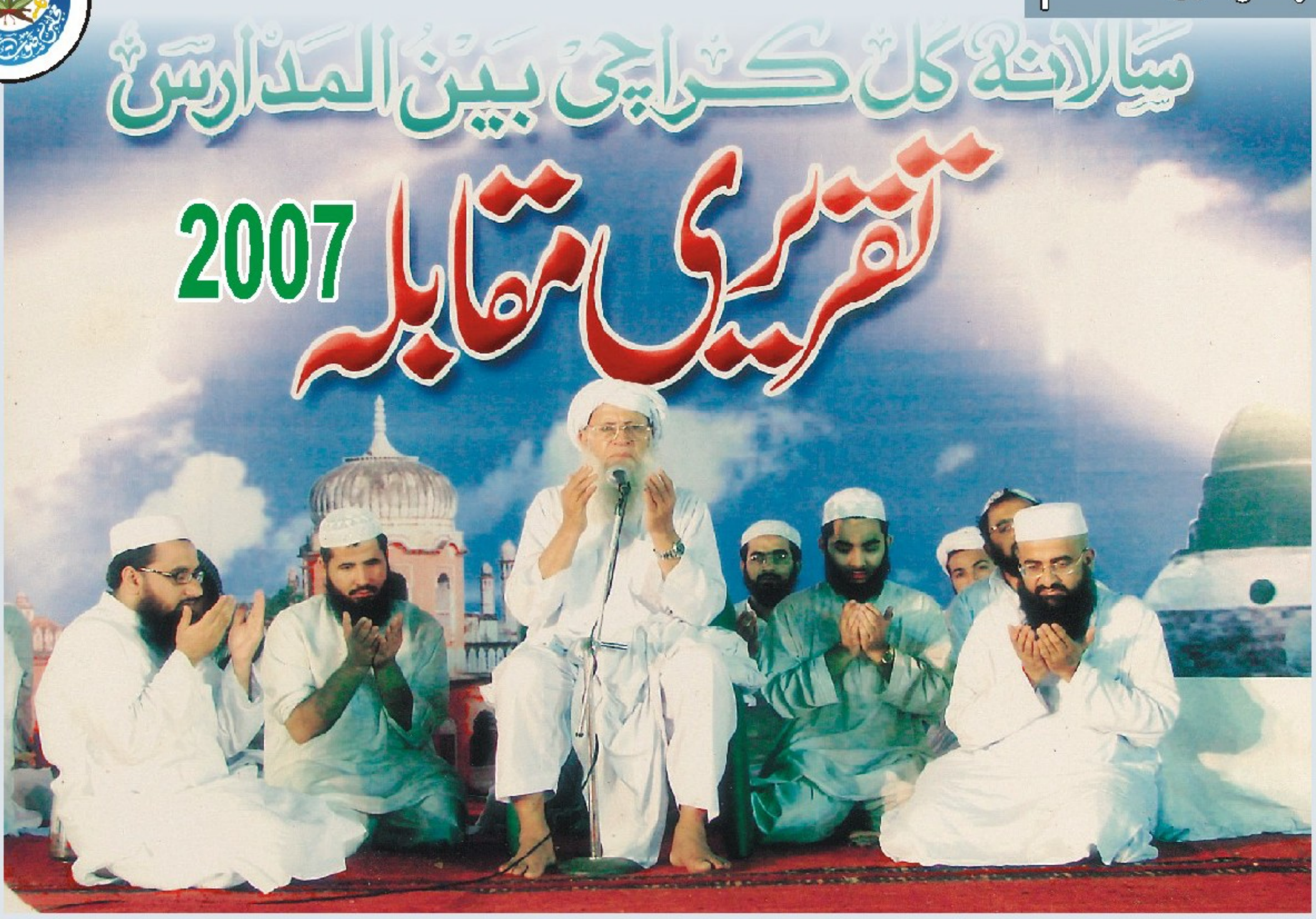

مجلس صوت الاسلام کے زیر اہتمام دوسرا سالانہ تقریری مقابلہ 26 جولائی 2007ء کو منعقد ہوا پہلے تقریری مقابلے کے پہلے مرحلے میں کراچی کے پانچوں اضلاع کی سطح پر مقابلے کرائے گئے ہر ضلع سے 20-20 طلباء کو منتخب کیا گیا اور ہر ضلع میں تین، تین موضوعات رکھے گئے موضوعات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

موضوعات برائے ضلع غربی

(۱) عدل وانصاف (۲) رواداری کا اسلامی تصور

(۳) خواتین کے حقوق اسلام کی نظر میں

موضوعات برائے ضلع وسطی

(۱) اسلام اور مذاہب عالم (۲) اسلامی ریاست کے حقوق وفرائض

(۳) عصبیت وقومیت ایک معاشرتی ناسور

موضوعات برائے ضلع ملیر

(۱) اتحاد کی برکات (۲) اسلام اور حقوق العباد

(۳) اکابر علماء دیوبند اور انکی خدمات

موضوعات برائے ضلع جنوبی

(۱) عفو ودرگزر (۲) دینی مدارس اور انکا کردار

(۳) خدمت انسانی اور خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم

موضوعات برائے ضلع شرقی

(۱) اسلام کا نظام امن (۲) اسلام اور انسانی حقوق

(۳) اقلیتوں کے حقوق اسلامی معاشرے میں

بین المدارس تقریری مقابلوں کے پہلے مرحلے میں اضلاع کی سطح پر ہونے والے ان مقابلوں میں کراچی کے 40 جامعات کے سو طلبہ میں سے 20 طلباء کامیاب ہو کر فائنل مقابلے میں شریک ہوئے، تقریری مقابلے کے فائنل میں وقت کے تقاضوں اور عالمی حالات کے پیشِ نظر تین موضوعات دیئے گئے۔

فائنل مقابلے کے موضوعات

(۱) بین المذاہب مکالمہ کا اسلامی تصور

(۲) شخصی آزادی کا اسلامی تصور (۳) فرقہ وارانہ تشدد، اسباب اور سدباب

اس تقریری مقابلے میں پہلی پوزیشن عطاء الرحمٰن (جامعۃ الرشید)۔ دوسری پوزیشن احمد شاہ بلوچ (جامعہ حنفیہ اورنگی ٹاؤن) اور تیسری پوزیشن حسن دیار (جامعہ اسلامیہ کلفٹن) نے حاصل کی

اس پروقار اور دلچسپ تقریب کے مہمان خصوصی حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب تھے جبکہ حضرت مولانا حسن جان صاحب شہید منصف اعلیٰ کی حیثیت سے اسٹیج پر جلوہ گر تھے آپ کے ساتھ دوسرے منصفین میں مولانا ڈاکٹر سعد صدیقی صاحب (لاہور) مولانا محمد ازہر (ملتان) مولانا احتشام الحق آسیا آبادی (بلوچستان اور مولانا محمد ادریس کنڈیارو (سندھ) شریک تھے۔

دوسرے سالانہ آل کراچی بین المدارس تقریری مقابلے میں ملک بھر سے ممتاز اور جید علماء، نعت خوانوں اور دینی مدارس کے طلباء اور عوام کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔

اول انعام یافتہ تقریر

بین المذاہب مکالمہ کا اسلامی تصور

مقرر
عطاء الرحمٰن

الحاد کی روشن آگ ہوئی پھر کفر کے شعلے بھڑکے ہیں
میں جذب براہیمی لے کر گلزار بنانے آیا ہوں
اس دور کے باطل کے ایوانوں میں حق کہنے کا دستور نہیں
میں اس دستور کو بدلوں گا یہ راز بتانے آیا ہوں
ممکن ہے کسی جانباز کی پھر ملت کو ضرورت پڑ جائے
میں اس خاک وطن کے ہر زرہ کو جانباز بنانے آیا ہوں

نسل انسانی کی بہتات گنجان آبادی ،مال وزر کی فراوانی، تجارتی اغراض کی مجبوری، اسباب معیشت کی کثرت، میڈیا کی وسعت اور عالمی تعلقات کے فروغ نے دور حاضر میں ساری دنیا کو ایک چھوٹے سے گاؤں کی شکل دے دی ہے۔مختلف ادیان و مذاہب کے پیروکار بادل ناخواستہ بھی ایک دوسرے کے قریب ہونے پر مجبور ہو گئے ہیں۔چنانچہ دوسروں کے مذہبی جذبات اور فکر کا لحاظ رکھنا ان حالات میں ناگزیر ہو چکا ہے۔موجودہ صورتحال کے پیدا ہو جانے کے بعد دو ہی راستے رہ جاتے ہیں ایک یہ کہ باہم ٹکراؤ ہو، دوسرا یہ کہ باہمی مفاہمت کی راہ اختیار کی جائے۔ٹکراؤ کی صورت عالمی امن اور انسانیت کیلئے تباہ کن ہے جبکہ مفاہمت کی صورت مفید ترین نتائج کا پیش خیمہ ثابت ہو سکتی ہے۔مسلمانوں کی موجودہ صورتحال بھی مفاہمت کا تقاضا کرتی ہے۔شرعی اصولوں کے تحت دوسرے کے وجود کو برداشت کرنا اور ان کے مذہب کا احترام کرنا ان کی عبادت گاہوں کی حرمت کی پاسداری اور ان کے پیشواؤں پر طعن و تشنیع نہ کرنا ہماری مذہبی تعلیمات کا حصہ ہے۔اسلام دوسروں کے مذہب کے احترام کا درس ہی نہیں بلکہ حکم دیتا ہے۔چنانچہ رب العالمین نے ہمیں یہی تعلیم دی ہے کہ ”ولا تسبوا الذین یدعون من دون اللّٰہ فیسبوا اللّٰہ عدوًا بغیر علم ٥“

اسلام جس مکالمے کی بات کرتا ہے وہ دوسروں کو قریب کر کے اس کے نتیجہ میں دعوت الی اللہ اور سرمدی کامیابی کے لئے آتش سوزاں میں ہمیشہ کی ناکامی سے بچانے کے لئے ہے اور یہی تمام انسانیت کی حقیقی اور دائمی فوز و فلاح کا معیار ہے۔

چنانچہ آپ ﷺ نے اپنی زندگی میں مثالیں پیش کی ہیں آپ کے بالمقابل تین گروہ تھے ایک مشرکین اور دوسرے دونوں اہل کتاب ،مشرکین سے صلح حدیبیہ، بنو قریظہ اور بنو نضیر کے مذاکرات، نجران کے عیسائیوں سے مباحثہ انہی مکالمات کی نظیریں ہیں۔اسلام بین المذاہب مکالمے کا طریق کار واضح کرتا ہے کہ مکالمے میں لطیف پیرایہ اختیار کیا جائے لیکن عقیدہ و شریعت کے اصولوں کو پامال نہ کیا جائے بلکہ اسلام کی بالادستی برقرار رکھی جائے۔چونکہ اسلام ہی آفاقی جامع الصفات اور مجموعۂ محاسن مذہب ہے دیگر مذاہب کے ساتھ اشتراک کی کوئی ضرورت نہیں۔

ہم مکالمے کے قائل ہیں مگر درست ایجنڈے پر اشتراک فی المذہب کو اسلام کے خلاف عالمی سازش تصور کرتے ہیں۔مغرب مخلص ہے تو مذہب کا مکالمہ اسلام کے حقیقی حامیوں اور محققین و علماء سے کریں اسلام ہر دور میں اصول حق، دلیل کا ساتھی اور مظلوم کا حمایتی رہا ہے۔

بالترتیب پہلی اور دوسری پوزیشن حاصل کرنے والے عطاء الرحمٰن اور احمد شاہ بلوچ انعام وصول کر رہے ہیں

دوم انعام یافتہ تقریر

شخصی آزادی کا اسلامی تصوّر

مقرر
احمد شاہ بلوچ

اس قوم میں ہے شوخی اندیشہ خطرناک
جس قوم کے افراد ہوں ہر بند سے آزاد
گو فکر خداداد سے روشن ہے زمانہ
آزادیٔ افکار ہے ابلیس کی ایجاد

سامعین گرامی قدر! اسلام نے شخصی آزادی کو اس حد تک تحفظ دیا کہ کسی شخص کو اس کا جرم کھلی عدالت میں ثابت کئے بغیر اور مجرم کو صفائی کا موقع دیئے بغیر اس کو سزا دینا اسلام میں جائز نہیں۔ فتح مکہ کی تیاری کے موقع پر ایک صحابی حاطب ابن ابی بلتعہؓ نے سرداران مکہ کو خط لکھ کر اس تیاری کی اطلاع دی مگر اس سنگین جرم کے باوجود رسول اللہ ﷺ نے ان کو مسجد نبوی کی کھلی عدالت میں صفائی پیش کرنے کی آزادی دی۔ صفائی پیش کرنے کے بعد آپ ﷺ نے ان کو بری کر دیا۔ اسلام نے لایحب اللّٰہ الجھر بالسوء من القول الامن ظلم کہہ کر ہر شخص کو ظلم کے خلاف آواز اٹھانے کی آزادی دی ہے۔ اگر بچہ اور بچی کا نکاح باپ دادا کے علاوہ کوئی اور کرالے تو اسلام نے ان کو "خیار بلوغ" کی آزادی دے کر شخصی آزادی کو تحفظ دیا۔ اسلام نے ہر شخص کو تمدنی آزادی دی ہے یعنی علم وصنعت کی ترقی، رہن سہن اور ضروریات زندگی کے پورا کرنے میں ہر شخص آزاد ہے چونکہ غلامی اس کے حق میں بہت مانع بنا کرتی تھی تو اسلام نے اس سلسلے میں اپنے اصول وتعلیمات کے ذریعے وسعت وسہولت پیدا کی۔ اسلام نے جنگ میں قید کے علاوہ کسی دوسرے ذریعے سے غلام بنانے کی اجازت نہیں دی حالانکہ اسلام سے قبل کوئی قوم ایسی نہیں تھی جس میں مختلف طریقوں سے غلامی کا رواج نہ ہو۔ جب اسلام آیا تو اس نے ان تمام حیا سوز اور خلاف انسانیت امور کو جو غلاموں کے ساتھ برتے جاتے تھے یکلخت ختم کر دیا۔

سامعین گرامی قدر! عقائد کے حوالے سے اسلام نے شخصی آزادی کو اس حد تک تحفظ دیا کہ لا اکراہ فی الدین کہہ کر ہر شخص کو ایمان لانے نہ لانے میں آزاد رکھا۔ أفأنت تکرہ الناس حتی یکونوا مؤمنین کہہ کر جبری ایمان کو ناپسند کیا اگر اللہ تعالیٰ چاہتے تو سب لوگوں کو مومن پیدا فرماتے ولو شاء لجعلکم امة واحدة لیکن اللہ تعالیٰ نے فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر فرما کر انسانوں کو ایمان قبول کرنے نہ کرنے میں اختیار دیا۔ اسلام نے وصاحبھما فی الدنیا معروفا کہہ کر اولاد کو یہ بتایا کہ ماں باپ کے غیر مسلم ہونے کے باوجود انہیں تبلیغ تو کی جائے مگر ان کی مذہبی آزادی کو نشانہ نہ بنایا جائے۔ اسلام نے فلھم مالنا و علیھم ما علینا کہہ کر ذمیوں کو امن وامان کے ساتھ رہنے کی آزادی دی۔ اسلام نے ولاتسبوا الذین یدعون من دون اللہ کہہ کر یہ بتایا کہ کسی شخص کا جو بھی مذہب وعقیدہ ہو وہ اس کے اختیار کرنے میں آزاد ہے۔ اس کے عقائد کا استہزا اور اس کی دل آزاری نہ کی جائے۔ اسلام نے ہر شخص کو کچھ حدود قیود کا پابند بنا کر فطری آزادی عطا کی لیکن آزادی کا مطلب یہ نہیں کہ جس خدا نے سخر لکم مافی الارض جمعیاً فرما کر تمام مخلوق کو تمہارا غلام بنا کر تمہیں اپنا غلام بنایا تم اس ذات کی غلامی سے بھی انکار کر کے بغاوت پر اتر آؤ اور اس کے بھیجے ہوئے پیغمبروں کو بھی جھٹلاؤ اور اس کی شان میں گستاخیاں کرو۔

سامعین محترم! اسلام کی عطا کردہ آزادی ہی کا کرشمہ ہے کہ امت مسلمہ نے ہر میدان میں ایسے کارنامے سرانجام دیئے جو اس سے پہلے کسی قوم نے سرانجام نہیں دیئے۔ دین وسیاست ہو یا ملک وملت کی خدمت، علم وعمل ہو یا صنعت وحرفت اقتصادیات ومعاشیات کا مسئلہ ہو یا معاشرت واجتماعیت کا، اس میں نہ مرد وعورت کا فرق رہا نہ جوان و بوڑھے کا، نہ آزاد وغلام کا نہ حاکم ومحکوم کا۔ اس عظیم آزادی سے نہ صرف مسلمانوں نے فائدہ اٹھایا بلکہ مسلمانوں کے زیر سایہ بسنے والے غیر مسلم بھی ان حقوق سے پورے طور پر مستفید ہوئے۔ آپ نے اندازہ کر لیا ہوگا کہ اسلام ایک اعتدال پسند مذہب ہے اسلام سے بڑھ کر کوئی روشن خیال نہیں ہو سکتا۔ اسلام اور اہل مغرب کے نزدیک شخصی آزادی کا تصور بالکل جدا جدا ہے۔ اہل مغرب کے نزدیک مادر پدر آزادی ہی اصل ہے جس میں کسی قسم کی کوئی اخلاقی بندش نہ ہو جبکہ اسلام نے انسانی فطرت کا لحاظ رکھتے ہوئے انسان کو حدود وشریعت کا پابند بنا کر ہر شخص کو آزادی دی ہے۔ انسان کو حقیقی انسان اور اشرف المخلوقات کا شرف عطا فرمایا ہے اور اس کو وہ حقوق دیئے ہیں جو دنیا کا کوئی مذہب نہیں دے سکتا۔

اسلام نے انسانی فطرت کا لحاظ رکھتے ہوئے انسان کو حدود و شریعت کا پابند بنا کر ہر شخص کو آزادی دی ہے۔ انسان کو حقیقی انسان اور اشرف المخلوقات کا شرف عطا فرمایا ہے

سوم انعام یافتہ تقریر

مقرر: حسن یار

بین المذاہب مکالمہ — اہمیت، ضرورت، طریقۂ کار

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قوموں کے درمیان رنگ اور نسل کی بنیاد پر فرق اور تفاوت کو رد کر دیا۔ حاکم و محکوم، مولیٰ و بندہ...... آقا و غلام کے مابین سارے فرق مٹا دیئے گئے اور قوموں کو ایک دوسرے کے ساتھ محبت و اخلاق کے ساتھ پیش آنے کا درس دیا۔ حضور ﷺ نے دوسروں کو خود بھی برداشت کیا ور دوسروں کو بھی یہی تعلیم دی۔ اس نئے دین نے جہاں اور باتیں متعارف کروائیں وہاں اس نے قوموں اور ملکوں کے مابین فاصلے کم کرنے کے لئے مکالمے اور گفت و شنید کی بنیاد بھی ڈالی۔ ایک دوسرے کو سننے اور سنانے کی اہمیت واضح کی۔ مکالمہ بین المذاہب کے ضمن میں اسلام کا نقطہ نظر کیا ہے اور جدید دور میں اس کی اہمیت کس قدر ہے یہ ایک حقیقت ہے کہ اسلام دیگر مذاہب و اقوام کے ساتھ ربط و تعلق اور مکالمہ کو فروغ دینا چاہتا ہے۔ کیا ہم اس اصطلاح کے ذریعے اسلام کے پیغام کو دوسروں تک نہیں پہنچا سکتے۔ قرآن حکیم نے واضح الفاظ میں دیگر مذاہب بالخصوص اہل کتاب کو کلمہ سواء کی دعوت دی ہے سورہ آل عمران کی آیت ۶۴ میں ارشاد الٰہی ہے۔ **قل یا اهل الكتاب تعالو الیٰ کلمةٍ سواء بیننا و بینکم الّانعبد الّا اللّٰہ ولا نشرک به شیأً ولاَ یتخذ بعضنا بعضاً ارباباً من دون اللّٰہ فان تولو افقولو اشهدو ا انا مسلمون**

ترجمہ: اے پیغمبر! کہہ دیجئے اے اہل کتاب آؤ ایک ایسی بات کی طرف جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں ہے یہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہ کریں، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور ہم میں سے کوئی اللہ کے سوا کسی کو اپنا رب نہ بنائے، اس دعوت کو قبول کرنے سے اگر وہ منہ موڑیں تو صاف کہہ دو کہ گواہ رہو کہ ہم تو فرمانبردار ہیں۔

سامعین محترم! دیکھا جائے تو دنیا کی تاریخ میں یہ پہلا موقع تھا کہ جب کسی نبی اور پیغمبر نے خود آگے بڑھ کر دوسروں کو باہمی گفت و شنید اور مکالمے کی دعوت دی اور ایسی ایسی بنیادیں قائم کیں، جن سے باہمی فاصلے کم ہوتے ہیں اور چونکہ یہودیت، عیسائیت اور اسلام کی بنیادیں ایک ہی ہیں، تینوں مذاہب نے ملت ابراہیمی ہی کی گود سے جنم لیا ہے اس لئے مسلمانوں کو یہ بھی ہدایت کی گئی۔

ولا تُجادلوا اهل الكتاب الا بالّتی هِیَ احسن اور تم اہل کتاب سے جھگڑا نہ کرو مگر اس طرح جو عمدہ اور احسن ہو۔ وجہ یہ ہے کہ جھگڑنے اور حجت بازی کرنے سے معاملات سلجھنے کے بجائے الجھتے ہیں اسی لئے یہ حکم بڑی اہمیت رکھتا ہے اور خود نبی کریم ﷺ نے نجران سے آنے والے عیسائیوں کے ساتھ اور مدینہ منورہ کے یہودیوں کے ساتھ بڑے طویل مکالمے اور مذاکرات کئے اور دونوں کے مابین ایسی قدریں تلاش کیں جن کا مقصد باہمی رشتوں کو مضبوط اور مستحکم کرنا تھا۔

(۱) احترام مذاہب کے حوالے سے اسلامی تصور یہ ہے کہ تمام اہل مذاہب اپنے اپنے مذاہب پر رہتے ہوئے امن سے رہیں، آپس میں جنگ و جدال نہ کریں۔

(۲) دیگر مذاہب سے بات چیت کا اسلامی تصور یہ ہے کہ اسلام ایک دعوتی دین ہے اور وہ اس دعوت کو دنیا کے ہر فرد اور طبقے تک پہنچانا چاہتا ہے اور یہ تبھی ممکن ہے کہ جب افراد و اقوام سے قربت اختیار کی جائے۔ اسلام کی عالمگیریت کا بھی تقاضا ہے۔ اسی طرح جو غلط فہمیاں، شکوک و شبہات، بے خبری، تعصب اور دوری کی وجہ سے جڑ پکڑ جاتے ہیں ان کا ازالہ اس دعوت کے ذریعے کیا جا سکتا ہے۔ اسلام دیگر اقوام اور مذاہب

کے ساتھ محبت ورواداری اور عمدہ اخلاق کا برتاؤ کرنا چاہتا ہے۔ آج کی دنیا میں یہی وہ ہتھیار ہیں جن سے دلوں کو جیتا جاسکتا ہے۔ اور دشمن پر فتح پائی جاسکتی ہے۔

(۳) جناب نبی کریم ﷺ کے دیگر مذاہب کے لوگوں سے تعلقات اور برتاؤ یہ ہے کہ آپؐ نے غیر مسلموں کے ساتھ جو احسان وہمدردی اور خوش خلقی کے معاملات کیئے وہ تاریخ انسانی کا روشن باب ہیں۔ مگر آج پوری دنیا میں بین المذاہب مکالمہ کا شور وغوغا ہے، مغربی مستشرقین اس میں پیش پیش ہیں۔ کیا آپ نے کبھی سوچا کہ اس کے پیچھے کیا عوامل کارفرما ہیں۔ اسلام تو بین المذاہب مکالمہ کا پرزور داعی ہے بلکہ ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ نے باہمی الفت ومحبت سے رہنے اور عالمی امن کے قیام کے لئے بین المذاہب مکالمات، افہام وتفہیم اور گفت وشنید کی سب سے پہلے روایت ڈالی ہے۔ مگر مغرب اس خوش نما نعروں کی آڑ میں ہمارے مذہب، ہماری شریعت اور ہمارے کلچر پر حملہ آور ہونا چاہتا ہے اور اپنے تضادات کے مجموعہ مذہب کی خامیوں کو چھپا کر اعتدال کی آڑ میں دنیا سے اپنا متعصب چہرہ چھپانا چاہتا ہے۔ اسلام ابدی اور سچا مذہب ہے جبکہ دیگر مذاہب تحریف وتبدیلی کا شکار ہیں۔

(۴) اشتراک فی المذاہب جس پر صدیوں سے کام ہوتا آرہا ہے اور اب بھی ہورہا ہے اور وہ یہ ہے کہ مختلف مذاہب کی باتوں کو جمع کرکے ایک مشترکہ مذہب تشکیل دیا جائے اور ایسا کرنے والوں کا خیال ہے کہ تمام مذاہب کی سچائیوں اور خوبیوں کو ایک ہی مذہب کی صورت میں جمع کرلیا جائے۔

اشتراک فی المذاہب کے عنوان سے آج بھی دنیا کے مختلف حصوں میں کام ہورہا ہے اور یہ تصور دیا جارہا ہے کہ تمام مذاہب کی سچائیاں اور خوبیاں ایک جگہ جمع کرلی جائیں اور جھگڑے کی باتوں کو چھوڑ دیا جائے۔ جس کی ایک مثال یہ ہے کہ توحید خالص پر چونکہ مختلف مذاہب میں تنازع ہے اس لئے اسے زیر بحث نہ لایا جائے اور بعض اخلاقیات پر سب مذاہب متفق ہیں اس لئے انہیں کو مذہب کی بنیاد بنالیا جائے اور وہیں تک مذہب کو محدود کیا جائے ہمیں اس سلسلے میں قرآن کریم سے واضح رہنمائی ملتی ہے کہ جب قریش مکہ نے نبی اکرم ﷺ کو اجتماعی طور پر پیشکش کی کہ آپ ہمارے بتوں کی نفی کرنا چھوڑ دیں اور ہم آپ کے دین کے بارے میں کچھ لچک پیدا کرلیتے ہیں اور اس طرح مل جل کر گزارہ کرلیتے ہیں تو قرآن کریم میں سورۃ الکافرون کے ذریعے اس پیش کش کو قطعاً مسترد کردیا گیا اور ہمیشہ کے لئے اعلان کردیا گیا کہ عقیدہ کے بارے میں کسی قسم کی کوئی لچک قابل قبول نہیں ہے۔

(۵) عالمی امن میں مذاہب کا کردار یہ ہے کہ آج دنیا میں بدامنی، بے سکونی، جنگ وجدال اور دہشت گردی کا دور دورہ ہے اور ہر مکتبہ فکر پریشان اور فکر مند ہے اور بہت سی جگہوں پر آپ نے یہ بات سنی ہوگی کہ مذہبی رجحان رکھنے والے نوجوان اس صورتحال کے ذمہ دار ہیں اور انہی کی وجہ سے دنیا افراتفری کا شکار ہے۔ میرے خیال میں مذہبی رجحانات کے حامل نوجوان دنیا میں بدامنی کے بجائے امن قائم کرنے کا باعث بن سکتے ہیں اور مذہب ہی وہ بنیاد ہے جو عالمی امن قائم کرنے کا سبب بن سکتا ہے۔ آج ہماری سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ معاشرہ میں مذہبی تعلیمات کو فروغ دیا جائے اور ہر مذہب کے پیشوا اپنے مذہب پر یقین رکھنے والوں کو مذہبی تعلیمات وروایات پر عمل کرنے کی طرف متوجہ کریں۔ ہماری سب سے بڑی خامی یہ ہے کہ دنیا میں ایسی قوتیں غالب آگئیں ہیں جو لادینیت اور مذہب سے بیزار ہیں اور مذاہب کو بدنام کرنے کی سازش پر عمل پیرا ہیں اور اپنے مذموم مقاصد کو مذہبی رنگ دے کر دنیا کے سامنے پیش کررہی ہیں۔

مذاہب عالمی امن کی بنیاد بن سکتے ہیں بشرطیکہ ہر مذہب کے پیروکار اپنی اپنی مذہبی تعلیمات پر عمل کرکے انہیں اپنے معاشروں میں رواج دیں اور بین المذاہب مکالمہ سیاست دانوں اور حکمرانوں کے بجائے مذہبی شخصیات کے درمیان شروع کیا جائے اور سنجیدگی سے مذاہب کی تعلیمات کو فروغ دیا جائے اور یہ سب کچھ تبھی ممکن ہے کہ جب ہر گروہ اور جماعت اپنے ذاتی مفادات کو قربان کرکے انسانوں کے اجتماعی مفادات کے تحفظ کا عزم کرلیں۔

جب ہر مذہب کے پیروکار انسان کو وہی اہمیت دیں گے جو ان کے مذہب میں دی گئی ہے تو یہ دنیا خود بخود امن وسلامتی، محبت والفت اور ہمدردی کا مرکز بن جائے گی۔

اعزاز

براعظم ایشیا میں طلبہ سرگرمیوں کو مانیٹر کرنے اور طلبا کے حقوق کی جنگ لڑنے والے ایک عالمی ادارے نے مجلس صوت الاسلام کی طلبہ سرگرمیوں اور بالخصوص تقریری مقابلوں کی تقاریب کو ایشیا بھر میں "تیسرے نمبر" کی طلبہ سرگرمی قرار دیا ہے۔

ایشین ڈی بیٹنگ ویب سائٹ (Asian debating Website) کے نمائندے نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے کہ مجلس صوت الاسلام غیر نصابی حوصلہ افزا سرگرمیوں پر مبنی تقریری مقابلوں کا سلسلہ ایشیا میں تیسرے نمبر پر ہے جو ہر سال طلبہ کے درمیان مختلف عالمی نوعیت کے اہم عنوانات پر ڈی بیٹ کرا کر خطیر رقم انعام میں دیتی ہے۔ نمائندہ نے مزید لکھا ہے کہ تین سالوں میں دینی مدارس کے طلباء نے بہت ہی بااعتماد لہجے میں تقاریر کی ہیں اور اہم بات یہ سامنے آئی ہے کہ اس مقابلے کی ججمنٹ کیلئے چاروں صوبوں کے معروف علماء کو مدعو کیا جاتا ہے اور مقابلے میں طلبا کو دیا جانے والا انعام کسی بھی سرکاری وغیر سرکاری تعلیمی وتنظیمی ادارے کے مقابلے میں سب سے زیادہ ہے۔ 2008 میں ہونے والے تقریری مقابلوں میں پہلی دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کرنے والوں کو بالترتیب سوا لاکھ 80 ہزار اور 60 ہزار روپے نقد انعام دیا گیا۔

قارئین کرام! بلاشبہ یہ دینی مدارس کے طلباء کی حوصلہ افزائی اور معاشرے میں ان کو صحیح مقام دلانے کی جدوجہد ہے جو اللہ کی توفیق سے جاری رہے گی اور مجلس صوت الاسلام کے لیے یہ اعزاز ہے کہ ایک عالمی گیلپ سروے میں اس کی طلباء سرگرمیوں کو ایشیا میں تیسرا نمبر قرار دیا۔

تقریری مُقابلہ 2008

تیسرا سالانہ تقریری مقابلہ 5 جون 2008ء کو منعقد ہوا پہلے تقریری مقابلے کے پہلے مرحلے میں کراچی کے پانچوں اضلاع کی سطح پر مقابلے کرائے گئے ہر ضلع سے 20-20 طلباء کو منتخب کیا گیا اور ہر ضلع میں تین، تین موضوعات رکھے گئے جنکی تفصیل نذر قارئین کی جاتی ہے۔

موضوعات برائے ضلع شرقی

(۱) اسلام اور مذاہب عالم (۲) اسلامی معاشرے میں علماء کا کردار (۳) لسانیت اور فرقہ واریت

موضوعات برائے ضلع وسطی

(۱) بدامنی اور اس کا وبال (۲) مناقب ائمہ اربعہ (۳) خواتین کے حقوق اسلام کی نظر میں

موضوعات برائے ضلع جنوبی

(۱) خونِ ناحق کا وبال (۲) اسوۂ حسنہ اور ہماری زندگی

(۳) اکابر علماء دیوبند اور ان کی خدمات

موضوعات برائے ضلع ملیر

(۱) صبر و تحمل کی فضیلت (۲) امنِ عالم میں مسلمانوں کا کردار

(۳) عظمت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

موضوعات برائے ضلع غربی

(۱) سیرت خلفاء راشدین (۲) اسلام اور انسانی حقوق

(۳) اقلیتوں کے حقوق اسلامی معاشرہ میں۔

تقریری مقابلوں کے پہلے مرحلے میں اضلاع کی سطح پر ہونے والے ان مقابلوں میں کراچی کے 41 جامعات کے ایک سو طلبہ میں سے 15 کامیاب طلباء کا فائنل کے لئے انتخاب کیا گیا۔

فائنل مقابلہ 2008ء کے موضوعات

فائنل کے لئے تین بہترین موضوعات کا چناؤ کیا گیا۔

(۱) دعوت و تبلیغ میں حکمت کی اہمیت اور جدید ذرائع ابلاغ کا استعمال

(۲) اختلاف رائے اور اس کا احترام (۳) قتل ناحق، اسباب، اثرات اور وبال

اس روح پرور تقریب کے مہمان خصوصی حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب تھے جبکہ منصفِ اعلیٰ کی حیثیت سے مولانا عبدالقیوم حقانی اسٹیج پر جلوہ افروز تھے آپ کے ساتھ دوسرے منصفین میں مولانا ڈاکٹر سعد صدیقی صاحب، مفتی احتشام الحق آسیا آبادی صاحب، مولانا زاہد الراشدی صاحب اور مفتی محمد ادریس صاحب شریک تھے۔

تقریری مقابلے میں پہلی پوزیشن عتیق الرحمٰن (جامعہ دارالعلوم الصفہ) دوسری پوزیشن عبدالسمیع (جامعہ دارالعلوم کراچی) اور تیسری پوزیشن شاہد الاسلام (جامعہ دارالعلوم الصفہ) نے حاصل کی۔

میڈیا وار اور عالم اسلام

خطابت ''ابلاغ'' کے ذرائع میں سے بہت بڑا ذریعہ ہے اور خطابت' دعوت اور دفاع کے میدان کی بھی ایک بہت بڑی ضرورت ہے۔خطابت کی اہمیت اس کے کردار اور رول کو ایک واقعے کے تناظر میں سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور میں غزوہ خندق کے موقع پر کفار کا متحدہ محاذ بنا تھا' مدینہ کی ایک چھوٹی سی آبادی کیخلاف یہ متحدہ محاذ بنایا گیا۔ جس نے مدینہ کا محاصرہ کر لیا تھا' قرآن کریم نے یہ کیفیت بیان کی ''اِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَ بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَ تَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا''، ان تمام مراحل سے گزر کر محاصرہ ناکام ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے کچھ نہیں کیا بس تھوڑی ہوا تیز کر دی تو سارا معاملہ بدل گیا۔جب یہ متحدہ محاذ مدینہ منورہ کے محاصرے میں ناکام ہو گیا اور قبائل شکست کھا کر واپس جا رہے تھے تو جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ منورہ میں مسجد نبوی میں خطبہ ارشاد فرمایا۔اس خطبے کے دو جملوں کی طرف توجہ دلانا چاہوں گا۔ایک بات کو تو بخاری نے نقل کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کفار کا زور لگ چکا اب یہ ہمارے خلاف متحد نہیں ہوں گے یہ اپنا زور لگا چکے بدر میں' اُحد میں' خندق میں۔ان کا آخری زور یہی تھا کہ قبائل کا متحدہ محاذ بنا کر ہم پر چڑھائی کر دیں۔اس سے زیادہ یہ کچھ نہیں کر سکتے تھے اب یہ کبھی مدینہ پر حملہ نہیں کریں گے۔اب جب بھی جائیں گے ہم جائیں گے۔

دوسرا اعلان یہ فرمایا کہ تلوار کی لڑائی میں یہ شکست کھا چکے ہیں اب یہ زبان کی جنگ لڑیں گے۔خطابت کی' شاعری کی' اب یہ عرب قبائل کو تمہارے خلاف بھڑکائیں گے تمہیں بدنام کریں گے' تمہاری مذمت کریں گے، تمہارے خلاف پروپیگنڈہ کریں گے۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام سے پوچھا تلوار کی جنگ میں تم میرے ساتھ تھے زبان کی جنگ میں کون ساتھ ہوگا؟ گویا حضور ﷺ نے فرمایا اب میڈیا وار ہوگی' اس جنگ میں کون میرے ساتھ ہے؟

مؤرخین لکھتے ہیں کہ تین صحابہ رضی اللہ عنہم کھڑے ہو گئے۔حسّان بن ثابت' کعب بن مالک' عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔تینوں انصاری تھے تینوں اپنے دور کے بڑے شاعر تھے۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ یہ جنگ ہم لڑیں گے تینوں نے میڈیا کی جنگ خوب لڑی۔

میڈیا کی اس جنگ کا ایک منظر جو تاریخ اسلامی کا اہم واقعہ ہے کہ عمرے کی ادائیگی کا منظر ہے اور پندرہ سو صحابہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیساتھ احرام باندھے ہوئے مکہ اتر رہے ہیں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اونٹنی کی مہار عبداللہ بن رواحہ کے ہاتھ میں ہے۔صحابہ تلبیہ پڑھ رہے ہیں اور عبداللہ بن رواحہ رجزیہ شاعری کر رہے ہیں۔جس میں کفار کو للکار رہے ہیں اور فاتحانہ انداز میں دعوت مبارزت دے رہے ہیں یہ منظر دیکھ کر حضرت عمر نے منع کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ''دَعْهُ يَا عُمَر'' ''عمر چھوڑ دو پڑھنے دو انکو۔'' ان کے اشعار کافروں کے سینوں میں تمہارے تیروں سے زیادہ کاری ضرب لگاتے ہیں''

محترم حضرات! یہ تھی میڈیا کی جنگ، جہاد باللسان۔صحابہؓ نے یہ جنگ بھی خوب لڑی اور جیت کر دکھائی میڈیا کی جنگ۔بہت مشکل جنگ ہے۔جس میں افرادی قوت بھی کم ہوتی ہے اور اسباب جنگ بھی محدود ہوتے ہیں اور عقل کا عمل دخل زیادہ ہوتا ہے۔ میڈیا اور تحریر و تقریر کی جنگ کا ایک ایمان افروز واقعہ ہے کہ قبیلہ بنو تمیم کے لوگ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ ہمارے ساتھ خطابت' شعر و شاعری کا مقابلہ کریں اگر مقابلہ آپ جیت گئے تو ہم اسلام قبول کر لیں گے۔چنانچہ تقریر اور شاعری کا مقابلہ ہوا اور مسلمان جیت گئے اور بنو تمیم والے اسلام لے آئے۔اسی طرح رکانہ عرب کا مشہور پہلوان تھا جس نے حضور ﷺ سے کہا تھا کہ جناب میں تو پہلوانی کی زبان سمجھتا ہوں۔میرے ساتھ کشتی لڑی جائے۔کشتی میں بچھاڑ لیا تو ٹھیک ہے حضور ﷺ نے رکانہ کو تین دفعہ بچھاڑا اور وہ اسلام لے آیا۔

تو میں یہ عرض کیا کرتا ہوں کہ کفر جس میدان میں چیلنج کرے اس میدان میں اس چیلنج کو قبول کرنا سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

یہ مقابلے کا میدان ہے میڈیا کا میدان بھی مقابلے کا ہے آج تو جنگ ہی میڈیا کی ہے یہ جنگ لڑنا بھی ہمارے ذمہ ہے یہ جنگ بھی سنت رسول ہے۔

مجلس صوت الاسلام کے قیام کے وقت سے میں ان حضرات کے ساتھ ہوں اور اس مسلسل پیش رفت پر ان کو مبارکباد دیتا ہوں کہ یہ حضرات میڈیا کی جنگ اچھے انداز میں لڑ رہے ہیں اور اس میں آگے بڑھ رہے ہیں جو خوشی کی بات ہے اللہ رب العزت ان کی کاوشوں کو قبول فرمائے۔

طلباء کا مقام

ہم چاہتے ہیں کہ دینی مدارس کے طلباء کی بے پناہ صلاحیتوں کو پوری دنیا میں اجاگر کیا جائے

مولانا مفتی ابوہریرہ کا تقریری مقابلے کی تقریب سے خطاب

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد

ملک بھر سے تشریف لائے ہوئے معزز علماء کرام، صدر مجلس، شیخ المشائخ حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب، جناب محترم مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب اور مصنفین حضرات، جناب علامہ مولانا زاہد الراشدی صاحب، ڈاکٹر محمد سعد صدیقی صاحب، مفتی احتشام الحق آسیا آبادی صاحب، مفتی ادریس سومرو صاحب اور دیگر اکابرینِ ملت السلام علیکم ورحمتہ اللہ۔

اتنے بڑے مجموعے میں جہاں ہمارے اساتذہ کرام موجود ہوں مجھے بڑی شدت سے کم علمی کا احساس ہو رہا ہے مگر چونکہ میزبان ہونے کی حیثیت سے بڑے حضرات فرما رہے ہیں کہ آپ بھی لب کشائی کریں۔ آپ جانتے ہیں کہ مجلس صوت الاسلام چند سالوں سے دینی مدارس کے تحفظ میں اور دینی علوم پڑھنے والے طلباء کے لئے بہت سی خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ ہمارے اغراض ومقاصد یہ ہیں کہ ہم اپنے دینی مدارس کا تحفظ کریں ہم علوم نبوت حاصل کرنے والوں کا تحفظ کریں۔ تحریک شروع ہونے کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ جس تیزی کے ساتھ پورے عالم میں حالات بدلے، حالات نے پلٹا کھایا اور پھر

مجلس صوت الاسلام کے سرپرست مولانا مفتی محمد محی الدین تقریری مقابلے کی تقریب سے خطاب کررہے ہیں

جس تیزی کے ساتھ دینی مدارس اور دینی مدارس سے واسطہ افراد پر ایسی ضربیں اور قدغن لگائی گئیں جس کی چودہ سو سال کی تاریخ میں کوئی نظیر نہیں ملتی۔ آپ موجودہ حالات سے واقف ہیں، آپ نے دنیا کے حالات کا موازنہ کیا ہوگا اس وقت پورے عالم میں پوری دنیا میں، دینی مدارس سے واسطہ افراد کے خلاف ایک ایسا پروپیگنڈہ کیا جارہا ہے کہ جس کے سامنے بند باندھنا ضروری تھا، اس عالم کو بتانا ضروری تھا کہ دینی مدارس کا کسی بھی قسم کی تخریب کاری، کسی بھی قسم کی دہشت گردی سے کوئی رتی برابر بھی تعلق نہیں۔

ہم آج کے اس اجتماع سے پورے عالم کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ہمارا مذہب، ہمارے مدارس، ہمارے یہ طلباء، ہمارے یہ علماء، ہمارے یہ اکابر، ہمارے یہ اساتذہ، دینی مدارس سے تعلق رکھنے والے تمام لوگ دہشت گردی سے نفرت کرتے ہیں۔ ہمارا قرآن دہشت گردی، تخریب کاری پر لعنت بھیجتا ہے، ہمارا دین اس پر لعنت بھیجتا ہے۔

میرے عزیزو! شدت پسندی کو بھی دو چیزوں میں منحصر کیا جاتا ہے۔ شدت پسندی بہت اچھی چیز ہے ہم اسلام کے اندر شدت پسند قوم ہیں اپنے مذہب ماننے کے لئے ہم میں شدت ہونی چاہئے اگر مسلمان نماز پڑھنا چاہتا ہے، اگر مسلمان ٹوپی پہننا چاہتا ہے، اگر مسلمان علوم نبوی حاصل کرنا چاہتا ہے یہ اس کا بنیادی حق ہے اسے بنیادی حق حاصل ہوکر رہے گا دنیا کی کوئی طاقت اسے نہیں روک سکتی اس میں کوئی گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے ہماری اس تحریک کا بنیادی مقصد اس پروپیگنڈے کو ختم کرنا تھا ہم نے مختلف طریقوں سے مختلف سیمینار سے اس کا منہ توڑ جواب دیا ہے اور الحمدللہ دیتے رہیں گے۔ دوسری بات یہ تقریری مقابلہ پیچ جانیئے آج مجھے خوشی ہے کہ ہماری محنت رنگ لارہی ہے، 2006 میں پہلا تقریری مقابلہ ہوا، 2007ء میں دوسرا تقریری مقابلہ ہوا، پہلے مقابلے میں تین سو درخواستیں ملیں، دوسرے مقابلے میں پانچ سو درخواستیں ملیں اور تیسرے مقابلے میں سات سو پچیس درخواستیں ملیں۔ یہ میں ان قوتوں کو بتانا چاہتا ہوں انہیں یہ دکھانا چاہتا ہوں میرا بنیادی مقصد یہ ہے کہ آپ کی یونیورسٹی میں پڑھنے والا طالب علم، آپ کی آکسفورڈ یونیورسٹی میں پڑھنے والا طالب علم، آپ کا جدید ماڈرن بننے والا طالب علم آکر آج اگر مقابلہ کرنا چاہتا ہے، پوری دنیا میں چیلنج کرتا ہوں، آئے ہمارے ساتھ مقابلہ کرے ہمارا طالب علم اس سے مقابلہ کرے گا اس وقت 57 ستاون ملکوں میں یہ آواز جارہی ہے انٹرنیٹ کے ذریعے، میڈیا کے ذریعے، ہم میڈیا کی افادیت کو تسلیم کرتے ہیں، ہم ذرائع ابلاغ کی افادیت کو تسلیم کرتے ہیں اور یہ بتانا چاہتے ہیں کہ دینی مدارس میں پڑھنے والا طالب علم جاہل نہیں ہوتا یہ دنیا کے تمام نظاموں پر نظر رکھنے والا ہوتا ہے۔

مجلس صوت الاسلام کا بنیادی مقصد یہی ہے کہ آج کی جو نوجوان نسل فحاشی، عریانی اور تخریب کاری اور دہشت گردی جیسے سیلاب میں بہہ نہ جائے ہم ان کو صحیح اسلامی تعلیمات سے مزین کریں اور جو ہمارا معاشرہ برائیوں کی دلدل میں پھنستا جارہا ہے قتل و غارت گری، فساد، فسق و فجور ان تمام کے لئے ہم ایک بند باندھیں اور انشاءاللہ اکابرین حضرات ہمارے ساتھ رہیں گے۔

میرے دوستو! بہت سی قوتیں یہ چاہتی ہیں کہ یہ اجتماع نہ ہو اور حق کی آواز دب جائے مگر ہم اس آواز کو دبنے نہ دیں گے دعا کریں کہ پوری دنیا میں ہم چیلنج کریں کہ پوری دنیا میں کوئی ہے تو ہمارے ساتھ مقابلہ کرے۔ کسی بھی موضوع پر گفتگو کرے ہم انشاءاللہ اس کا مقابلہ کریں گے، آخر میں آپ تمام حضرات کا ملک بھر سے آئے ہوئے اکابرین حضرات کا تہہ دل سے مشکور ہوں۔

اللہ پاک ایسے اسباب اور وسائل دے دیں کہ ان طلباء کو پورے عالم میں لے کر جاؤں اور انٹرنیشنل ڈبیٹ کرنے کا اعلان کروں

اول انعام یافتہ تقریر

دعوت و تبلیغ میں حکمت

عتیق الرحمٰن جامعہ الصفہ کراچی

حقیت میں دین الہٰی وہ شجرۂ طیبہ ہے جسکی جڑوں کو ثابت رکھنے اور اسکی شاخوں کو آسمان تک پہنچانے کیلئے ''دعوت و تبلیغ'' سے اسکی آبیاری ضروری ہے' یہ ایک اجتماعی فرض کفایہ ہے' اور اسی مقدس مشن کی وجہ سے اس امت کو ''خیر امت'' کہا گیا'' بلغوا عني ولو آية'' جیسے ارشاد سے ماخوذ یہ وہ اصول ہے جسے اپنا کر ویرانۂ ہستی کو رشکِ بہار کیا جاسکتا ہے' دعوت کی حقیقی فضیلت اس سے بڑھ کر اور کیا ہوسکتی ہے کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں اگر اللہ رب العزت تیرے ذریعے ایک آدمی کو بھی ہدایت دیدیں تو یہ تیرے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے' یقیناً دعوت ایک فکری و عمرانی تقاضا ہے جسکی اساس ولتکن منکم امة یدعون الی الخیر پر ہے' مگر اس تقاضے کی ایفا کا بنیادی اصول یہ ہے کہ دعوت' حکمت کے ساتھ ہو' ادع الی سبیل ربک بالحکمة اور دعوت جب حکمت کے سانچے میں ڈھل جائے تو اسکے قبول کرنے کیلئے مخاطب کے دل کا دروازہ کھل جاتا ہے' کیونکہ اس کارگر نسخے کے پیچھے وقل لعبادی یقول التی هی احسن کا نورانی فرمان کارفرما ہوتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمرو بن مرہ جہنیؓ کو جب اپنے قبیلے کی طرف دعوتی مہم کیلئے بھیجا تو اسی اسلوب کی تلقین فرمائی' علیک بالرفق و القول السدید' حضرت طفیل دوسی رضی اللہ عنہ کو قبول اسلام کے بعد فرمایا' ارجع الی قومک' فادعهم' وارفق بهم 'اپنی قوم کی طرف لوٹ جاؤ اور انہیں دعوت دو لیکن انکے ساتھ نرمی اختیار کرو' دعوت میں حکمت کیا ہے؟ یہ سوال حل کرنے کیلئے دعوت و تبلیغ میں حکمت کے تمام عناصر اور اسکی صفات کا جائزہ لینا پڑے گا' چنانچہ

☆ حکمت کا اولین پہلو یہ ہے کہ دعوت قولِ لیّن کے ذریعے ہو' یہ وہ اسلوب ہے جسکی تلقین اللہ نے انبیاء سے بھی فرمائی' فقولا له قولا لیناً لعله یتذکر او یخشیٰ

☆ حکمت کا دوسرا پہلو۔ داعی کا انداز باوقار ہونا چاہئے' وقل لهم فی انفسهم قولا بلیغا

☆ حکمت کا تیسرا پہلو۔ دعوت میں ترغیب و ترہیب کا اہتمام ہونا چاہئے۔

☆ حکمت کا چوتھا پہلو۔ دعوت کیلئے ماحول سازگار ہو

☆ حکمت کا پانچواں پہلو۔ دعوت میں ''یسّروا ولاتعسّروا'' کے مقتضیٰ پر عمل ہو۔

☆ حکمت کا چھٹا پہلو۔ آغازِ کلام نکاتِ اختلاف سے نہیں بلکہ نکاتِ اتفاق سے ہونا چاہئے' تعالوا الی کلمة سواءٍ بیننا و بینکم

☆ حکمت کا ساتواں پہلو۔ دعوت میں شریعت کے تمام احکامات کا بوجھ مخاطب کی گردن پر نہ ڈالا جائے۔

☆ حکمت کا آٹھواں پہلو۔ مخاطب کے معاشرتی و سیاسی مقام و مرتبے کی رعایت کی جائے۔

☆ حکمت کا نواں پہلو۔ فتویٰ بازی اور فلسفہ طرازی سے پرہیز کیا جائے۔

☆ حکمت کا دسواں پہلو۔ دعوت میں اختصار کو ملحوظ رکھا جائے۔

☆ حکمت کا گیارواں پہلو۔ دعوت میں جبر و اکراہ سے اجتناب کیا جائے' کیونکہ دین میں کوئی جبر نہیں' لا اکراہ فی الدین

داعی کی دعوت اگر حکمت کی ان صفات سے مزین ہو تو جادۂ منزل کے متلاشیوں کو سراغ راہ مل جائے گا' اور وہ محسوس کریں گے کہ اسلام کوئی تنگ نظر مذہب نہیں بلکہ ایک فکری' عمرانی اور روحانی آستانہ ہے۔

جہاں مایوسیاں امید کے سانچوں میں ڈھلتی ہیں
جہاں ڈوبی ہوئی قسمت کے تارے پھر ابھرتے ہیں
یہاں ایمان ملتا ہے ' یہاں تقدیر بنتی ہے
یہاں بگڑے ہوئے دنیا کے آ آ کر سنورتے ہیں

تسخیرِ قلوب کا فن

دارالعلوم کراچی کے عبدالسمیع نے دوسری پوزیشن حاصل کی

دعوت وتبلیغ کی ضرورت واہمیت کو سمجھنے کے لئے اگر اطراف عالم پہ نظر ڈالیں تو ہمیں دکھائی دے گا کہ آج انسانیت نظام ہائے کفر و باطل کی ریشہ دوانیوں سے مضطرب، بے چین اور پریشان ہے، منافقانہ سیاست، معاشی استحصال، ملکی اور بین الاقوامی دہشت گردی، قتل و قتال اور جنگ وجدال کے بھیانک مناظر اور آپس کی لاانتاہی لڑائیوں نے انسانوں کو تباہی کے دہانے پر لاکھڑا کیا ہے، ہر طرف ظلم وستم کی ایک آگ ہے جو مسلسل جلتی چلی جارہی ہے، وحشت وبربریت کا ایک سیل رواں ہے جو مسلسل بڑھتا جارہا ہے، نفرت وتشدد کا ایک لاوا ہے جو مسلسل پکتا جارہا ہے اور انسانیت سراپا التجا بن کر دیدۂ خونبار سے ایسے نظام کی طرف دیکھ رہی ہے جو حقیقی معنوں میں انسانیت کا محافظ بن کر دنیا کو امن وسکون، راحت و آرام، عدل والنصاف، اخوت ومساوات اور محبت والفت کا گہوارہ بنا سکے، مگر ایسا نظام انسانیت کی نظروں سے اوجھل ہے، ان حالات میں ہمارا فرض ہے کہ ہم دعوت وتبلیغ میں نبوی حکمت عملی سے روشنی حاصل کرتے ہوئے ادع الی سبیل ربک بالحکمة والموعظة الحسنة وجادلهم بالتی هی احسن کے پیکر بن کر ومن یوتی الحکمة فقدا وتی خیر اکثیرا کا مصداق بن کر بلغوا عنی ولو آیه کی حسین تفسیر بن کر وقولا له قولا لینا کا پیغمبرانہ طرز اپنا کر یسروا ولا تعسروا وبشروا ولا تنفروا کے فرمان پر عمل پیرا ہو کر انسانیت کو یہ پیغام دیں کہ آیئے! ہمارے پاس ایک ایسا ضابطۂ حیات ہے جسکی آغوش میں آپکے تمام مسائل کا حل موجود ہے، ایسا نظام ہے جو منافقانہ سیاست، معاشی استحصال، قتل وقتال اور دہشت گردی سے پاک ہے، ایسا بدر منیر ہے جسکی ٹھنڈی روشنی آپکی آنکھوں کے آنسو دھو کر ہونٹوں پر مسکراہٹ سجا سکتی ہے ایسا خورشید منور ہے جسکا نور ظلم کی تاریکیوں کا خاتمہ کرتا ہوا عدل کے ہمہ گیر اور آفاقی تصور کو جنم دیتا ہے اگر انسانیت سکون کی متلاشی ہے تو منزل دور نہیں گنبد خضراء کی فضائیں آج بھی اعلان کر رہی ہیں

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کردے
دہر میں اسم محمدؐ سے اُجالا کردے

عصر حاضر میں دعوت وتبلیغ کا میدان پہلے کی نسبت بہت وسیع ہو چکا ہے، جدید ذرائع ابلاغ کے استعمال کو اس میں اساسی اور بنیادی حیثیت حاصل ہو چکی ہے، جدید ذرائع ابلاغ میں دو قسم کا میڈیا استعمال ہو رہا ہے الیکٹرانک میڈیا اور پرنٹ میڈیا۔ آج امت مسلمہ کے رجالِ دعوت وتبلیغ کو اس میدان میں اتر کر اس شعبے کو جدید خطوط پہ استوار کرتے ہوئے الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کو اسلام کی تبلیغ کے حوالے سے مؤثر طور پر استعمال کرنے کی منظم منصوبہ بندی کرنی ہوگی۔

مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ اور چیئرمین مجلس صوت الاسلام مفتی ابوہریرہ محی الدین سے مقابلے میں پہلی دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء انعام وصول کر رہے ہیں۔

اختلافِ رائے اور اس کا احترام

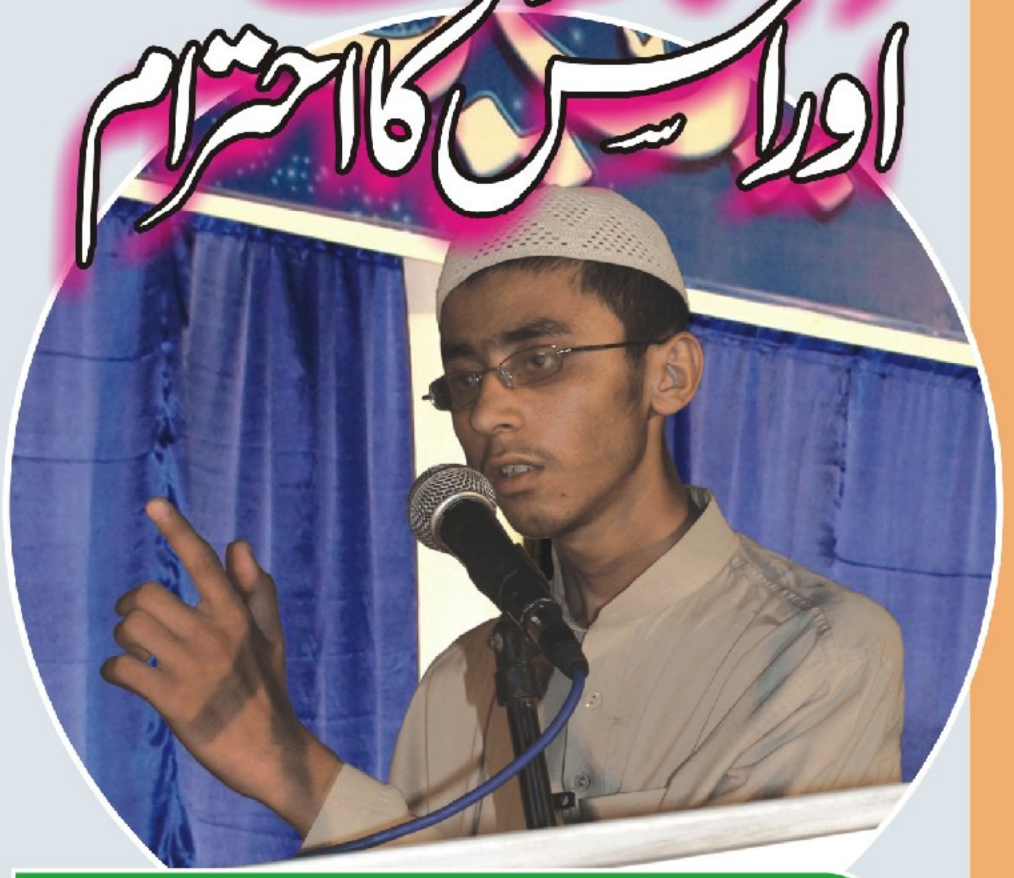

جامعۃ الصفہ کے شاہد الاسلام نے تیسری پوزیشن حاصل کی

جفا وجور کی دنیا سنوار دی ہم نے
زہے نصیب کہ ہنس کر گزار دی ہم نے
کلی کلی ہمیں حیرانیوں سے تکتی ہے
کہ پت جھڑ میں صدائے بہار دی ہم نے

رب ذوالمنن نے جب اس عالم رنگ وبو کو وجود بخشا تب نیرنگی وبوقلمونی کی خلعت زیبا سے اسے

2008ء کے فائنل مقابلے میں اول دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرنے والوں کے علاوہ 11 شرکاء مقابلہ کو بھی انعامات دیئے گئے۔

مزین کیا اور پھر تغیر وتبدل، تضاد وتفاوت کی گردش پر اس طرح متحرک کیا کہ جہاں شہزادہ خاور اپنے ماتھے پرُ نور کا جھومر سجا کر ذوفگن ہوتا ہے تو وہاں رات بھی تاریکی کا لبادہ اوڑھے اسکے تعاقب میں رہتی ہے، جہاں جان لیوا یخ بستہ ہواؤں کے جھکڑ ہیں تو بادِ صبا کے خوشگوار جھونکے بھی ہیں، کانٹوں کی ایذا رسانی ہے تو پھولوں کی خوشنمائی بھی ہے، قصہ مختصر عالم رنگ و بو تضادات واختلافات کا مجموعہ ہے، اسی تغیرِ عالم اور نیرنگی زمانہ ہی کا اثر ہے کہ فطرۃ قوی بشریہ بھی مختلف ہیں نتیجتاً آراء میں اختلاف ایک فطری امر ہے، اختلاف رائے ابتداء عالم سے ہی چلا آرہا ہے جسکی واضح مثال سلیمان اور داؤد علیہما السلام کے درمیان متعدد فیصلوں میں اختلاف ہے جسکی حق تعالیٰ نے ''ففھّمناھا سلیمان و کلاً اتینا حکماً و علما'' فرما کر وضاحت کی ۔ آراء میں اختلاف صدیقی و فاروقی رائے میں بھی ہوا۔ان کے بعد تابعین اور ائمہ مجتھدین کے اختلافات کا ایک لامتناہی سلسلہ تاریخ کے اوراق میں جلی حروف کے ساتھ موجود ہے جو ممدوح اور امت کیلئے مفید ہیں اگر یہ اختلاف نہ ہوتا تو حدیث مقدس ''لن تجتمع امتی علی الضلالة'' کے مطابق حق ایک طرف منحصر ہو کر رہ جاتا اگر اختلاف رائے کی افادیت پوچھنی ہے تو صاحبِ بصیرت عمر بن عبدالعزیزؒ سے پوچھئے ''ماسرّنی لو انّ اصحاب محمد لم یختلفوا لانھم لولم یختلفوا لم تکن رخصة'' علامہ زرقانی شرح المواہب میں رقم طراز ہیں اجتہادی مسائل میں اختلاف امت پر رحمت ہے، وسعت ہے، نعمت ہے، واقعتاً اسلام نے اختلاف رائے کا حق دیکر تاریکی میں اجالا کر دیا۔

جہاں اسلام نے اختلاف رائے کا حق دیا ہے تو وہاں اسکی کچھ حدود بھی مقرر کی ہیں۔ چنانچہ اسلام درس دیتا ہے کہ اختلافِ رائے میں ''لاتنازعوا'' کیوں؟ اس لئے کہ ''فتفشلوا و تذھب ریحکم'' آراء میں اختلاف پیدا کر کے منتشر نہ ہو جانا بلکہ ''واعتصمو ابحبل الله جمیعا'' تب ہی تو اسلام ''انما المومنون اخوة'' کا درس دیکر سب کو ایک پلیٹ فارم مہیا کر کے جسد واحد قرار دیتا ہے، اختلاف رائے میں بات بڑھنے لگے تو اسلام ''ادفع بالتی ھی أحسن'' کا حسین اصول فراہم کرتا ہے فریقین میں سے خاموشی اختیار کرنے والے کو ''من صَمَتَ نجا'' کے ذریعے نجات کا سٹوفکیٹ مہیا کرتا ہے۔

مذہب اسلام پر میں سو جان سے شیدا کہ جس نے اختلاف رائے کی حدود قائم کر کے دنیا کو امن کا گہوارہ بنا دیا۔

سنوارا ہے میرے مذہب نے ایسے گلشن ہستی
زمانہ یاد رکھے گا مرے مذہب کے احسان کو

میڈیا کوریج

Daily Awam Karachi

دینی مدارس کے تقریری مقابلوں میں اول دوئم سوئم پوزیشن کیلئے دو لاکھ روپے انعام

اول آنیوالے طالبعلم کو ایک لاکھ، دوئم آنیوالے کو 60 ہزار اور سوئم آنے والے کو 40 ہزار روپے دیئے جائینگے

مقابلوں میں 38 سے زائد مدارس کے طلباء حصہ لیں گے، چیئرمین مفتی ابوہریرہ

کراچی (اسٹاف رپورٹر) مجلس صوت الاسلام اور جامعہ اسلامیہ کلفٹن کی جانب سے بین المدارس تقریری مقابلے کیلئے ایک ... کریں گے جبکہ اول، دوئم اور سوئم آنے والے طلباء 20 رجولائی کو جامعہ اسلامیہ کلفٹن میں فائنل مقابلے میں حصہ لیں گے۔ اول آنے ...

مجلس صوت الاسلام، بین المدارس تقریری مقابلوں کے موضوعات کا اعلان

ہر ضلع میں تین تین موضوع رکھے گئے، پہلے مرحلے کے مقابلے ۲۹ مئی کو پانچوں اضلاع میں ہونگے

کراچی (ایجوکیشن رپورٹر) مجلس صوت الاسلام پاکستان کی جانب سے منعقدہ کل کراچی تیسرا سالانہ بین المدارس تقریری مقابلے کے پہلے مرحلے میں ضلعی سطح پر ہونیوالے مقابلوں کی تقاریر کے لئے موضوعات کا اعلان کر دیا گیا۔ کل کراچی بین المدارس تقریری مقابلے کی آرگنائزنگ کمیٹی کے رکن مفتی ابوبکر محی الدین نے بتایا کہ تقریری مقابلوں میں معاشرہ میں، ضلع ملیر کے لئے، صبر و تحمل کی فضیلت، ۲ عظمت صحابہ کرام ۳ امن و عالم میں مسلمانوں کا کردار شامل ہیں۔ تقریری مقابلے کے لئے رجسٹریشن کرانے والے طلباء میں سے ہر ضلع کے لئے ۲۰/۲۰ طلباء کا انتخاب کیا جائیگا جو ضلعی سطح پر پہلے مرحلے کے مقابلوں میں حصہ لینے کے لئے اہل قرار پائیں گے۔ ضلعی مقابلے جمعرات ۲۹ مئی کی شب بعد نماز مغرب ...

مجلس صوت الاسلام کے زیر اہتمام کل کراچی بین المدارس تقریری مقابلوں کا انعقاد

مقابلے طالب علموں کی دینی و شعوری صلاحیتوں کو اجاگر کرنے میں معاون و مددگار ثابت ہونگے

رجسٹریشن کرانے کیلئے آخری تاریخ 6 جولائی مقرر کی گئی ہے مقابلوں کا پہلا مرحلہ 13 جولائی سے شروع ہوگا

گزشتہ سال کی وفاق المدارس کی سندکی کاپی کے ساتھ خود حاضر ہونا لازمی ہے، مفتی محی الدین کا اجلاس سے خطاب

کراچی (پ ر) مجلس صوت الاسلام پاکستان کے چیئرمین مفتی ابوہریرہ محی الدین نے کہا ہے کہ مجلس صوت الاسلام پاکستان کے سرپرست اعلیٰ مفتی محمد محی الدین کی خصوصی ہدایت پر ماہ جولائی ...

بقیہ 23

اظہار خیال ... "کل کراچی بین المدارس تقریری مقابلوں" کے لئے تشکیل دی گئی مجلس منتظمین کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اجلاس میں ...

مجلس صوت الاسلام کے تحت تقریری مقابلہ کا فائنل، جامعہ صفہ کے طالب علم نے اول انعام جیت لیا

فائنل میں ضلعی سطح پر کامیاب ہونے والے 15 طلبہ شریک ہوئے، دارالعلوم کراچی اور جامعہ صفہ کے طلبہ نے دوم اور سوئم پوزیشن حاصل کی

تقریب سے مجلس صوت الاسلام کے چیئرمین مفتی ابوہریرہ محی الدین، ڈاکٹر شیر علی شاہ، مولانا زاہد الراشدی، ڈاکٹر سعد صدیقی اور دیگر علماء نے بھی خطاب کیا

کراچی (پ ر) مجلس صوت الاسلام پاکستان کی جانب سے منعقدہ کل کراچی بین المدارس تقریری مقابلے کے فائنل میں جامعہ دارالعلوم الصفہ کے طالب علم عتیق الرحمن نے پہلا انعام سوا لاکھ روپے نقد جیت لیا جبکہ دارالعلوم کراچی کے طالبعلم عبدالسمیع اور جامعہ دارالعلوم الصفہ کے شاہد الاسلام بالترتیب دوئم اور سوئم آئے ... کل کراچی بین المدارس تقریری مقابلہ کا ... کلفٹن میں منعقد ہوا۔ فائنل مقابلے میں ضلعی سطح پر کامیاب ہوکر آنے والے دس مدارس کے پندرہ طلباء شریک ہوئے جن میں جامعہ دارالعلوم الصفہ کے طالب علم عتیق الرحمن اول، دارالعلوم کراچی کورنگی کے طالب علم عبدالسمیع دوئم اور جامعہ دارالعلوم الصفہ کے طالب علم شاہد الاسلام سوئم پوزیشن پر آئے۔ نتائج مرتب کرنے کیلئے مولانا عبدالقیوم حقانی کی سربراہی میں پانچ رکنی منصفین ... نے یہ فرائض سرانجام ... آ گیا آبادی ... ڈاکٹر محمد سعد صدیقی اور مولانا محمد ادریس شامل تھے۔ تقریب کے مہمان خصوصی مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ تھے جبکہ صدارت رئیس جامعہ اسلامیہ کلفٹن مفتی محمد محی الدین نے کی۔ تقریب سے مجلس صوت الاسلام پاکستان کے چیئرمین مفتی ابوہریرہ محی الدین، ڈاکٹر شیر علی شاہ، مولانا زاہد الراشدی، ڈاکٹر سعد صدیقی اور دیگر علماء نے بھی خطاب کیا۔ ...

Daily Times

Ten madrassas sent up 15 students for the debate at Jamia Islamia Clifton.

Madrassas not involved in terrorism: Dr Sher Shah

By Fareed Farooqui

KARACHI: Shaikhul Hadith Maulana Dr Sher Ali Shah, who has taught some top Taliban leaders, maintains that it is wrong to blame the madrassa for spreading terrorism and sectarianism.

"The students of madrassas should get a modern education and prove anti-Islamic powers that the significance of Islam lies in dia- ... Jamia Islamia Clifton for the annual debate competition arranged by the Association Voice of Islam (AVI).

"Islam is the religion of peace and tranquility and it gives the lesson of brotherhood. But, today, anti-Islamic forces, leaving aside their differences, are projecting against Islam."

The debate competition started at 10:00 pm Thursday and ended at 3:00 am.

Dr Shah went on to exhort his Muslims to face such "conspiracies" and foil them.

A total of 15 students from 10 madrassas took part in the competition and first position went to Atiqur Rehman of Jamia Darul Uloom Alsifa, second position to Abdul Sami of Darul Uloom Karachi and third position to Shahidul Islam of Jamia Darul Uloom Alsifa.

The chief guest distributed the cash prizes of Rs 125,000, Rs 80,000 and Rs 60,000. The chair- ...

مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ تقریری مقابلے کی تقریب میں شرکت کے لیے تشریف لا رہے ہیں

قومی سیمینارز اور کانفرنسوں کا انعقاد

مجلس صوت الاسلام کا شعبہ دعوت والارشاد وسیع پیمانے پر تبلیغی خدمات میں مصروف ہے، دین اسلام کے خلاف منفی سرگرمیوں اور غلط تشریحات کے سدباب کے لئے یہ شعبہ فعال انداز میں کام کر رہا ہے۔

مسلمانوں کو صحیح رہنمائی فراہم کرنے اور بالخصوص نوجوان نسل کی فکری و نظریاتی رہنمائی اور اسلامی معاشرے کی تعمیر و اصلاح کے لئے کوشاں ہے۔

اس سلسلے میں ''قومی سیمینارز اور کانفرنسوں کا انعقاد'' مجلس صوت الاسلام کا امتیازی کارنامہ ہے۔

ان سیمینارز اور کانفرنسوں کے ذریعے دنیا بھر میں لاکھوں انسانوں تک دین اسلام کا پیغام پہنچا اور ہر کڑے وقت میں صحیح رہنمائی کا فریضہ سرانجام دیا گیا۔

گزشتہ کچھ عرصہ کے دوران بڑی سطح پر منعقد ہونے والی کانفرنسوں کی فہرست:

- فلاح انسانیت کانفرنس
- نئی حج وعمرہ پالیسی سیمینار
- فلسفہ سنت ابراہیم خلیل اللہ سیمینار
- شہادت فاروق وحسین کانفرنس
- محسن انسانیت کانفرنس پشاور
- محسن انسانیت کانفرنس کراچی
- محسن انسانیت کانفرنس پشاور
- تقریب تقسیم اسناد کراچی

سیمینارز کے مقاصد

مجلس صوت الاسلام پاکستان مختلف اہم مواقع پر قومی سطح کی کانفرنسز اور سیمینارز منعقد کرتی رہتی ہے، جس کا بنیادی مقصد معاشرہ تک اسلامی تعلیمات کو صحیح انداز میں پیش کرنا ہوتا ہے، ہمارے معاشرہ میں یہ روایت رہی ہے کہ مذہبی شخصیات کے حوالے سے مخصوص ایام میں ان کے نام پر کانفرنسز اور جلسوں کا انعقاد کیا جاتا ہے لیکن یہ اجتماعات فرقہ وارانہ تناظر میں منعقد ہوتے ہیں اور اپنے مخصوص نظریات کی اشاعت کا ذریعہ بنائے جاتے ہیں ہر جماعت اور گروہ اپنے مخصوص نظریات کی ترویج کے لیے ان اجتماعات کو استعمال کرتا ہے اور جس کے نتیجے میں وہ عظیم الشان شخصیت اور ان سے منسلک صفات و کردار قوم کے سامنے صحیح طور پر پیش کرنا ناممکن ہوجاتا ہے اس کمی کا احساس کرتے ہوئے مجلس صوت الاسلام پاکستان نے مختلف اہم مواقع پر مختلف کانفرنسز منعقد کیں جن میں ملک بھر کے ممتاز علماء کرام اور دیگر شعبہ ہائے زندگی کی نمایاں شخصیات شریک ہوئیں ان کانفرنسز میں ہر قسم کے تعصّبات اور فرقہ وارانہ وابستگیوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے عالم اسلام کی ان نامور شخصیات کو خراج تحسین پیش کیا گیا اور ان کی مبارک زندگی کے مختلف پہلوؤں پر سیر حاصل گفتگو کی گئی، عالم اسلام کے نوجوانوں کو وہ صفات اور اخلاق اپنانے کی دعوت دی گئی جو ان شخصیات کی ذات طیبہ کا حصہ تھے۔

یہ نیا اسلوب معاشرہ کے لئے حیران کن تھا اور ملکی سطح پر اسے پذیرائی حاصل ہوئی خصوصاً اعتدال پسند حلقوں میں اس نئے انداز کا پر جوش استقبال کیا گیا۔

فلسفہ سُنّتِ ابراہیم خلیل اللہ سیمینار

حج کے مبارک اور پر مسرت ایام میں مسلمانوں کو حج و قربانی کے مسائل سے آگاہی فراہم کرنا علماء کی اہم ذمہ داری ہے

مجلس صوت الاسلام نے ہر اہم ایشوز اور اہم مواقع پر مسلمانان پاکستان کی علمی وفکری اور نظریاتی رہنمائی کے لئے کوششیں جاری رکھی ہیں وقتاً فوقتاً کانفرنسوں، سیمینارز اور دیگر ذرائع سے حق اور سچ بات امت مسلمہ تک پہنچانے کا فریضہ سر انجام دیا ہے "فلسفہ سنت ابراہیم خلیل اللہ کانفرنس" اسی تربیتی اور فکری سلسلے کی ایک کڑی ہے حج کے ایام میں مسائل حج اور فلسفہ حج سے مسلمانوں کو آگاہ کرنا بھی اہم ترین ذمہ داری ہے فلسفہ حج کے عنوان سے ذوالحجہ ۱۴۲۸ھ میں مقامی ہوٹل میں کانفرنس کی گئی اسی کانفرنس میں ملک بھر کے علماء کرام اور دانشوروں کو دعوت دی گئی۔

فلسفہ سنت ابراہیم خلیل اللہ کانفرنس میں مقررین نے جن موضوعات پر تقاریر کیں ان میں سے چند یہ تھے۔

- ☆ مقام نبوت ومقاصد نبوت
- ☆ مکالمہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ونمرود
- ☆ تعمیر کعبہ ودعاء ابراہیم
- ☆ فلسفۂ حج بیت اللہ
- ☆ دعوت ابراہیم ابتلائے ابراہیم
- ☆ خواب ابراہیم علیہ السلام وقربانی اسماعیلؑ
- ☆ قربانی کی اہمیت وفضیلت
- ☆ حرمین سے مسلمانوں کی عقیدت ومحبت

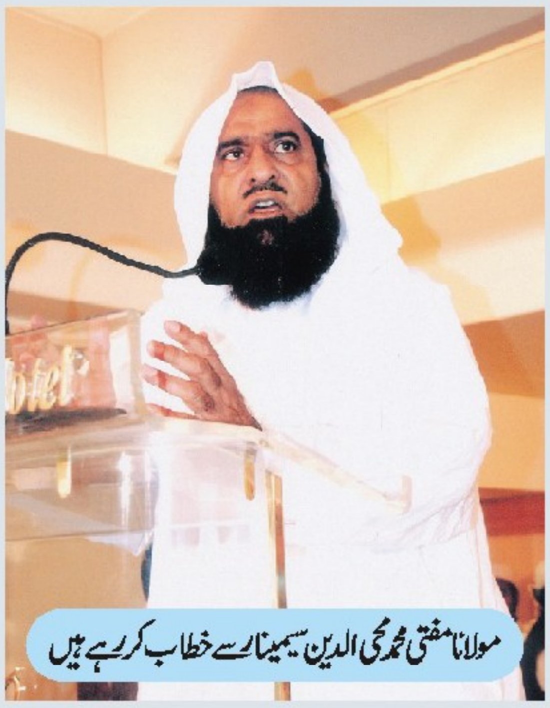

مولانا مفتی محمد محی الدین سیمینار سے خطاب کر رہے ہیں

حج کے مبارک اور پر مسرت موسم میں اہل ایمان کے جذبات کی صحیح ترجمانی اور تاریخ انسانی کے سچے واقعات پر مبنی موضوعات پر جید اکابر علماء کی تقاریر سے عوام کی صحیح رہنمائی ہوتی ہے۔

مجلس صوت الاسلام کا یہ فقید المثال کارنامہ ہے کہ ہر اہم موقع پر نوجوان نسل کو واضح رہنمائی فراہم کرتی ہے۔

محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان سے مجلس صوت الاسلام نے کراچی اور پشاور میں تین کانفرنسیں منعقد کیں جن سے جید علماء کرام، سیاسی قائدین اور دانشوروں نے خطاب کیا۔ ذیل کے صفحات میں ان کی تفصیل پیش کی جارہی ہے

محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس

ربیع الاول 1428 ہجری/ 23 اپریل 2007ء کو پشاور شہر میں کافی رونقیں تھیں، ملک بھر سے جید علماء کرام مذہبی وسیاسی رہنما رونق افروز ہورہے تھے اور عوام قافلوں کی صورت میں مقامی ہوٹل کے وسیع وعریض کانفرنس ہال میں جمع ہورہے تھے کہ آج یہاں مجلس صوت الاسلام کے زیراہتمام محسن انسانیت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا تھا، اس کانفرنس سے شیخ الحدیث مولانا حسن جان (شہید)، مولانا مفتی محی الدین، مولانا عبدالقیوم حقانی، صوبائی وزیر مذہبی امور مولانا امان اللہ حقانی، مولانا مفتی عبدالعزیز، مولانا مفتی ابوہریرہ، مولانا زاہد قاسمی، مولانا یوسف قریشی، ڈاکٹر سعد صدیقی، مفتی ابوذر محی الدین، مولانا سلطان محمود ضیاء اور دیگر نے خطاب کیا۔

محسن انسانیت کانفرنس میں تمام مقررین نے وقت کے تقاضوں کے مطابق بہت اہم خطابات کیئے۔ ملکی اور عالمی صورتحال، دینی مدارس کو درپیش مسائل، اسلام اور مسلمانوں کے خلاف کی جانے والی سازشیں اور ان کا دفاع، سیرۃ النبی اور ہماری زندگی، محسن انسانیت کا پیغام اور ہماری ذمہ داری جیسے اہم عنوانات پر سیرحاصل بحث کی گئی۔ کانفرنس کے پیغام کو ملکی اور عالمی میڈیا نے نمایاں کوریج دی۔ مجلس صوت الاسلام کے چیئرمین مفتی ابوہریرہ نے اپنے افتتاحی کلمات میں کہا کہ مجلس صوت الاسلام کوئی سیاسی جماعت نہیں اور نہ ہی ہمارا کوئی سیاسی ایجنڈا ہے۔ آج کی دنیا میں اسلام کے خلاف میڈیا منفی پروپیگنڈا کررہا ہے اور اسلام اور پیغمبر اسلام کی تعلیمات اور ان کی ہدایات کو مسخ کر کے اپنی مرض اور منشا کے مطابق پیش کر کے اسلام کو بدنام کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ مجلس صوت الاسلام کی جدوجہد کا اصل مقصد یہی ہے کہ اسلام کے خلاف اٹھنے والی منفی آوازوں کا مقابلہ کیا جائے اور اسلام کے حقیقی تصور کو اجاگر کیا جائے۔

تمام مقررین نے موضوع کی مناسبت سے جو تقاریر کیں اور سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مختلف پہلو اجاگر کیئے گئے وہ بہت اہم تھے ان تقاریر کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد سے قبل ہر طرف اندھیرے چھائے ہوئے تھے۔ عالمگیر گمراہیوں اور ہولناک تاریکیوں کی اس شب تیرہ وتاریک میں کہیں تہذیب وتمدن کی روشنی نظر نہ آتی تھی۔ شرافت کا نام ونشان مٹ چکا تھا۔ فطرت کا حقیقی حسن اور روحانیت کا جمال صداقت کفر وباطل کی تاریکیوں میں چھپ گیا تھا۔ کفر ومعصیت وظلم وستم کے خونخوار بھیڑیوں نے ساری دنیا کو لہولہان کردیا تھا۔

کراچی: جے یو آئی کے مرکزی رہنما حافظ حسین احمد محسن انسانیت کانفرنس سے خطاب کررہے ہیں

عرب کی سرزمین بت پرستی کا مرکز بنی ہوئی تھی۔ تہذیب وتمدن کی کوئی شعاع نہیں تھی جو تاریک دلوں کو پیغام ہدایت دے سکے۔ کوئی رہبر نہ تھا جو بھٹکے ہوئے مسافروں کو منزل کا پتا دے سکے۔ ایسے پر آشوب دور کے طوفان بلاخیز میں محسن انسانیت، رہبر انسانیت اور ہادی طریقت حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کا فقید المثال اور عدیم النظیر کارنامہ تھا جنہوں نے عقائد، عبادات معاملات، آداب، معاشرت، تہذیب و اخلاق اور اصلاح نفس کے لئے مکمل ترین قوانین دے کر انسانیت کو شرافت وکمال تک پہنچا دیا۔

مقررین نے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری سے صرف مسلمانوں کو ہی فائدہ نہیں ہوا بلکہ ساری کائنات کو فائدہ ہوا۔ آپ محسن انسانیت ہیں، آپ کی نبوت عالمگیر ہے۔ انسانوں کے علاوہ آپ جنات کے بھی نبی ہیں آپ معلم اعظم ہیں آپ نے

قراردادیں

☆ خاتم النبین رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس میں توہین آمیز خاکوں کی اشاعت پر ہم افسوس کا اظہار کرتے ہیں، ہم سمجھتے ہیں کہ یہ مذہب کی بنیاد پر پھیلائی جانے والی نفرت کی تحریک کا حصہ ہے جو عالمی امن کے لئے شدید خطرہ ہے۔

☆ توہین رسالت کے اس مکروہ عمل کو آزادی اظہار رائے کا حصہ قرار دینا بھی ''عذر گناہ بدتر از گناہ'' کے مصداق ہے۔

☆ اس موقع پر اقوام متحدہ اور او آئی سی سمیت تمام عالمی اداروں سے اپیل کرتے ہیں کہ آسمانی مذاہب اور تمام انبیاء علیہم التسلیمات کی توہین کو بین الاقوامی جرم قرار دیا جائے اور مذہب کی بنیاد پر پھیلائی جانے والی نفرت کے خلاف مؤثر قانون سازی کی جائے۔

☆ اس موقع پر تمام مسلمان بھائیوں سے اپیل کرتے ہیں کہ توہین رسالت کے خلاف احتجاج کے دوران تشدد اور تخریبی کارروائیوں سے اجتناب کریں کیونکہ بے گناہ افراد اور املاک کو نقصان پہنچانا اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔

☆ ہم اس موقع پر ملک بھر میں ہونے والے خودکش حملوں اور دہشت گردی کی کارروائیوں کی بھی شدید مذمت کرتے ہیں اور ان کارروائیوں کو ملک وملت کے خلاف سازش تصور کرتے ہیں۔

☆ دہشت گردی کی اندھی کارروائیوں میں جاں بحق ہونے والے بے گناہ شہریوں کے لواحقین اور اہل خانہ سے تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔

کانفرنس کے شرکاء ہاتھ بلند کر کے قراردادوں کی حمایت کر رہے ہیں

پشاور: محسن انسانیت کانفرنس 2007ء میں علماء وخطباء اسٹیج پر تشریف فرما ہیں

ساری دنیا کو اخلاق سکھائے، تہذیب کا درس دیا۔ آپ نے عدل و انصاف، ایثار و ہمدردی، عزت و شرافت، سادگی و بے تکلفی، قناعت و صبر، شجاعت و بہادری، عفوو درگزر، محبت و شفقت رحم دلی اور غم خواری، مساوات و تواضع غرض یہ کہ ہر طرح کی بھلائی اور اچھائی کا درس دیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیغمبر انقلاب ہیں آپ کی آمد سے دنیا میں عظیم الشان انقلاب برپا ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات و صفات کا مکمل احاطہ کوئی مؤرخ مصنف اور سیرت نگار نہیں کر سکے گا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد کے وقت دنیا دو بڑی طاقتوں کے رحم وکرم پر زندگی کے تلخ ایام گزار رہی تھی۔ ایک طرف روم تھا اور دوسری طرف فارس، انہی دو طاقتوں کی حکمرانی تھی اور تمام چھوٹے ملک ان کے استحصالی نظام کی چکیوں میں پس رہے تھے۔ جس ملک قوم یا قبیلے پر یہ طاقتیں اپنا ظالمانہ جابرانہ اور غاصبانہ نظام مسلط کرنا چاہتیں بلا روک ٹوک کرسکتی تھی اور ان کے اس استحصالی نظام کے بوجھ تلے ساری دنیا دبی ہوئی تھی۔

دوسرا مسئلہ حقوق انسانی کی پامالی تھا۔ جس کی لاٹھی اس کی بھینس کا جنگلی قانون رائج تھا۔ کوئی تجارتی قافلہ رہزنوں سے بچ کر نہیں گزر سکتا تھا۔ کسی کی عزت محفوظ نہ تھی کوئی جان سلامتی اور امن کے ساتھ زندگی بسر نہیں کرسکتی تھی۔

تیسرا بڑا مسئلہ جاہلانہ تہذیب وثقافت کا تھا، شرافت کے سارے اصول فنا ہو چکے تھے۔ تہذیب نام کی کوئی چیز موجود نہ تھی۔ یتیم بچوں، غلاموں اور بیواؤں کے لئے کہیں جائے پناہ نہ تھی شرم وحیا کے سارے تانے بانے بکھر گئے تھے، یہاں تک کہ اللہ کے گھر کا طواف بھی برہنہ کرنے کو شرافت سمجھ لیا گیا تھا۔

ایسے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں عرب کا چاند طلوع ہوا جس نے اپنی نورانی کرنوں سے استعماری نظام کا خاتمہ کیا، انسانی حقوق کے زریں اصول دیے اور تہذیب و

پشاور: محسن انسانیت کانفرنس 2008ء سے مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ خطاب کر رہے ہیں

شرافت کا پائندار نظام وضع کیا جو قیامت تک انسانیت کے لئے ابدی قانون کی حیثیت رکھتا ہے۔

انسانیت کے محسن اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب سے پہلے انسانوں کی جانوں کے تحفظ کا حق، خاندانوں کے تحفظ کا حق اور اجتماعی طور پر پورے انسانی معاشرے کے تحفظ کا نہ صرف اعلان کیا بلکہ عملی طور پر تباہ شدہ معاشرے کو انسانی حقوق کا پابند بنادیا۔ انسانی حقوق کے حوالے سے مغربی دنیا بہت پیچھے ہے۔ پیغمبر اسلام نے انسانی حقوق کے حوالے سے 6 مارچ 632ء کو حجۃ الوداع کے موقع پر ایسا عالمگیر نظام پیش کیا جس کی مثال آج تک دنیا پیش نہیں کرسکی۔ تہذیب کے اعتبار سے بھی آپ نے سارے جاہلانہ رسم ورواج کا خاتمہ کر کے عرب وعجم کو ایسا درس دیا کہ اگر کوئی عورت عرب کے صحراؤں میں رات کی تاریکیوں میں تنہا سفر کرتی تو کوئی اس کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھ سکتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا کے استحصالی نظام کا ایسا خاتمہ کیا کہ مشرق سے مغرب تک ہر انسان صرف اللہ کا غلام نظر آتا تھا آج دنیا کے حالات پر نظر ڈالی جائے تو بالکل وہی منظر دکھائی دیتا ہے جو زمانہ جاہلیت میں تھا۔ آج انسانی حقوق کیلئے چیخ وپکار ہورہی ہے لیکن آج کے دور میں انسانی حقوق کی جتنی پامالی ہورہی ہے شاید اس سے قبل کبھی ایسا نہ ہوا تھا۔ تہذیب و ثقافت کا آج ساری دنیا میں جنازہ نکال دیا گیا ہے اور دنیا دن بدن تہذیبی اصولوں سے انحراف کی طرف تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ شرم وحیاء کا نام نشان مٹادیا گیا ہے اور مخلوط حیوانی کلچر کی حوصلہ افزائی ہورہی ہے۔ ان ساری خرابیوں کا سبب روم وفارس کے استحصالی نظاموں کی طرح آج کی سامراجی اور استحصالی طاقتیں ہیں جن کے ظالمانہ نظاموں نے انسانوں کو آج پھر کچلنا شروع کردیا ہے۔ ان حالات میں مسلمانوں پر سب سے بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کو سامنے رکھ کر میدان عمل میں آئیں اور اپنا کردار ادا کریں۔ مسلمانوں کے پاس آج بھی وہی ہدایات اور کتاب موجود ہے جس کو لے کر پیغمبر انقلاب اور محسن انسانیت نے عالم انسانیت کو راہ راست پر لگایا تھا۔ آج انسانی حقوق کا مسئلہ اور تہذیب وشرافت کا حال سب سے زیادہ تباہ کن ہے اور عالمی طاقتیں تیزی کے ساتھ دنیا کو اپنے شکنجے میں جکڑنے کیلئے بڑھ رہی ہیں۔

مقررین نے کہا کہ ان حالات میں مجلس صوت الاسلام کی آواز یقیناً عالم اسلام کی آواز ہے مگر ضرورت اس امر کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو عام کیا جائے اور مسلمانوں کے اندر فکر اور بیداری پیدا کی جائے تاکہ امت مسلمہ پھر سے اپنی عظمت رفتہ کو بحال کرسکے۔ اس موقع پر حضرت مولانا حسن جان نے کہا کہ ''میری یاد میں پشاور کی سرزمین پر ایسی پروقار اور فکر انگیز تقریب نہیں ہوئی، یہ منفرد کانفرنس تھی۔

محسنِ انسانیت ﷺ کانفرنس کا پیغام

خطاب: حضرت مولانا سعد صدیقی

محسن انسانیت ﷺ کے حوالے سے جو باتیں میں عرض کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہیں کہ

اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع فرمایا اور یہ مختلف مراحل طے کرتا ہوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اپنے عروج وکمال کو پہنچتا ہے۔ ان تمام انبیاء علیہم السلام میں محسن انسانیت کا لقب حاصل کرنے والے نبی صرف اور صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت ہوتی ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے موقع پر یہ نہیں کہا جاتا کہ ہم نے مکے والوں پر اپنا نبی بھیجا، ہم نے اہل حجاز کے لئے اپنا نبی بھیجا، ہم نے قریش کے لیے اپنا رسول بھیجا، ہم نے بنو ہاشم کے لیے اپنا رسول بھیجا بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم ہوتا ہے۔ اے انسانو! انی رسول اللہ الیکم جمیعا ''میں تم سب کی طرف اللہ کا نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں'' چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اخلاقیات میں بنیادی اصولوں کی تعلیم دی گئی اور تربیت اخلاق کا ایک مکمل نظام دیا گیا ایک ایسا مکمل نظام کہ جو ایسی مستحکم بنیادوں پر قائم ہے کہ جو مستحکم بنیادیں آپ کسی بھی دور کے اندر ان بنیادوں کے اوپر اس اخلاقی تربیتی نظام کی عمارت کھڑی کر سکتے ہیں، یوں نہیں ہے کہ صرف ناپ تول کی بات کر دی صرف فساد میں جانے کی بات کی بات ہوگئی کہ صرف فلاں بات ہوگی صرف فلاں بات ہوگی یہ بھی ہوئی لیکن اللہ کے اس نبی نے اس رسول نے ہمیں تربیت نفس کا اور تربیت اخلاق کا ایسا مستحکم اور ایسا مضبوط نظام دیا کہ نفسیات انسانی سے بھی وہ قریب ترین اور ایسی بنیادوں پر قائم ہے کہ آپ کسی بھی دور میں کسی بھی جگہ اور کسی بھی مقام پر اور کسی بھی معاشرے اور کسی بھی تہذیب وثقافت میں اسے برپا کر سکتے ہیں اور اس کا جب پہلا مظاہرہ ہوا تو اس پہلے مظاہرے کے نتیجے میں کیا بات سامنے آئی ہے؟ ذرا غور فرمائیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھدیتم ۔''میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں ان میں سے تم جس کی اقتدا کرو گے ہدایت پا جاؤ گے'' ذرا غور فرمائیے یہ بات آپؐ اپنے چند مخصوص شاگردوں کے لیے نہیں بلکہ تمام صحابہ اور تمام شاگردوں کے لیے ارشاد فرما رہے ہیں۔

ماشاء اللہ اہل علم یہاں تشریف فرما ہیں۔ ماہرین تعلیم یہاں تشریف فرما ہیں۔ دنیا کے بے شمار نظام تعلیم کو ہم دیکھ چکے ہیں اور دنیا کے بے شمار نظام تعلیم دنیا کے اندر رائج ہیں۔ بے

شمار یونیورسٹیوں میں بے شمار اساتذہ پڑھا چکے ہیں اور بے شمار طلبہ پڑھ چکے ہیں کیا دنیا کا کوئی استاد ایسا ہے کہ جو اپنے تمام شاگردوں کے متعلق بلا استثناء یہ بات کہہ سکے کہ میرے شاگردوں میں سے تم جس کا بھی دامن پکڑلو گے ہدایت پا جاؤ گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ دنیا میں کوئی دوسرا معلم اور مربی ایسا نہیں ہے جو اپنے تمام شاگردوں کے متعلق اس طرح کی بات بغیر کسی استثناء کے کہہ دے یہ اعزاز اور یہ شرف حاصل ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاصل ہے۔ اور وہ بنیادی بات کیا بتلائی ہے؟ وہ بنیادی بات یہ بتلائی کہ دیکھو ایک بات یاد رکھنا " کہ دیکھو تم میں سے جو برائی کو دیکھے وہ اسے ہاتھ سے روک دے" اس میں فلیغیرہ کا لفظ ہے اور اس کے معنیٰ ہے بدل دے، ہاتھ سے بدل دے یعنی اس برائی کو ختم کرے اور اس کی جگہ کوئی نیکی پیدا کرے زبان سے بدل دے یعنی بری بات کو ختم کرے اور اس کی جگہ زبان سے اچھی بات کو پیدا کرے اور دل سے بدل دے کا مطلب کیا ہے کہ جب برائی کو ہوتا ہوا دیکھے تو اس کے دل کی حالت میں تغیر پیدا ہو جائے اس کے دل کی حالت بدل جائے کہ یہ برائی کیوں ہو رہی ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی کیوں ہو رہی ہے؟ اللہ کی نافرمانی کیوں ہو رہی ہے؟ اس کے دل کی حالت بدلنی چاہیئے، اس کے دل کی حالت میں تغیر آنا چاہیئے اور اگر اس کے دل کی حالت میں تغیر نہیں آیا تو اس کے معنیٰ یہ ہیں کہ وہ اضعف الایمان کے درجے میں بھی نہیں ہے اب آپ اور میں جھانکیں ذرا اپنے دل کے اندر، میں بھی ذرا دیکھوں اور میں بھی ذرا اپنے آپ سے سوال کروں اور ذرا تصور کروں، ذرا سوچوں اس بات سے کہ قیامت کے دن اگر ہم سے یہ سوال ہوا کہ جناب آپ پاکستان میں رہتے تھے آپ کے پاکستان میں ایک دینی مدرسے پر حملہ ہوا اور اسے ختم کر دیا گیا، قال اللہ اور قال الرسول کی صدائیں وہاں سے بلند ہوتی تھیں بند کر دی گئیں، آپ کے دل میں کیا تغیر ہوا؟ کیوں نہیں آپ مر گئے اس دن؟ کیوں نہیں آپ کی وفات ہو گئی کیوں نہیں آپ کی حرکت قلب بند ہو گئی گستاخانہ خاکوں کی اشاعت ہوئی تو آپ کے دل میں کیا تغیر پیدا ہوا؟ تو میں کیا جواب دوں گا میرے پاس کوئی جواب نہیں ہے اللہ پاک کے سامنے دینے کے لیے یہ بات سوچنے کی ہے اور میں ایک بات کہا کرتا ہوں کہ کارٹون شائع کرنے والا جتنا بڑا مجرم ہے اتنا ہی بڑا مجرم میں بھی ہوں اس لیے کہ اس کو یہ ہمت کیوں ہوئی یہ ہمت اس لئے ہوئی کہ میرا ایمان کمزور ہے۔ میری آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کمزور ہے میرا آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تعلق کمزور ہے میرا آج اللہ پر توکل اور اللہ پر بھروسہ کمزور ہے۔ میری آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عقیدت اور کمٹمنٹ اور محبت اور اخلاص کمزور ہے اس لئے یہ ہمت ہوئی اگر میرا ایمان مضبوط ہوتا، میری محبت مضبوط ہوتی، میرا تعلق مضبوط ہوتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تو کسی کو یہ مجال نہ ہوتی اور ہمت نہ ہوتی کہ کوئی اس طرح کی حرکت کرتا۔ آج میں اور آپ جائزہ لیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنی محبت کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنی عقیدت کا اس رفعت کا اور اس بلندی کا، اس عظمت کا کہ **یا ایھا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجھروا لہ بالقول کجھر بعضکم لبعض** پر ہم عمل کر رہے ہیں یا نہیں کر رہے ہیں اگر نہیں کر رہے تو **ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون** کے لیے تیار رہیئے۔ ساری نیکیاں برباد ہو جائیں گی سارے حسنات ضائع ہو جائیں گے اس لیے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت کو نہیں سمجھ رہے۔ یہ محسن انسانیت کی آج کی اس کانفرنس کا پیغام ہے اس پیغام کو ہمیں یاد رکھنا ہے اس پیغام کو ہمیں دامن میں سمیٹنا ہے۔ حق تعالیٰ جل شانہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت اور آپ کی اطاعت کی توفیق نصیب فرمائے۔

کانفرنس کا اعلامیہ

سرور کائنات رحمۃ للعلمین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ رب العزت کے آخری پیغمبراور رسول ہیں۔جنہیں اللہ تعالیٰ نے خاتم النبیین کا لقب عطا فرمایا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت با سعادت جس زمانے اور معاشرے میں ہوئی ہم اس سے باخوبی واقف ہیں۔ وہ معاشرہ ہر قسم کی برائیوں کا مرکز تھا پھر کس طرح وہی معاشرہ خیر و بھلائی کا مرکز بن گیا وہ بھی تاریخ کا ایک روشن باب ہے۔ آج پھر ہمیں اسی معاشرے اور اس کی خصوصیات کی ضرورت ہے آج ہمارا معاشرہ جس طرح تباہی بربادی کی سمت گامزن ہے اور جس تیزی کے ساتھ برائیاں پروان چڑھ رہی ہیں۔ضرورت اس بات کی ہے کہ علماء کرام اور مذہب سے تعلق رکھنے والے نوجوان آگے بڑھ کر معاشرے کی رہنمائی کا فریضہ سرانجام دیں۔ معاشرے میں صحیح اسلامی تعلیمات کوفروغ دینے کی ضرورت ہے۔

آیئے ہم سب مل کر سیرت مطہرہ کو اپنالیں اور رحمۃ للعلمین کی سنتوں کو معاشرے میں زندہ کردیں۔نفرت، عداوت، بغض وعناد کے بجائے محبت و الفت، و مہربانی کو عام کردیں حکمت اور دانائی کے ساتھ لوگوں کو اللہ کے احکامات کی طرف راغب کریں۔انسانیت کی عظمت اور انسان کی جان و مال کا احترام بحال کردیں جو اسلامی تعلیمات کا نقطہ آغاز ہے۔

آیئے ہم سب مل کر خون ناحق قتل وغارت گری کی فضاء کو تبدیل کرنے کی کوشش کریں جس نے ہمارے روشن اور تابناک مستقبل کو محرومی میں بدل دیا ہے۔

مولانا حسن جان شہیدؒ عالم اسلام کی عظیم شخصیت تھے ان کے کارنامے زیادہ سے زیادہ اجاگر کیے جائیں

آیئے ہم سب مل کر عفو درگزر کو عام کردیں۔معاشرے کو حق، صداقت، علم وحکمت، عدل وانصاف، تقویٰ اور اخلاص، تحمل و برداشت اور احترام انسانیت جیسی عمدہ صفات عطا کریں تا کہ یہ معاشرہ ہماری ان صفات کو دیکھ کر دین اسلام کی حقانیت کا معترف ہو جائے۔

یقین جانئے کہ سیرت مطہرہ کو اپنا کر ہی ہم حب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اظہار کر سکتے ہیں۔

مختلف یورپی ممالک کی طرف سے رحمت للعلمین سرور کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں توہین جیسے قبیح عمل کی ہم شدید مذمت کرتے ہیں اور ان افسوسناک واقعات پر رنج وغم کا اظہار کرتے ہیں۔ اس طرح کے واقعات عالم اسلام کی دل آزاری کا باعث ہیں اور عالمی سطح پر مذہبی تصادم کروانے کی ایک ناکام تحریک کا حصہ ہیں اس قبیح عمل کو آزادیٔ اظہار رائے قرار دینا اور زیادہ افسوسناک ہے اور عذرِ گناہ بدتر از گناہ کے مترادف ہے اس موقع پر ہم تمام مسلمانوں سے یہ اپیل کرتے ہیں کہ وہ توہینِ رسالت کے مرتکب ان یورپی ممالک کی مصنوعات کا بائیکاٹ کردیں اور ان ممالک کا ہر سطح پر بائیکاٹ کیا جائے۔

اس موقع پر ہم حکومت پاکستان سے بھی یہ مطالبہ کریں گے کہ وہ ان ممالک سے سفارتی اور معاشی تعلقات منقطع کر کے حب رسول کا عملی مظاہرہ کریں۔اور اس مسئلے پر قومی اسمبلی اور سینٹ کی متفقہ قرارداد پر عمل کو یقینی بنائیں جو حکومت پاکستان کی ذمہ داری بھی ہے۔اس موقع پر ہم اقوام متحدہ، او آئی سی سمیت عالمی اداروں اور طاقتوں سے یہ اپیل کرتے ہیں کہ آسمانی مذاہب اور انبیاء علیہم السلام کی توہین کو جرم قرار دیا جائے۔

اس موقع پر ہم خودکش حملے اور دہشت گردی کی کارروائیوں کی بھی شدید مذمت کرتے ہیں اور ان کارروائیوں کے نتیجے میں شہید ہونے والے افراد کے اہل خانہ سے تعزیت اور زخمی ہونے والوں سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔

دنیا بھر کے علماء کی طرف سے ان واقعات کی مخالفت کے باوجود اس میں مسلسل اضافہ ہونا ہم سب کیلئے باعثِ تشویش ہے۔ یہ تخریبی عمل ہمارے لئے باعث ندامت ہے کیونکہ بحیثیت مسلمان ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ ہم دوسرے مسلمان اور انسانوں کی جان و مال کو تحفظ فراہم کریں اور یہی ہمارے مذہب کی تعلیمات ہیں۔

ہم خودکش حملوں اور دہشت گردی کی کارروائیوں کی مذمت کرتے ہیں۔جس کی وجہ سے ہمارا معاشرہ تباہی کا شکار ہوگیا ہے۔ہم سمجھتے ہیں یہ کارروائیاں ملک اور ملت کے خلاف منظم سازش کا حصہ ہیں جس کے ذریعے سے ملک میں مذہبی طبقات کو بدنام کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔حالانکہ مذہبی طبقہ اور علماء کرام نے کبھی بھی ان کارروائیوں کی حمایت نہیں کی اور ہمیشہ ان کی مذمت کی ہے۔ہم پوری قوم سے اپیل کرتے ہیں کہ ان کارروائیوں کے خلاف منظم اور متحد ہوجائیں تاکہ ان کا خاتمہ ہوسکے اس موقع پر ہم عالم اسلام کی نامور علمی روحانی شخصیت شیخ الحدیث حضرت مولانا حسن جان صاحبؒ کی شہادت میں ملوث ظالم افراد کی عدم گرفتاری پر شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے وفاقی اور صوبائی حکومت سمیت قانون نافذ کرنے والے تمام اداروں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اس سازش میں ملوث تمام کرداروں کو گرفتار کر کے اس سازش کو بے نقاب کرے۔

ہمیں اس بات پر شدید تشویش ہے کہ پشاور سے لے کر کراچی تک دہشت گردی کی کارروائیوں میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے اور ہمارے شہید علماء کرام کی فہرست طویل سے طویل تر ہوتی چلی جارہی ہے۔

اس موقع پر ہم شیخ الحدیث حضرت مولانا شیخ حسن جان شہید کی علمی، روحانی، سماجی خدمات کو شاندار خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ہم سمجھتے ہیں کہ حضرت شیخ حسن جان شہیدؒ کی زندگی ایمان کی حقانیت کی دلیل تھی اور انہوں نے اپنی پوری زندگی اللہ کے دین اور قرآن اور حدیث کی نشر و اشاعت کے لئے وقف کر رکھی تھی۔ حضرت شیخ حسن جان شہید کی تمنا اور خواہش تھی کہ ہمارا معاشرہ ایک اسلامی فلاحی معاشرہ بن جائے اور ہمارے نوجوان اسلامی طرز زندگی اپنا کر معاشرے کی تشکیل میں نمایاں کردار ادا کریں۔حضرت شیخ حسن جان شہید نے اپنی پوری زندگی اسلام کی عمدہ صفات اور خصوصیات کو اجاگر کرنے میں صرف فرمادی۔ حضرت شیخ جہاں بھی تشریف لے گئے اسلام کا پیغام امن اور اس کی حقانیت کی دلیل بن گئے۔ہم سمجھتے ہیں حضرت شیخ کی شہادت نہ صرف کہ پاکستان بلکہ پورے عالم اسلام کے لیے عظیم سانحہ ہے اور ایک ایسا علمی اور روحانی نقصان ہے جو شاید اب کبھی بھی پورا نہ ہوسکے۔اس واقعے پر دنیا بھر کے مسلمان رنجیدہ ہیں۔حضرت شیخ حسن جان کی شخصیت بھی ایک سایہ دار درخت کی مانند تھی اور ان کی رحلت سے پیدا ہونے والا یہ خلا مدتوں پورا نہ ہوسکے گا۔

اس موقع پر ہم وفاقی و صوبائی حکومتوں سے یہ اپیل کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ وہ دہشت گردی کے خلاف موثر اقدامات کرے اور دہشت گردوں کے خلاف بھرپور کاروائی کر کے علماء اور عوام کی جان اور مال کے تحفظ کو یقینی بنائے۔

آیئے ہم سب مل کر سیرت مطہرہ کو اپنالیں اور رحمۃ للعلمین کی سنتوں کو معاشرے میں زندہ کردیں۔نفرت، عداوت، بغض و عناد کی بجائے محبت والفت کو عام کردیں حکمت اور دانائی کے ساتھ لوگوں کو دین کی طرف راغب کریں

فلاح انسانیت کانفرنس

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دامن رحمت سے وابستگی ہی میں پوری دنیا کی فلاح ہے

اللہ رب العزت نے انسان کی دونوں جہانوں میں کامیابی کا راز اپنی اطاعت میں رکھا ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پوری کائنات کیلئے رحمۃ اللعالمین بنا کر بھیجا ہے اور حضور ﷺ کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا ہے اور پوری انسانیت کی فلاح و کامیابی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دامنِ رحمت سے وابستہ ہونے میں ہے۔

2006ء میں بعض یورپی ذرائع ابلاغ پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخانہ خاکے شائع کرنے کی مذموم جسارت کی گئی جس کے نتیجے میں عالم اسلام میں شدید تشویش کی لہر دوڑ گئی اور پاکستان سمیت کئی ممالک میں پرتشدد مظاہروں کا آغاز ہوگیا جس کے نتیجے میں کئی بے گناہ مسلمانوں کی جانوں سمیت کروڑوں روپے کا کاروبار تباہ ہوگیا تو اس موقع پر مجلس صوت الاسلام پاکستان نے کراچی میں ''فلاح انسانیت'' کے نام سے ایک عظیم الشان کانفرنس کا انعقاد کیا اور یہ بات دنیا پر واضح کرنے کی کوشش کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پوری دنیا کے لئے رحمت و ہدایت کا ذریعہ ہیں ان کے دامن رحمت سے وابستگی ہی میں فلاح ہے۔

مجلس صوت الاسلام نے قومی سیمینارز کے زریعہ امت مسلمہ کے نوجوان طبقہ میں امید اور حوصلہ کی امنگ پیدا کی ہے

وزیراعظم آزادکشمیر سردار محمد یعقوب فلاح انسانیت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے

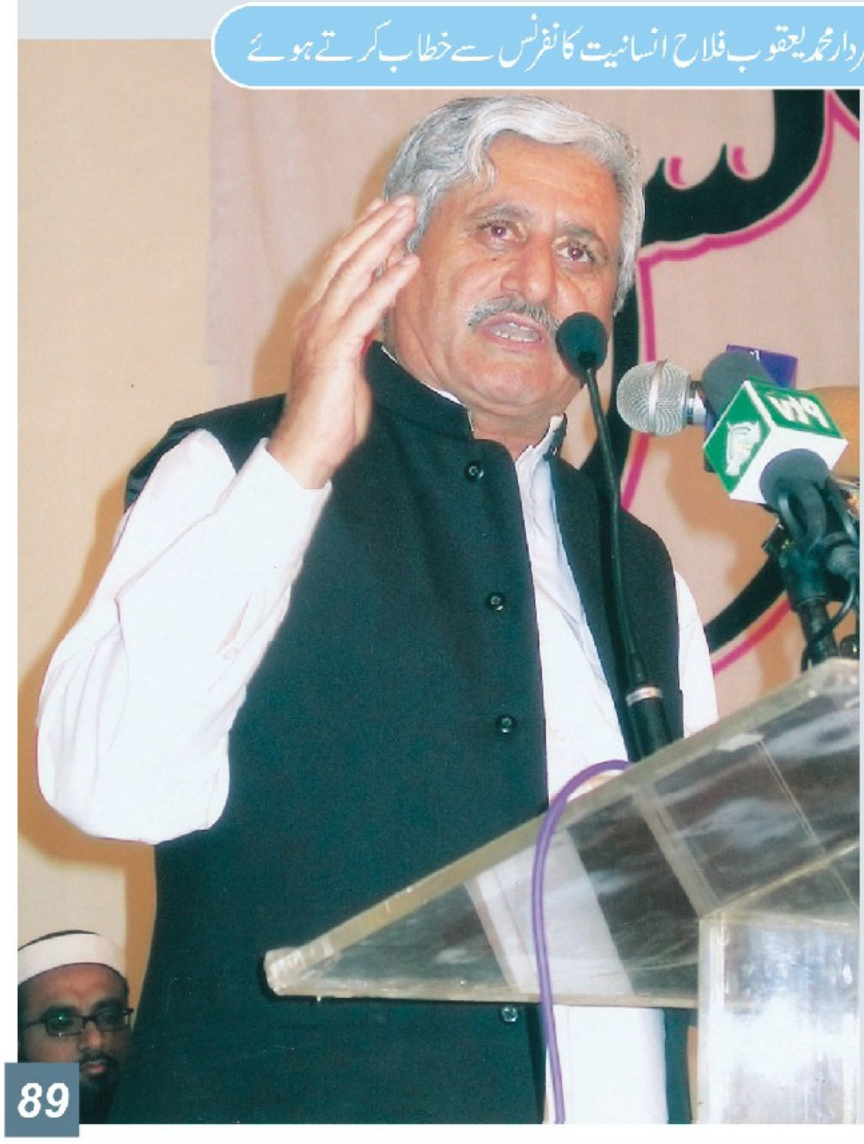

19 فروری 2006ء کو ریجنٹ پلازہ ہوٹل میں منعقد ہونے والی
کانفرنس میں اس وقت کے وفاقی وزیر مذہبی امور
محترم جناب محمد اعجاز الحق صاحب
محترم جناب مولانا مفتی محمد محی الدین صاحب
(رئیس جامعہ اسلامیہ کلفٹن)
محترم جناب مولانا مفتی ابوہریرہ محی الدین صاحب
(چیئرمین مجلس صوت الاسلام پاکستان)
محترم جناب سردار محمد یعقوب خان صاحب
(حالیہ وزیراعظم آزادکشمیر)
محترم جناب سردار منظور پہنور صاحب
(صوبائی وزیر مذہبی امور)
محترم جناب ڈاکٹر محمد سعد صدیقی صاحب
(پروفیسر جامعہ پنجاب)
محترم جناب حضرت مولانا تنویر الحق تھانوی صاحب
(مہتمم جامعہ احتشامیہ کراچی)
محترم جناب مولانا اجمل قادری صاحب
(قائد جمعیت علماء اسلام ق)
محترم جناب مولانا یوسف قریشی صاحب (پشاور)
محترم جناب مولانا عبدالخیر صاحب
(خطیب بادشاہی مسجد لاہور)
محترم جناب زاہد محمود قاسمی صاحب
(جنرل سیکریٹری جمعیت علماء اسلام)
محترم جناب سینٹر پیرزادہ عبدالخالق صاحب
محترم جناب سعید خاور صاحب (ریذیڈنٹ ایڈیٹر نوائے وقت کراچی)
محترم جناب مولانا مفتی ابوذر محی الدین صاحب وغیرہ نے خطاب کیا اس کانفرنس کو قومی اور بین الاقوامی ذرائع ابلاغ نے نمایاں کوریج دی۔

کانفرنس کا اعلامیہ

نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام انسانیت کے لئے رحمت ورافت اور ہدایت کا سر چشمہ ہیں پوری دنیا نے آپ ﷺ کی ذات اور آپ ﷺ کے لائے ہوئے نظام سے روشنی حاصل کی ہے جو شخص، جو ملک یا جو نظام آپ ﷺ کی ذات گرامی پر رکیک حملے اور گستاخانہ خاکے شائع کرنے کی ناپاک جسارت کرے گا گویا وہ کائنات کی روشنی کو کم کرنے کی ناکام کوشش کر رہا ہے حضور اکرم کی ساری زندگی انسانیت کی فلاح کے لئے وقف تھی اور خطبۂ حجۃ الوداع قیامت تک فلاح انسانیت کا چارٹر ہے۔

آپ ﷺ کی شان اقدس میں گستاخانہ خاکے شائع کرنے سے نہ صرف مسلمانوں کی بلکہ ساری انسانیت کی دل آزاری ہوئی ہے یہ ناپاک جسارت تہذیبوں کے تصادم کی طرف ایک قدم ہے جس سے دنیا کا امن تہہ و بالا ہوسکتا ہے ہم سیرۃ نبوی ﷺ کی روشنی میں دنیا کو امن کا پیغام دینا چاہتے ہیں اور ہم اس کا بہترین طریقہ یہ تصور کرتے ہیں کہ اس موقع پر حضور ﷺ کی مبارک ''سیرۃ'' کو پوری دنیا میں عام کیا جائے جہاں جہاں سیرۃ مبارکہ کی روشنی جائے گی وہاں سے جہالت (ابوجہلوں) اور گستاخوں کا خود بخود خاتمہ ہوتا چلا جائے گا۔

اس موقع پر عالم اسلام کو زبردست اتحاد قائم کرنے اور دامن مصطفیٰ ﷺ سے گہری وابستگی کی ضرورت ہے۔

کانفرنسوں سے اکابر علماء اور دانشوروں کے پر اثر خطابات نے مشرق و مغرب کے درمیان غلط فہمیوں کو کافی حد تک دور کیا ہے

انبیاء کرام اور مذاہب کی توہین کو عالمی جرم قرار دیا جائے

حج و عمرہ پالیسی سیمینار

مجلس صوت الاسلام نے ہر اہم موڑ اور دھارے پر اہل پاکستان کے جذبات کی صحیح ترجمانی کا فریضہ سرانجام دیا ہے اور کسی موقع پر اپنے فرائض کی ادائیگی میں غفلت سے کام نہیں لیا۔ سعودی وزارت حج کی جانب سے 40 سال سے کم عمر پاکستانیوں پر عمرے کی ادائیگی پر پابندی عائد کی گئی تو مجلس صوت الاسلام نے اعلیٰ پیمانے پر سعودی حکومت کو اپنا احتجاج ریکارڈ کرایا اور 11 جون 2006ء کو مقامی ہوٹل میں ''نئی عمرہ پالیسی اور اس کے مضمرات'' کے عنوان سے عظیم الشان سیمینار منعقد کیا جس میں ملک کی اہم سیاسی و مذہبی جماعتوں کے قائدین، تاجر تنظیموں اور صنعت کاروں کے رہنماؤں اور بڑی تعداد میں عوام نے

مسلمان حرمین سے عقیدت و محبت رکھتے ہیں پاکستان کے لیے حج و عمرہ پالیسی باہمی اعتماد پر مبنی ہونی چاہئے

اسپیکر سندھ اسمبلی جناب نثار احمد کھوڑو سیمینار سے خطاب کر رہے ہیں

پشاور: محسنِ انسانیت کانفرنس 2007ء میں علماء وخطباء اسٹیج پر تشریف فرما ہیں

ساری دنیا کو اخلاق سکھائے، تہذیب کا درس دیا۔ آپ نے عدل و انصاف، ایثار و ہمدردی، عزت وشرافت، سادگی و بے تکلفی، قناعت وصبر، شجاعت و بہادری، عفوو درگزر، محبت وشفقت رحم دلی اور غم خواری، مساوات وتواضع غرض یہ کہ ہر طرح کی بھلائی اور اچھائی کا درس دیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیغمبر انقلاب ہیں آپ کی آمد سے دنیا میں عظیم الشان انقلاب برپا ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات وصفات کا مکمل احاطہ کوئی مؤرخ مصنف اور سیرت نگار نہیں کر سکے گا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد کے وقت دنیا دو بڑی طاقتوں کے رحم وکرم پر زندگی کے تلخ ایام گزار رہی تھی۔ ایک طرف روم تھا اور دوسری طرف فارس، انہی دو طاقتوں کی حکمرانی تھی اور تمام چھوٹے ملک ان کے استحصالی نظام کی چکیوں میں پس رہے تھے۔ جس ملک قوم یا قبیلے پر یہ طاقتیں اپنا ظالمانہ جابرانہ اور غاصبانہ نظام مسلط کرنا چاہتیں بلا روک ٹوک کر سکتی تھی اور ان کے اس استحصالی نظام کے بوجھ تلے ساری دنیا دبی ہوئی تھی۔

دوسرا مسئلہ حقوق انسانی کی پامالی تھا۔ جس کی لاٹھی اس کی بھینس کا جنگلی قانون رائج تھا۔ کوئی تجارتی قافلہ رہزنوں سے بچ کر نہیں گزر سکتا تھا۔ کسی کی عزت محفوظ نہ تھی کوئی جان سلامتی اور امن کے ساتھ زندگی بسر نہیں کر سکتی تھی۔

تیسرا بڑا مسئلہ جاہلانہ تہذیب وثقافت کا تھا، شرافت کے سارے اصول فنا ہو چکے تھے۔ تہذیب نام کی کوئی چیز موجود نہ تھی۔ یتیم بچوں، غلاموں اور بیواؤں کے لئے کہیں جائے پناہ نہ تھی شرم وحیا کے سارے تانے بانے بکھر گئے تھے، یہاں تک کہ اللہ کے گھر کا طواف بھی برہنہ کرنے کو شرافت سمجھ لیا گیا تھا۔

ایسے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں عرب کا چاند طلوع ہوا جس نے اپنی نورانی کرنوں سے استعماری نظام کا خاتمہ کیا، انسانی حقوق کے زریں اصول دیے اور تہذیب و

کہ وہ فلاحی اسلامی ریاست کے تصور کو سامنے رکھتے ہوئے زائرین حج وعمرہ کے معاملات کو تجارت نہیں بلکہ خدمات کی نظر سے دیکھے اور اس سلسلے میں یہ تجویز پیش کرنا چاہوں گا کہ حکومت حج وعمرہ کی پروازوں میں تمام سفری اور دیگر ٹیکسز کو ختم کرنے کا اعلان کرے۔ حکومت کے حج اور عمرے کے فنڈ سے بجائے اس کے وزراء، سرکاری افسران اور با اثر شخصیات فائدہ اٹھائیں حکومت یہ اعلان کرے کہ ہر سال کم از کم ایک ہزار ایسے پاکستانیوں کو حج پر بھیجا جائے گا جن کی آمدنی انتہائی کم ہوگی تا کہ ملک کے فلاحی ریاست ہونے کا تصور اجاگر رہو۔

انہوں نے ملائیشیا، انڈونیشا سمیت کئی اسلامی مما لک اور بہت سے غیر اسلامی مما لک حتیٰ کہ ہمارا پڑوسی ملک انڈیا بھی حجاج کرام کو مکہ و مدینہ کی رہائش میں سبسڈی فراہم کرتے ہیں۔ ہماری حکومت سے بھی درخواست ہے کہ حجاج کرام کے لئے حرمین شریفین کے قریب بنیادوں پر بہترین رہائش کا انتظام کرے تا کہ حجاج کرام نہایت سہولت سے فریضہ حج کی ادائیگی کرسکیں۔

قومی ایئر لائن کے ظالمانہ طرز عمل کی ایک مثال میں آپ حضرات کے سامنے پیش کرنا چاہوں گا کہ پچھلے سال پی آئی اے نے خصوصی پیکج کے تحت انڈیا کے مسلمانوں کو یہ سہولت فراہم کی کہ وہ پی آئی اے کے ذریعے عمرہ کی سعادت حاصل کریں اس سلسلے میں پی آئی اے نے دہلی کراچی، جدہ، جدہ اور کراچی دہلی کا روٹ قائم کیا اور آپ کو حیرانی ہوگی کہ دہلی، کراچی اور جدہ، جدہ اور کراچی، دہلی کا کرایہ تقریبا 21 ہزار یا 22 ہزار تک وصول کیا گیا ہم سمجھتے ہیں کہ قومی ایئر لائن دوسرے مما لک کے شہریوں کو جب رعایت فراہم کرسکتی ہے تو اپنے ملک کے شہری اس رعایت کے زیادہ مستحق ہیں۔ لہٰذا قومی ایئر لائن کو پابند کیا جائے کہ وہ اپنے ملک کے شہریوں کو ریلیف فراہم کرے ورنہ حج وعمرہ کے سفر پر پی آئی اے کی اجارہ داری کو ختم کر کے نجی شعبوں کو بھی اس میں شریک کیا جائے۔

پی آئی اے کرایوں میں کمی اور مخصوص طبقے کی اجارہ داری ختم کی جائے

اس سیمینار سے سردار یاسین ملک، نثار کھوڑو، سلیم ضیاء، حاجی مسعود پاریکھ، علامہ حسن ترابی، رحمت خان وردگ، مفتی عثمان یار خان، مولانا تنویر الحق تھانوی، قاری شیر افضل، مفتی حبیب اللہ شیخ اور مفتی ابوذر نے خطاب کیا۔

شہادت فاروقؓ وحسینؓ کانفرنس

سیدنا فاروقؓ وحسینؓ کانفرنس
فرقه وارانه هم آهنگی اور قیام امن کی بهترین کوشش هے

مجلس صوت الاسلام کے زیر اہتمام محرم الحرام کے تناظر میں 8 محرم الحرام 1428ھ کو کراچی میں کانفرنس کا انعقاد کیا گیا جو عالم اسلام کی دو عظیم شخصیات (خلیفہ راشد سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ، نواسۂ رسول سیدنا حسین ابن علی رضی اللہ عنہ کے نام پر ''شہادت فاروقؓ وحسینؓ کانفرنس'' جیسے پُرسوز عنوان سے معنون کی گئی جس میں تمام مسالک کے رہنما اور کارکنان نے شرکت کی جس کے ذریعے حضراتِ اکابر کے تابناک ماضی کے سبق کو دہرانے کی جھلک محسوس ہوئی۔
اس کانفرنس کے اسٹیج پر شیخ الحدیث مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب، سابق وزیر مملکت برائے مذہبی امور ڈاکٹر عامر لیاقت حسین، سرپرست مجلس صوت الاسلام پاکستان مفتی محمد محی الدین، قاری شیر افضل، مفتی ابوہریرہ، مولانا اسعد تھانوی، ڈاکٹر عامر طاسین، علامہ زاہد محمود قاسمی اور ڈاکٹر سعد صدیقی نے شرکت کی۔
اس موقع پر ڈاکٹر عامر لیاقت حسین نے اپنے خطاب میں سیدنا فاروق اعظم کے عدل اور نظام حکومت پر تفصیل سے بات کی انہوں نے کہا کہ حضرت عمرؓ کو اللہ سے مانگنا یہ وحی الٰہی کے مطابق تھا اللہ نے فاروق اعظم کو لاکر ان کے ذریعے اسلام کو شان وشوکت عطا فرمائی انہوں نے کہا اس وقت مسلمانوں کو فلسفہ فاروقی اور فلسفہ حسینی پر عمل کرنے کی ضرورت ہے انہوں نے کہا کہ اتحاد بین المسلمین وقت کی اہم ضرورت ہے، مفتی ابوہریرہ نے کہا کہ سیدنا فاروق اعظم اور

سیدنا حسین ایسی شخصیات ہیں جن پر تاریخ ناز کرتی ہے، ڈاکٹر سعد صدیقی نے کہا کہ حضرت عمرؓ کا نظام خلافت اور نظام عدل مثالی تھا، اگر مسلمان اس نظام کو اپنالیں تو اس دور میں بھی دنیا پر حکمرانی کر سکتے ہیں انہوں نے کہا کہ فرانس میں آج بھی حضرت عمرؓ کے بنائے ہوئے قوانین پر عمل ہوتا ہے فرانس نے ''عمر لاز'' کے نام سے قانون بنائے اور اپنے ملک میں نافذ کئے ہوئے ہیں، مجلس صوت الاسلام پاکستان کے سرپرست

خلفاء راشدینؓ کا نظام حکومت اور نظام عدل مثالی تھا
فرانس نے بھی ''عمر لاز'' کو اپنے ہاں نافذ کیا ہوا ہے

اعلیٰ مفتی محمد محی الدین نے کہا کہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ نے اپنی شہادت سے سبق دیا کہ جو خلافت کا اہل نہیں اس کے ہاتھوں بیعت نہیں کرنی ہم صرف ظلم کو بیان کرتے ہیں ان کے مقصد شہادت کو بھول جاتے ہیں انہوں نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کا یہ عالم تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کچھ کہہ دیا وہ سچ اور حق ہے۔

جمیل الرحمٰن فاروقی

تربیتی کورسز ناگزیر ہیں

تعلیمی انحطاط اور استعداد و صلاحیت میں کمی نے مدارس کو بھی متاثر کیا ہے اس دور میں حالات حاضرہ سے ہم آہنگ مختصر کورسز احساس بیدار کرنے کے لیے بہت ضروری ہیں

درس نظامی کے فارغ التحصیل فضلاء کیلئے مختلف علوم وفنون میں تخصصات کا رجحان بڑھ رہا ہے اور مدارس وجامعات کے علاوہ مجلس صوت الاسلام پاکستان اور دیگر اداروں کی طرف سے بھی ایسے اسپیشل کورسز کا اہتمام کیا جارہا ہے ان کورسز کا مقصد دینی مدارس کے فضلاء کو کسی شعبہ میں مہارت اور معلومات سے بہرہ ور کر کے اس شعبہ میں دینی خدمت کیلئے تیار کرنا ہے۔

تخصصات کے ان متنوع کورسز کے بڑھتے ہوئے رجحان کے اسباب میں دو باتیں بطور خاص قابل ذکر ہیں۔ایک یہ کہ دنیا بھر کے عصری تعلیمی اداروں میں ایک عرصہ سے اسپیشلائزیشن کا رجحان ترقی پذیر ہے اور یہ ضروری سمجھا جارہا ہے کہ مروجہ تعلیم کے بعد طالب علم کو کسی ایک فن یا شعبہ میں خصوصی مہارت بھی حاصل کرنی چاہئے تاکہ وہ ملک وقوم کی بہتر خدمت کرسکے چنانچہ اس مقصد کے لئے دنیا بھر کی ہزاروں یونیورسٹیوں میں ڈاکٹریٹ بلکہ اس سے بھی آگے کی تعلیم کے شعبے قائم ہیں اور ان پر بے پناہ رقوم اور صلاحیتیں صرف کی جارہی ہیں، اس کو دیکھ کر ہمارے ہاں بھی یہ ذوق پیدا ہو رہا ہے اور مختلف جامعات اور ادارے اس طرف توجہ دے رہے ہیں جبکہ اس کی دوسری وجہ یہ ہے کہ تعلیمی انحطاط اور استعداد وصلاحیت میں روز افزوں کمی نے بھی اس ضرورت کا احساس اجاگر کیا ہے کہ دوران تعلیم ہمارے طلبہ میں جو کمزوریاں اور کمیاں رہ گئی ہیں، تخصص کے ذریعہ کم از کم کسی ایک شعبے میں تو اسے کسی حد تک پورا کرلیا جائے تاکہ وہ اس شعبہ میں دین کی خدمت قدرے اعتماد کے ساتھ کرسکے۔

ہمارے دینی مدارس میں اب سے نصف صدی قبل تک تعلیمی ماحول اور صلاحیت و استعداد کی صورت حال آج سے قطعی طور پر مختلف تھی، طلبہ میں تعلیم حاصل کرنے کا شوق امتحان پاس کرنے یا ڈگری سے بہرہ ور ہوجانے سے زیادہ علم میں مہارت پیدا کرنے کے لئے ہوتا تھا، اساتذہ میں بھی ڈیوٹی کی بجائے شاگردوں کو علم سے بہرہ ور کرنے کا جذبہ زیادہ کارفرما ہوتا تھا، مطالعہ، محنت، تکرار اور بوقت ضرورت اساتذہ اور ماہرین سے مراجعت کا ذوق عام تھا، استاذ سارا دن پڑھاتا رہتا تھا اور شاگرد بھی شب وروز تعلیم حاصل کرنے میں مصروف رہتے تھے، عبادات، ذکر واذکار، دیانت، قناعت، تقویٰ اور خلوص وللّٰہیت کے رجحانات آج سے کہیں زیادہ تھے، اس لئے صلاحیت و استعداد میں اضافہ ہوتا تھا اور علم کے ساتھ مناسبت اور مہارت بھی پیدا ہوتی تھی۔

نصف صدی سے ذرا پیچھے چلے جائیں تو مختلف علوم وفنون کی الگ الگ درسگاہیں بھی تھیں جو اگرچہ پرانی طرز کی ہی تھیں کہ نحو کا ایک ماہر استاذ ایک جگہ ڈیرہ لگائے ہوئے ہے، اس کے گرد اس فن کے شائق طلبہ کی ایک جماعت اکٹھی ہوگئی ہے، قیام عام طور پر مسجد میں ہوتا تھا، اردگرد کے لوگ صبح وشام اپنے گھروں سے کھانا فراہم کردیتے تھے اور نمازیوں کے تعاون سے باقی اخراجات بھی قناعت کے درجہ میں پورے ہوجایا کرتے تھے، کہیں منطق وفلسفہ کا استاذ خدمت میں مصروف ہے، کہیں فنِ صرف کے استاذ نے طلبہ کو مصروف کیا ہوا ہے اور کہیں میراث کا کوئی متخصص اپنی مہارت سے طلبہ کو مستفید کررہا ہے پھر اس کے علاوہ قرآن کریم کی تفسیر کے دورے شعبان ورمضان المبارک میں ہوتے تھے اور صرف، نحو، میراث اور دیگر فنون کے سالانہ دوروں کا ذوق بھی موجود تھا یہ سارے عوامل مل کر دینی مدارس کے طلبہ اور اساتذہ میں علم کے ساتھ محبت اور فن میں مہارت کا ماحول قائم رکھے ہوئے تھے لیکن اب یہ باتیں رفتہ رفتہ ماضی کا حصہ بنتی جارہی ہیں اور عصری تعلیمی اداروں کی طرح ہمارے ہاں بھی ''پروفیشنل ازم'' فروغ پاتا جارہا ہے چنانچہ اس حوالے سے دینی مدارس کے فضلاء میں فارغ التحصیل ہوجانے کے بعد بھی رہ جانے والی کمزوریوں کو کسی حد تک دور کرنے

> علماء کو سوسائٹی کے عمومی ماحول، مختلف طبقات کے ذہنی رجحانات، عام لوگوں کی نفسیات، اور نئی نسل کی ذہنی وفکری ضروریات سے بھی واقف ہونا چاہیے

کے لئے مختلف علوم وفنون میں تخصصات کی ضرورت محسوس کی جارہی ہے اور میرے نزدیک تخصصات کی اہمیت وضرورت کا یہ پہلو زیادہ اہمیت رکھتا ہے انہی کمزوریوں اور کمیوں میں ایک کمی یہ ہے کہ ہمارے فضلاء میں عالمیہ کی آخری سند حاصل کرنے کے بعد بھی آج کی سوسائٹی میں دین کی دعوت اور سوسائٹی میں اصلاح وارشاد کے حوالے سے کام کرنے کی صلاحیت ضرورت کے مطابق موجود نہیں ہوتی جس کے چند بڑے اسباب یہ ہیں۔

۱ وہ سوسائٹی کے عمومی ماحول، مختلف طبقات کے ذہنی رجحانات، عام لوگوں کی نفسیات، اور نئی نسل کی ذہنی وفکری ضروریات سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے۔

۲ مسلمانوں کی تاریخ، دنیا کے حالات، مغرب اور مسلمانوں کی فکری وثقافتی کشمکش اور دوسری قوموں کے ساتھ مسلمانوں کے معروضی تعلقات و تنازعات اور انکی حقیقت سے آگاہ نہیں ہوتے۔

۳ وہ آج کے ماحول میں گفتگو یا تحریر کے مروجہ اسلوب، زبان اور تقاضوں سے بے خبر ہوتے ہیں۔

۴ وہ ابلاغ عامہ اور تعلیم ودعوت کے جدید ذرائع اور مواقع کے صحیح استعمال کی صلاحیت نہیں رکھتے۔

۵ مروجہ علوم وفنون اور زندگی کے مختلف شعبوں کے بارے میں ان کی جنرل معلومات بھی اکثر ناکافی ہوتی ہیں۔

۶ ان حوالوں سے جدید تعلیم یافتہ طبقوں کے مقابلہ میں یا تو وہ احساس کمتری کا شکار ہوجاتے ہیں یا بے جا تفوق کا احساس انہیں ان ضروری امور کے حصول سے ہمیشہ کے لئے بے نیاز کردیتا ہے۔

اگرچہ افراد کی حد تک صورت حال میں خاصی تبدیلی آرہی ہے لیکن مجموعی ماحول آج بھی یہی ہے اور اس میں ان فضلاء کا کوئی قصور بھی نہیں ہے اس لئے کہ ہمارے ہاں تعلیمی نظام ونصاب کے اہداف میں یہ امور سرے سے شامل ہی نہیں ہیں ہم انہیں مختلف علوم وفنون جہاں تک وہ پڑھ سکیں پڑھا دیتے ہیں لیکن ان علوم وفنون کے استعمال کے طریقے اور سوسائٹی میں ان کی عملی تطبیق کی صورتیں بتاتے ہیں نہ ان کی ٹریننگ دیتے ہیں۔

اس فضا اور ماحول میں جہاں دوسرے علمی شعبوں میں تخصصات کے منظم اور مربوط کورسز کی ضرورت ہے وہاں دعوت وارشاد اور آج کے اعتقادی، فکری، تہذیبی اور معاشرتی فتنوں سے آگاہی اور ان کے مقابلہ میں تیاری کے میدان میں بھی تخصص کے ایسے کورسز کی شدید ضرورت ہے جو مذکورہ بالا ضروریات کو پورا کرسکیں۔

مجلس صوت الاسلام کا علماء کرام کے لیے تربیتی پروگرام اہمیت کا حامل ہے۔ ایسے تربیتی کورسز ناگزیر ہیں، تمام بڑے مدارس ترجیحی بنیادوں پر اس نوعیت کے اسپیشل کورسز اور تخصصات کا اہتمام کریں۔

اُمت کی قیادت

مجلس صوت الاسلام نے وقت کی پکار اور چیلنجز کا سامنا کرنے کی عملی مشق شروع کی ہے، تربیتِ علماء کا پروگرام انقلابی فکر اور سوچ کا مفید علمی منصوبہ ہے

مولانا احمد اقبال قاسمی

فاضل دار العلوم دیوبند

سابق صدر شعبہ تقابل ادیان وثقافت اسلامیہ جامعہ سندھ جام شورو

مجلس صوت الاسلام پاکستان سے تعلق رکھنے والے قابل احترام، عالی ہمت اور پرعزم قائدین ہماری تہنیت، شکر گزاری اور پرخلوص تعاون کے ہر طرح مستحق ہیں۔ اس وقت پاکستان جن نامساعد حالات سے گزر رہا ہے اور اسلام دشمن عناصر اور قوتیں بے دینی، الحاد اور اباحیت کو انتہائی طاقتور ذرائع اور وسائل سے پھیلا رہی ہیں جس کا مقصد پاکستان کو داخلی طور پر غیر مستحکم کرنا ہے۔ وقت کا تقاضا ہے کہ اہل دین عوام میں سے اور علماء کرام اپنی اعلیٰ تر صلاحیتوں اور تمام تر اہلیتوں کے ساتھ غلط نظریات پھیلانے والوں کا ہر محاذ پر مقابلہ کریں اور دینِ حق اور اعلاء کلمۃ اللہ کے لیے اپنے فرض کو ادا کریں۔

اس طرح کے عظیم بابرکت اور باہمت مقاصد کے لیے مجلس صوت الاسلام پاکستان نے وقت کی پکار اور چیلنج کا سامنا کرنے کی عملی کوشش شروع کی ہے۔ اسلام سے محبت رکھنے والے باشعور اصحاب سے درخواست ہے کہ وہ مجلس صوت الاسلام کے انتہائی قابل قدر اداروں اور عملی، فکری اور اصلاحی افادیت کے حامل منصوبوں کو جاری رکھنے اور زیادہ سے زیادہ فیض یاب اور کامیاب بنانے میں اپنا حصہ شامل کریں۔

مجلس صوت الاسلام نے تربیتِ علماء کا جو پروگرام شروع کیا ہے وہ اسلامی فکر اور سوچ کا ایک اعلیٰ تر مفید علمی منصوبہ ہے۔ پاکستان کے دوسرے علاقوں اور مدارس میں اس طرز کی منصوبہ بندی کو وسعت حاصل ہونی چاہئے تاکہ دین کی تبلیغ اور اس کے معیار کو زیادہ بہتر بنایا جاسکے۔ مجلس صوت الاسلام کے دیگر منصوبے بھی انتہائی قابل قدر ہیں۔ اہل علم کو، اہل فضل وکمال کو موجودہ حالات میں اسی طرز اور اسلوب کو اختیار کرنا چاہئے اور اپنے اسلامی اور تاریخی ورثے کو محفوظ کر کے اگلی نسل تک اس انداز میں پہنچانا چاہئے کہ نوجوان نسل امت کی قیادت کے لیے تیار ہوسکیں۔ **وما علینا الا البلاغ**

مجلس صوت الاسلام

معیاری صحافت و ادب کا شاہکار ..... فکر و عمل کا آئینہ دار

ماھنامہ

ایوانِ اسلام

عظیم الشان اجراء

ماہنامہ "ایوانِ اسلام" رسائل و جرائد کی دنیا میں محض ایک اضافہ ہی نہیں بلکہ یہ ایک علمی و ادبی، فکری و نظریاتی اور معیاری مجلّہ ہے

جس میں آپ کو

- ☆ عالم اسلام کے مسائل پر تجزیئے
- ☆ ملکی و بین الاقوامی صورتحال پر تبصرے
- ☆ سیاسی و مذہبی شخصیات کے انٹرویوز
- ☆ دینی مدارس، کالجز اور یونیورسٹیوں کی تعلیمی سرگرمیوں کی خصوصی کوریج
- ☆ اصلاحی و معلوماتی، علمی و ادبی مضامین پڑھنے کو ملیں گے۔

تحقیقی مضامین، فکر انگیز کالم، بے لاگ تبصرے، چشم کشا تجزیئے، معلوماتی فیچرز، اہم رپورٹیں اور دیگر مستقل معیاری سلسلے پڑھنا نہ بھولیئے

ST. 5/A سپر مارکیٹ کلفٹن بلاک 5 کراچی فون: 35873321 21 92 + فیکس: 35873324 21 92 +

مجلس صوت الاسلام پاکستان

ST. 5/A سپر مارکیٹ کلفٹن بلاک 5 کراچی فون: +92 21 35873321 فیکس: +92 21 35873324